

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی تالیف

الکلم الطیب

کا شیخ البانی کی تحقیق و تخریج کے بعد اردو ایڈیشن



مسنون ذکرِ الٰہی دعائیں



ترجمہ و تخریج

الشیخ محمد منیر قمر صاحب حفظہ اللہ

مکتبہ کتاب و سنت

مسنون ذکرِ الٰہی

الشیخ محمد منیر قمر صاحب حفظہ اللہ

آئینہ مضامین

ضمیمہ 154

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ طبع چہارم

اِنَّ الۡحَمۡدَ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ،وَ نَعُوۡذُ بِا للّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَسَیِّئَاتِ اَعۡمَا لِنَا، مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ ،وَ مَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَاَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ، وَاَشۡھَدُ اَ نَّ مُحَمَّداً عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ. اَمَّابَعۡدُ:

قارئینِ کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:

زیرِ نظر کتاب ''مسنون ذکرِ الٰہی۔ دعائیں'' اس سے قبل ہاتھ کی کتابت سے پہلے مختصر انداز سے شائع کی گئی جس میں صرف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی کتاب ''الکلم الطیّب'' کی اس تلخیص کا اردو ترجمہ تھا جو علاّمہ محمد ناصر الدین البانیؒ نے ''صحیح الکلم الطیّب'' کے نام سے کی تھی۔

دوسرے ایڈیشن میں ہم نے اس کے آخر میں قرآنِ کریم کی چھیاسٹھ (٦٦) صحیح وحسن درجہ کی احادیث سے ایک سو ساٹھ (١٦٠) جملہ دو سو چھبیس (٢٢٦) دعاؤں کا ایک معتدبہ انتخاب اور اسماء حسنیٰ کا مفصّل باب بطورِ ضمیمہ شامل کر دیا تاکہ اس میں

وہ دعائیں بھی آ جائیں جو اس مختصر میں نہیں تھیں۔اور ساتھ ہی اپنی نگرانی میں اپنے عزیز و فاضل ساتھی مولانا غلام مصطفیٰ فاروق صاحب سے اس کا طویل مقدمہ لکھوایا جو دعاء کے آداب، اوقاتِ قبولیت اور مقاماتِ اجابت وغیرہ امور پر مشتمل تھا۔اور پھر وہ ایڈیشن کئی مرتبہ اسی حالت میں شائع ہوتا رہا اس لیئے اس نئے ایڈیشن میں اب کئی تبدیلیاں کی گئی ہیں جن میں سے:

① ایک تو یہ ہے کہ اس مرتبہ ہم اسے کمپیوٹر پر کمپوز کروا کر دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔جس سے اس کی وہ ضخامت جو عموماً ہاتھ کی لاپرواہی سے یا اجرت بڑھانے کے لیئے کی گئی کتابت کے نتیجہ میں آجایا کرتی ہے۔وہ تقریباً ایک تہائی کے قریب کم ہوگئی ہے۔

② دوسری تبدیلی یہ کی کہ دعاء کے متعلقات پر مشتمل اس طویل مقدمہ کا انتہائی مختصر خلاصہ اس ایڈیشن میں ذکر کر دیا ہے جو کہ اس سے پہلے ایڈیشن کے صفحہ ۲۰ تا ۹۰ یعنی اکہتّر (۷۱) صفحات پر مشتمل تھا اور زیرِ نظر ایڈیشن میں وہ صرف تین (۳) صفحات میں سمو دیا گیا ہے۔البتہ اُس مقدمہ کے مواد میں بکثرت مفید اضافوں کے ساتھ اُسے الگ کتاب (آدابِ دعاء۔شرائطِ قبولیت، اوقات، مقامات، مستجاب الدعوات)
کے نام سے شائع کر دیا ہے جو کہ اب کمپوزڈ (۸۰) سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَمِنْہُ التَّوْفِیْقُ وَالْقَبُوْلَ

آدابِ دعاء

(قبولیّت کی شرائط، اوقات، مقامات، مستجاب الدعوات)

آج امتِ مسلمہ سخت زبوں حالی میں مبتلا اور ہر طرف سے مشکلات میں گھری ہوئی ہے۔ اسے طرح طرح کے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ امت کے افراد کی تعداد ڈیڑھ ارب کے قریب ہوچکی ہے۔ بیشمار لوگ شب وروز امت کے حالات بہتر ہونے، مسلمانوں کے معزز ہونے، کفّار کے تسلّط واقتدار کے خاتمے اور مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کی بازیابی کی دعائیں کرتے رہتے ہیں مگر تا حال حالات میں کوئی واضح فرق نظر نہیں آرہا۔ آخر ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہورہی ہیں؟ اس بات پر غور وخوض کرنے کے لیئے اور دعاؤں کی قبولیّت کے لیئے چند چیزوں کا پیشِ نظر رہنا اشد ضروری ہے، مثلاً اہمیّت وفضیلتِ دعاء، آدابِ دُعاء، شرائطِ قبولیت، مقامات واوقاتِ دعاء اور مستجاب الدعوات لوگ وغیرہ۔

① اہمیّت وفضیلتِ دعاء:

دعاء کی اہمیت یہی کیا کم ہے کہ نبیُ اکرم ﷺ نے ایک صحیح حدیث میں اسے ''عبادت'' قرار دیا ہے جبکہ ایک دوسری صحیح حدیث میں اسے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ قدر چیز بتایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جا بجا دعاء مانگنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ خوف ورغبت کے ساتھ ہمیں پکارتے (دعائیں کرتے) تھے۔ ایسے ہی نبی ﷺ نے بتایا ہے کہ دعاء نہ مانگنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔

اب آیئے قبولیتِ دعاء کی شرائط، دعاء کے آداب، اوقات ومقاماتِ قبولیتِ دعاء اور مستجاب الدعوات وغیر مستجاب الدعوات لوگوں کا مختصر تذکرہ کر دیں، اور جنہیں اس سارے مضمون سے متعلقہ آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ ﷺ کے دلائل اور دیگر تفصیلات مطلوب ہوں وہ ہماری متعلقہ مشار الیہ کتاب کا مطالعہ کر لیں جو کہ الحمد للہ کافی مفصّل ومدلّل اور مطبوع ہے:

شرائطِ قبولیّتِ دعاء:

① اکلِ حرام سے مکمل اجتناب کیا جائے۔
② خلوصِ کامل اور حضورِ قلب سے دعاء کی جائے۔
③ اپنا عقیدۂ توحید ورسالت صحیح ہو۔
④ فرائض کی ادائیگی اور کبائر سے اجتناب کیا جائے۔

آدابِ قبولیتِ دعاء:

① دعاء کرنے والا طہارت ووضوء سے ہو۔
② بوقتِ دعاء بھی استقبالِ قبلہ مفید ومطلوب ہے۔
③ دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھا کر دعاء کریں۔
④ اللہ کی حمد وثناء اور درود وسلام سے دعاء کی ابتداء کریں۔
⑤ توبہ واقرارِ گناہ دعاء کی قبولیت کا نسخہ ہے۔
⑥ اپنے اعمالِ صالحہ کو وسیلہ کے طور پر دعاء کے شروع میں ذکر کریں۔
⑦ اللہ کے اسماء الحسنٰی کے ساتھ دعاء کریں۔
⑧ پہلے اپنے لیئے دعاء کرنا چاہیئے پھر دوسروں کے لیئے کریں۔

۹ جامع دعاء مانگیں جس میں دنیاو آخرت کی بھلائی مانگیں۔

۱۰ مخفی طریقہ سے دعاء کریں۔

۱۱ دعائیہ کلمات میں اصرار و تکرار کرنا شانِ عبودیت و بندگی ہے۔

۱۲ کثرت سے دعاء کرتے رہنا افضل ہے۔

۱۳ مسنون الفاظ سے دعاء کرنا افضل ہے۔

۱۴ معصیّت و گناہ کے کام کی دعاء نہیں کرنی چاہیئے۔

۱۵ قبولیّتِ دعاء کیلئے بے صبری کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہیئے۔

۱۶ دعاء میں یہ شرط نہ رکھیں کہ تو چاہے تو قبول کرلے بلکہ یقین کے ساتھ طلب کریں۔

۱۷ امام کو اجتماعی دعاء میں اپنے آپ کو خاص نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۸ دعاء کرتے وقت حد سے تجاوز اور مبالغہ آمیزی نہ کریں۔

۱۹ صالح لوگوں سے دعاء کی درخواست کرنا جائز ہے۔

۲۰ موت کی دعاء نہیں کرنا چاہیئے۔

۲۱ دعاء مانگتے وقت رونا اور آنسو بہانا روا ہے۔

۲۲ دعاء کے آخر میں آمین کہنا باعثِ قبولیت ہے۔

۲۳ دعاء (خصوصاً قنوت) کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

اوقاتِ اجابت و قبولیّتِ دعاء:

۱ حالتِ سجدہ۔

۲ ہر رات کی ایک مخصوص ساعت۔

③ نیم شب (آدھی رات)۔

④ رات کا آخری تہائی حصّہ۔

⑤ رات کو اچانک بیداری کے وقت۔

⑥ بوقتِ آذان۔

⑦ بوقتِ اقامت۔

⑧ آذان واقامت کے مابین۔

⑨ لیلۃ القدر۔

⑩ گُھمسان کی جنگ کے دوران۔

⑪ جہاد کے لیئے صف بندی کے وقت۔

⑫ دورانِ بارش۔

⑬ جمعہ کے دن کی ایک خاص گھڑی۔

⑭ جمعہ کی (جمعرات اور جمعہ کے درمیان والی) رات۔

⑮ فرض نماز کے بعد مگر اجتماعی دعاء کا التزام ثابت نہیں ہے۔

⑯ تلاوتِ قرآن کے بعد۔

⑰ دینی اجتماع کے دوران۔

⑱ یومِ عرفہ (۹ ذوالحجہ)۔

⑲ سحری کے وقت۔

⑳ جب امام وَلَا الضَّآلِّین کہے۔

㉑ مُرغ کی بانگ سنتے وقت۔

㉒ روزہ افطار کرتے وقت۔

۲۳ طواف کی دو رکعتوں کے بعد۔

۲۴ آبِ زمزم پیتے وقت۔

مستجابُ الدعوات لوگ:

۱ والدین کی دعاء اپنی اولاد کے لیئ۔

۲ نیک اولاد کی دعاء اپنے والدین کے لیئ۔

۳ مظلوم و مجبور لوگ۔

۴ مسافر۔

۵ روزہ دار۔

۶ امامِ عادل (نیک حاکم)۔

۷ اللہ کا بکثرت ذکر کرنے والا۔

۸ کسی کی عدم موجودگی میں اس کے لیئ دعاء کرنے والا۔

۹ آذان کا جواب دینے کے بعد دعاء کرنے والا۔

۱۰ حاجی۔

۱۱ عمرہ کرنے والا۔

۱۲ مجاہد فی سبیل اللہ۔

غیر مستجابُ الدعوات لوگ:

۱ غلط عقیدے والا یا مشرک۔

۲ غیر مخلص و غافل دل شخص۔

۳ جس کی روزی حلال نہ ہو۔

④ وہ شخص جو فرائض وواجباتِ دینیہ کی ادائیگی نہ کرتا ہو۔

⑤ بدچلن و بدکردار بیوی کا شوہر (دیّوث)۔

⑥ مالی معاملات میں لاپرواہی برتنے والا۔

⑦ مال و دولت نااہل لوگوں کے سپرد کرنے والا۔

مقاماتِ قبولیّتِ دُعاء:

① بیت اللہ شریف کے اندر۔

②③ صفا و مروہ پر۔

④⑤ جمرۂ صغریٰ و وسطیٰ کے پاس۔

⑥ مزدلفہ میں مشعرالحرام نامی پہاڑی کے پاس۔

⑦ ملتزَم (حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کی درمیانی جگہ) کے پاس۔

⑧ مطاف (جائے طواف و مسجدِ حرام)۔

⑨ مسعیٰ (صفا و مروہ کے مابین جائے سعی)۔

⑩ میدانِ عرفات۔

⑪ مزدلفہ۔

⑫ منیٰ۔

⑬ مسجدِ نبوی ﷺ۔

⑭ مسجدِ اقصیٰ۔

اس کتاب کی طباعت واشاعت کے سلسلہ میں جناب عصمت امین خواجہ صاحب [ترکی ٹریڈنگ اینڈ کنٹریکٹنگ کمپنی، فاؤنڈیشنز کنسٹرکشنز، الخبر] اور کمپوزنگ اور سیٹنگ میں جن احباب نے تعاون کیا ہے ہم ان سب کے شکر گزار ہیں۔

اسی طرح ہم اپنے اشاعتی ادارہ مکتبہ کتاب وسنت ریحان چیمہ سیالکوٹ ، پاکستان کے مدیر مولانا غلام مصطفیٰ فارق کے بھی بے حد مشکور ہیں، جنہوں نے اس کتاب کی طباعت واشاعت، تزئین وآرائش پر خوب محنت کی ہے۔اور کتاب کو ظاہری ومعنوی محاسن سے آراستہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ انہیں دنیاوآخرت میں جزاءِ خیر عطا فرمائے۔ ہماری اس کتاب کو شرفِ قبول سے نوازے اور اسے ہمارے اور ہمارے والدین کے لیئے اجروثوابِ دارین کا ذریعہ بنائے۔آمین (1)

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابوسلمان محمد منیر قمر نواب الدین

۱۴۲۵/۵/۲ھ ترجمان سپریم کورٹ، الخبر

۲۰۰۴/٦/۲۰ء داعیہ متعاون مراکزِ دعوت وارشاد

الخبر ،الدمام ،الظهران، سعودی عرب

www.mohammedmunirqamar.com

(1) تمام قارئینِ کرام سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لیئے خیر وبرکت اور ہمارے والدین کے لیئے رحمت ومغفرت کی دعاء ضرور فرمائیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَعَافِهِمْ وَاعْفُ عَنْهُمْ وَاَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نگاہِ اوّلیں!

مُقدّمہ ُطبع اوّل..............................از مترجم

ذکرِ الٰہی روح کی غذا اور دِل کی دوا ہے۔ اس حقیقت کو اللہ رب العزت نے قرآن میں ﴿اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ﴾ کہہ کر واضح فرمایا ہے کہ ’’ذکرِ الٰہی: اطمنانِ قلبی کا ذریعہ ہے۔‘‘

اذکار کی طرف راہنمائی کرنے والی بے شمار کتابیں موجود ہیں۔ جن میں سے اکثر کتابوں پر مخصوص خانقاہی نظام کی چھاپ اور تصوّف کا رنگ غالب ہے۔ چلّہ کشیوں (تربیّتِ روح اور تہذیبِ نفس کے عجیب وغریب طریقوں کی بھرمار ہے۔ کشف وکرامات کی نا قابلِ یقین حکایات کے طومار لگا دیئے گئے ہیں۔ ’’بزرگوں‘‘ کے فرمودات، اذکار، اور، اوراد و وظائف کا تذکرہ بڑی شدومد سے ہے مگر قرآنِ کریم اور حدیثِ رسول ﷺ کو درخورِ اعتناء نہیں سمجھا گیا۔

آج اس موضوع پر ہینڈ بل، پمفلٹ، رسالہ، پاکٹ بک، کتابچہ اور کتاب گویا ہر سائز میں اتنا مواد موجود ہے کہ کسی کے بس میں نہیں کہ ان میں سے صحیح کتاب کا انتخاب کر سکے۔ یہاں تک کہ بعض تو ایسے ہیں جن میں مسنونہ وماثورہ ادعیہ واذکار کم اور جعل سازی کے شاہکار زیادہ ہیں۔ مگر ایسے اوراد و وظائف کے ساتھ ایسی داستانیں اور اسناد وابستہ کردی گئی ہیں کہ کسی ’’عقیدت مند‘‘ کو اس کے خود ساختہ، من گھڑت، موضوع اور جعلی ہونے کا کہو تو ممکن ہے کہ وہ اسی وقت آپ کے

لیئے اپنی آستینیں چڑھا لے۔ درود تاج، درود ہزارہ، درود لکھی، نادِ علی، لی خمسہ، شش ہیکل، گنج العرش اور عہد نامہ جیسے لاتعداد اوراد و اذکار جو نہ صرف نظر ثانی کے محتاج بلکہ محض محلِ نظر ہی نہیں بعض تو مشرکانہ بھی ہیں۔

اِن کے علاوہ جن کتب میں اس موضوع کے تحت احادیثِ رسول ﷺ کو اہمیّت دی گئی ہے۔ بد قسمتی سے ان احادیث کی صحت وعِلّت پر خصوصی توجہ نہیں دی گئی۔ بلکہ رطب ویابس جمع کر دیا ہے جن میں سے بعض میں تو موضوع احادیث تک بھی موجود ہیں۔

ایسے تمام عیوب سے مصفّیٰ و منقّیٰ اور مبرّ ہ کتاب "صحیح الکلم الطیّب" کا اُردو ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جو شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی مشہور تالیف "الکلم الطیّب" کا اختصار ہے۔ امام صاحب نے دوسو ترپن (۲۵۳) احادیث کتاب میں شامل کی تھیں۔ اور دَورِ حاضر کے عظیم محقّق ومحدّث شیخ البانی نے تحقیقِ دقیق کے بعد ان میں سے محلِّ نظر احادیث کو حذف کر کے ۱۹۵ احادیث پر مشتمل اس مختصر کو "صحیح الکلم الطیب" کا نام دے دیا ہے۔

قارئینِ کرام کے ذہن میں یہ سوال آ سکتا ہے کہ شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہؒ جیسے جلیل القدر عالم وفاضل جن کے تبحرِ علمی کا یہ عالم ہے کہ امام ذہبیؒ نے ان کے متعلق یہاں تک کہہ دیا ہے:

(كُلُّ حَدِيْثٍ لَايَعْرِفُهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فَلَيْسَ بِحَدِيْثٍ)

(الردالوافر)

"ہر وہ حدیث جسے ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ نہیں جانتے وہ حدیث ہی نہیں۔"

تو پھر ان کی کتاب میں محلِّ نظر احادیث کیسے آ گئیں؟ جبکہ حدیث کے متعلق ان

کا مذہب یہ ہے:

(لَمْ يَقُلْ اَحَدٌمِّنَ الْاَئِمَّةِ اَنَّهٗ يَجُوْزُ اَنْ يُجْعَلَ الشَّيْءُ وَاجِباً اَوْ مُسْتَحَبًّا بِحَدِيْثٍ ضَعِيْفٍ وَمَنْ قَالَ هٰذَا فَقَدْ خَالَفَ الْاِجْمَاعَ) (القاعدة الجليلة:ص٩٧)

''آئمہ میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ ضعیف حدیث کے ساتھ کسی کام کو واجب یا مستحب قرار دینا جائز ہے اور جس نے یہ کہا اس نے اجماع کی مخالفت کی۔''

اس سوال کا مفصّل جواب شیخ البانی رحمہ اللہ نے ''الکلم الطیّب'' کی تحقیق کے مقدّمہ (ص١٢تا١٧) میں دیا ہے۔ مختصر یہ کہ:

اوّلاً:

مؤلّف نے ان احادیث میں سے بعض کو (وَیُذکر) کے صیغہ سے وارد کیا ہے اور اصطلاحِ محدّثین میں مجہول کا صیغہ ضعیف احادیث کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح حدیث وارد کرنے سے پہلے ضعفِ حدیث کی طرف اشارہ کر دینا ایک انتباہ کی حیثیّت رکھتا ہے۔

ثانیاً:

کسی بھی عالم سے یہ تو ممکن نہیں کہ تمام احادیثِ رسول ﷺ کی تصحیح و تضعیف وہ خود ذاتی طور پر کر سکے بلکہ کبھی بعض متقدمین کی تحقیق پر اعتماد کر لیا جاتا ہے۔ اگر کسی حدیث میں ان کی تحسین و تضعیف تساہل کا شکار ہو گئی ہو تو تابع بعض ایسے اغلاط کو اعتماد کی بناء پر نقل کر لیتا ہے جیسے کہ امام صاحب سے بھی کہیں کہیں ہو گیا ہے۔

وَالْعِصْمَةُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ

ثالثاً:

محسوس ہوتا ہے کہ اس کتاب کا مواد امام نوویؒ کی ''کتابُ الاذکار'' سے اخذ کیا گیا ہے۔ اور اس میں احادیث کی تحقیق کی ضرورت نہیں سمجھی گئی اور امام نوویؒ بعض دیگر علماء کی طرح فضائل، ترغیب وترہیب اور مناقب میں ضعیف احادیث لانے کا تساہل کرتے ہیں بشرطیکہ وہ موضوع نہ ہوں۔

ان باتوں کے علاوہ یہ حقیقت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے علاوہ کوئی انسان معصوم عن الخطا نہیں۔ صدیوں پُرانی بات ہے کہ امامِ دارالہجرت امام مالکؒ نے کہا تھا:

(مَامِنَّا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا رَدَّوَرُدَّ عَلَیْهِ اِلَّاصَاحِبُ هٰذَاالْقَبْرِ ﷺ)

''کوئی انسان ایسا نہیں جس کی تردید ناممکن ہو سوائے اس قبر کے مدفون (رسول اللہ) ﷺ کے۔''

لہٰذا امام ابنِ تیمیہؒ کی کتاب میں ضعیف احادیث کا آجانا خارج ازامکان اور انہونی بات نہیں ہے۔

''صحیح الکلم الطیّب'' کے اُردو ایڈیشن ''مسنون ذِکرِ الٰہی'' کی اس پہلی طباعت اور لوجہ اللہ تقسیم کا اہتمام U.A.E کے معروف خاندان ''باقرین'' کے سرخیل اور داعی الی اللہ جناب الحاج محمد سعید باقرین کے پسران جناب الحاج عامر محمد سعید باقرین اور علی محمد سعید باقرین نے کیا ہے۔ خود مرحوم سعید تغمّده الله فی جوار رحمۃ نے عربی واسلامی کتب کے علاوہ عرب علاقوں میں موجود اُردو خوان حضرات کے لیئے بہت سا اُردو اسلامی لٹریچر بھی طبع کرا کر فی سبیل اللہ تقسیم کیا ہے جو چھوٹی بڑی ڈھائی درجن سے زیادہ کتابوں پر مشتمل ہے۔ وہ اس کارِ خیر میں مسلسل کوشاں تھے مگر

عمر نے وفا نہ کی۔ عمرہ کر کے لوٹ رہے تھے کہ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ کو الریاض کے قریب ان کی گاڑی اُلٹ گئی اور وہ اس جانکاہ حادثہ سے جانبر نہ ہو سکے۔ ع

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

مرحوم کی اولاد میں بھی اپنے والدِ گرامی کے مشن کو جاری وساری رکھنے کا جذبہ جواں ہے۔ وہ فقید الدعوۃ باپ کے لگائے ہوئے اس پودے کو مسلسل سینچتے رہنے کا عزم رکھتے ہیں۔ اور یہ پیش کش اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابوعدنان محمد منیر قمر

۱۴۰۰/۱۱/۱ ھ ترجمان اسلامك لاء كورٹ اُم القيوين

۱۹۸۰/۹/۱۱ ء ص-ب:۳۰

دولة الامارات العربيه المتحده[2]

(2) شیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ متحدہ عرب امارات سے مستقل الخبر (سعودی عرب) منتقل ہو گئے ہیں۔ (غلام مصطفیٰ فاروق)

مُقدّمہ طبع دوم

ازمولاناغلام مُصطفیٰ فاروق

امام وخطیب جامع مسجد کلثم،عجمان
(متحدہ عرب امارات)

زیرِنظر کتاب ''مسنون ذکرِالٰہی'' کا پہلا ایڈیشن ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا تھا۔اوراب اس کے نسخوں کوختم ہوئے بھی عرصہ ہو چکا ہے۔کتاب کی افادیت کے پیشِ نظر بعض احباب نے اس کے دوسرے ایڈیشن کو چھاپنے کا مشورہ دیا۔اور ہمارے ایک مخلص دوست جناب عبدالعزیز صاحب میمنؒ (شارجہ) اوران کے بعض دیگراحباب نے اس کے اخراجات کی ذمہ داری اُٹھالی۔

فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ الۡجَزَآءِ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ

الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ نے پروگرام بنایا کہ اس کا دوسرا ایڈیشن پہلے کی نسبت زیادہ مکمل ومفید ہونا چاہیئے۔اوراس کے لیئے دوکام کرنا ضروری ہیں۔ایک تو مقدمۂ طبع دوم کے طور پر ہوجس میں دُعا کی اہمیّت وفضیلت،دُعا کے آداب وشرائط،دُعا کے اوقات ومقامات اور مستجاب الدعوات لوگ جیسے امور ذکر کردیئے جائیں۔

اوردوسرا کام یہ ہوکہ کتاب کے آخر میں وہ تمام ضروری دُعائیں بھی شامل کردی جائیں جواصل کتاب میں بعض وجوہات کی بناء پرشامل نہیں ہیں۔اور عدیم الفرصتی کی بناء پرالشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ نے مقدمۂ طبع دوم اور مذکورہ بالا امور پر لکھنے

کی ذمہ داری راقم کو سونپ دی اور اس سلسلہ میں ہر ممکن راہنمائی بھی کی۔ اور اضافی دُعاؤں پر مشتمل ضمیمہ خود لکھا۔ اس طرح ''مسنون ذکرِ الٰہی'' کا یہ نیا ایڈیشن اِن شآء اللہ ہر اعتبار سے مفید تر ہوگا۔ کیونکہ مترجم موصوف نے پہلے ایڈیشن میں پائی جانے والی کتابت کی غلطیوں کی اصلاح بھی کر دی ہے۔ اس نقشِ ثانی یا بالفاظِ دیگر اس نئے ایڈیشن کی کتابت کا انداز بھی بدل دیا گیا ہے۔ اور وہ یوں کہ اس کی کتابت خصوصاً دُعاؤں کے الفاظ پہلے کی نسبت موٹے قلم سے کتابت کیئے گئے ہیں جو قارئین کے لیئے پڑھنے میں معاون ثابت ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ مؤلّف، محقّق، مترجم، مقدِّم اور مہتمم و ناشر کی اس محنت کو شرفِ قبول سے نوازے۔ اور تمام قارئینِ کرام کو استفادے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

(مولانا) **غلام مصطفیٰ فاروق**

۷/۲/۱۴۱۴ھ متحدہ عرب امارات (3)

۲۶/۷/۱۹۹۳ء عجمان

---

(3) مولانا اب پاکستان منتقل ہو چکے ہیں اور مکتبہ کتاب وسنت (ریحان چیمہ) کے انچارج ہیں۔ (ابوعدنان)

تقدیم

(محدّث العصر فضیلۃ الشیخ علاّمہ محمد ناصر الدین الالبانیؒ)

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَامَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَن يُّضْلِلُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ. وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ.

فاضل دوست جناب پروفیسر زہیر الشاویش" صاحب المکتب الاسلامی" نے خواہش ظاہر کی کہ میں شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب" الکلم الطیّب" کو مختصر کروں، جس پر میں نے حاشیہ لکھا تھا اور احادیث کی تخریج کی تھی اور خود انہوں نے ۱۳۸۵ھ میں اسے طبع کیا تھا۔ جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا

میں نے ان کی اس خواہش کو مفید اور مبارک (انْ شآءاللہ تعالیٰ) سمجھتے ہوئے یہ ذمہ داری قبول کر لی. اس مختصر ایڈیشن میں بھی قارئین کرام کے بھرپور تعاون کی خاطر وہ نصیحت دُہرا دیتے ہیں۔ جو اس اصل مفصّل کتاب کے مقدّمہ (ص ۱۶) میں ہے. اس میں ہم نے لکھا تھا:

"میں ہر اس شخص کو نصیحت کرتا ہوں جو اس کتاب یا اس جیسی دیگر کُتب کو پڑھے کہ وہ اس میں موجود احادیث پر عمل کرنے کے لیۓ جلد بازی نہ کرے بلکہ پہلے صحت وثبوت کی تحقیق کر لے اور یہ کام ہم نے حاشیہ لکھ کر بہت آسان کر دیا ہے. پس ان میں سے جو جو احادیث صحیح وثابت ہیں ان پر عمل کرے اور ان پر سختی سے کاربند رہے ورنہ ترک کر دے. ان میں سے جو

احادیث ثابت ہیں عابد وذاکر کیلیئے وہی کافی ہیں، بلکہ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ جو مسلمان نبیٔ اکرم ﷺ سے ثابت صرف صحیح دُعاؤں اوراذکار واوراد پر عمل پیرا ہو، بلاشبہ وہ ﴿ذَاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْراً وَّالذَّاكِرَاتِ﴾ میں سے ہے۔''

اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ لوگوں کے سامنے نبیٔ اکرم ﷺ کی صاف وصحیح سُنّت پیش کرنا جس میں محدّثینِ کرام کے نزدیک غیر ثابت شدہ روایات نہ ہوں بہت مفیدِ مطلب سہولت بخش اور زیادہ قابلِ قبول ہے اور وہ سُنّت پیش کرنے سے بدرجہا بہتر ہے جس میں ایسی روایات ہوں جن کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف صحیح ثابت نہیں۔ اور خاص طور پر اذکار واوراد کی کتابوں کا یہی حال ہے اگرچہ مؤلّفین اس سے واقف ہیں اور صحیح وضعیف کی اچھی طرح تمیز کر سکتے ہیں جیسا کہ ہم نے ''الکلم الطیّب ''کی تحقیق میں کیا ہے. بلاشبہ غیر ثابت شدہ روایات سے پاک و صاف سُنّت عوام تک پہنچانا زیادہ فائدہ مند ہے جبکہ ان کے لیئے حفظ کرنے اور اس پر عمل کرنے کے اعتبار سے آسان ترین بھی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ میں نے اپنی کئی کتابوں میں یہی منہج اختیار کیا ہے۔ جن میں سے ''صحیح ابی داؤد اور صحیح الترغیب والترھیب ''ہیں. جنہیں اللہ تعالیٰ نے پایۂ تکمیل تک پہنچادیا ہے۔ اور پھر ''صحیح الجامع الصغیر و زیاداتہٗ '' ہے جس کی پہلی اور دوسری جلد طبع ہو چکی ہے اور ''ضعیف الجامع الصغیر و زیاداتہ'' بھی ہے. (4) اسی بناء پر المکتب الاسلامی کے ساتھ طے پایا کہ ہم

(4) اب تک موصوفؒ کی مذکورہ کتابیں مکمل اور کئی بار وہ اور دوسری بکثرت کتب شائع ہو چکی ہے۔ (ابوعدنان)

"الکلم الطیّب" کا نئے انداز سے "صحیح الکلم الطیّب" کے نام سے ایڈیشن شائع کریں جو غیر ثابت شدہ روایات سے مصفّٰی و منقّٰی ہو۔ عنوانات میں سے لفظ "فصل" عندالامکان حدیث کے راوی صحابی کا نام، حدیث کے مخرّجین آئمہ کے نام (5) اور تعلیقات حذف کردی ہیں جو اس "الصحیح" میں مناسب نہ تھیں۔

وَاللّٰہَ تَعَالٰی اَسْئَلُ اَنْ یَّتَقَبَّلَ مِنَّاوَیَنْفَعُ بِہِ الْمُسْلِمِیْنَ

وَآخِرُ دَعْوَانَااَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ .

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فضیلۃ الشیخ) **محمد ناصر الدین الالبانی**

بیروت ۲۶ /شوال ۱۳۹۰ھ

---

(5) حوالہ کے طور پر مخرجین آئمہ کرام کے نام ہم نے اس اردو ایڈیشن میں پھر سے دے دیئے ہیں تا کہ اصل کتاب الکلم الطیّب کی عدم موجودگی میں تشنگی نہ رہے۔ (قمر)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فضیلتِ ذکر

قرآن کے آئینہ میں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَشْرَفِ خَلْقِكَ مُحَمَّدٍصَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ
وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَکَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی وَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿یٰٓاَ یُّھَا الَّذِیْنِ اٰمَنُوا اتَّقُو االلّٰہَ وَ قُوْلُوْا قَوْ لًا سَدِیْدًا ○ یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ﴾

(الاحزاب:۷۰-۷۱)

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرواور صحیح سیدھی بات کہو، وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا، اورتمہارے گناہ بخش دے گا۔‘‘

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ﴾

(فاطر:۱۰)

’’اس کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور نیک عمل انہیں بلند کرتا ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَاذْ کُرُوْنِیْ اَذْ کُرْ کُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ﴾ (البقرہ:۱۵۲)

’’تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو۔‘‘

ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا﴾ (سورۃ الاحزاب:٤١)

''اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو۔''

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَالذّٰاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰاكِرَاتِ﴾ (الاحزاب:٣٥)

''اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔(ان کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم ہے)۔''

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهِ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ﴾

(سورۃ آلِ عمران:١٩١)

''وہ لوگ (عقلمند ہیں) جو اللہ کا کھڑے، بیٹھے اور کروٹ کروٹ ذکر کرتے ہیں۔''

ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (الانفال:٤٥)

''جب تمہارا دشمن کی جماعت سے سامنا ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْاَشَدَّ ذِكْرًا﴾ (سورۃ البقرہ:٢٠٠)

''جب تم اپنے مناسکِ (حج) پورے کر لو تو اپنے آباء واجداد کے ذکر کی طرح یا اس سے بھی زیادہ اللہ کا ذکر کرو۔''

رب العزّت نے فرمایا ہے:

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ﴾ (سورۃالنّور:۳۷)

''(ایسے لوگ قیامت سے ڈرنے والے ہیں) جنہیں تجارت اور خرید وفروخت ذکرِ الٰہی، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتے۔''

اللہ عزّ وجلّ کا فرمان ہے:

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ﴾

''اور صبح وشام اپنے دِل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ بغیر آواز کیئے اپنے رب کا ذکر کریں اور غافلوں میں سے نہ ہوں۔'' (سورۃ الاعراف:۲۰۵)

فضیلتِ ذکر

حدیث کی روشنی میں

تمام اعمال کا سرتاج:

[1] رسولِ اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''کیا میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں جو تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل اور تمہارے رب کے نزدیک بہت مقبول و پاکیزہ، تمہارے درجات کو زیادہ بلند کرنے والا، تمہارے لیئے فی سبیل اللہ سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر اور جو تمہارے لیئے اس سے بھی بہتر ہے کہ تمہارا دشمن سے سامنا ہو، تم اسے تہہِ تیغ کرو اور وہ تمہاری گردن زنی کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ذکرِ الٰہی۔''

(ترمذی، ابنِ ماجہ، حاکم: صحیح الاسناد)

[2] نبیٔ اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''مفرّدین سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مفرّدین کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اَلذّٰاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰاکِرَاتِ﴾

(الاحزاب: ۳۵ ومسلم)

''اللہ کا ذکر بکثرت کرنے والے مرد اور عورتیں۔''

[3] حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! شرائع ایمان (احکامِ الٰہی) کی کثرت ہے، مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جس

سے میں مسلسل چمٹا ہی رہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا:
''اپنی زبان ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رکھ۔'' (ترمذی ، ''حسن '')

زندہ اور مُردہ؟:

[4] نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور ذکر نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی ہے۔'' (بخاری)

[5] رسولُ اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:
''جو کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے گناہ ہے اور جو کسی بستر پر لیٹے اور اس پر اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر بھی نقص و گناہ و حسرت ہے۔'' (ابوداؤد)

فضیلتِ تحمید و تہلیل و تسبیح (6)

دس غلام آزاد کرنے کا ثواب:

[6] رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے ایک دن میں سو مرتبہ کہا:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیئے حقیقی بادشاہی اور تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ اس کے نامۂ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس سے سو بُرائیاں مٹائی جائیں گی۔ اور یہ کلمہ اس کے لیئے شام تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بن جائے گا۔ اور اس سے بہتر کسی کا عمل نہ ہوگا سوائے اس کے جس نے اس سے بھی زیادہ عمل کیا۔ (بخاری، مسلم)

تمام گناہ معاف؟

[7] آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''جس نے ایک دن میں سو مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ)) کہا، اس سے اس کی تمام خطائیں ختم کردی جاتی ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی کیوں نہ ہوں۔'' (بخاری و مسلم)

---

(6) تحمید: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا۔ تہلیل: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا اور تسبیح: سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا۔ (قمر)

محبوبِ الٰہی کلمات:

[8] رسولُ اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ دو کلمے زبان پر بہت ہلکے میزان میں بہت بھاری اور رحمان کو بہت محبُوب ہیں۔ وہ یہ ہیں:

((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ))

(بخاری و مسلم)

''اللہ اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک اور عظمت والا ہے۔''

دُنیا بھر سے محبُوب:

[9] رسولُ اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''میرا یہ کہنا: ((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ)) ''اللہ پاک ہے، تمام تعریفیں اسی کے لیئے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔''

''میرے نزدیک ہر اُس شئے سے محبُوب ترین ہے جس پر سورج طلوع ہو۔'' (مسلم)

[10] نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں چار کلمات محبُوب ترین ہیں۔ ان میں سے جس سے چاہے شروع کرلے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ)) (مسلم)

''اللہ پاک ہے، ہر قسم کی سب تعریفیں اُسی کے لیئے ہیں، اُس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔''

ہزار نیکیاں، ایک ہزار گناہ معاف:

[11] نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم میں سے کسی سے اِتنا بھی نہیں ہوسکتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمائے؟ شرکاءِ مجلس میں سے کسی نے پوچھا: ہزار نیکیاں کوئی کس طرح کمائے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سو مرتبہ اللہ کی تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ) کہے، اُس کے اعمال نامہ میں ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یا ایک ہزار گناہ معاف کیئے جائیں گے''۔ (مسلم)

کم خرچ بالانشیں:

[12] اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ ان کے گھر سے نمازِ فجر کے بعد باہر گئے، اور وہ اپنی جائے نماز پر تھیں۔ سورج نکلے بوقتِ چاشت آپ ﷺ واپس آئے تو وہ وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تو ابھی تک اسی حال میں ہے جس میں مَیں نے تجھے چھوڑا تھا''؟ انہوں نے کہا: ہاں، تو نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تیرے بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں، اگر تیرے آج کے تمام کلمات کے ساتھ ان کا وزن کیا جائے تو یہ سب سے بھاری ہوں گے۔'' وہ کلمات یہ ہیں:

((سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ)) (مسلم)

''اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں: اُس کی مخلوقات کی تعداد جتنی، جس سے وہ

راضی ہو جائے، جتنا اُس کے عرش کا وزن ہے، اور جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔''

[13] آپ ﷺ نے ایک اعرابی سے فرمایا: ''یہ کہو:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ))

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے ہر قسم کی بیشمار تعریفیں ہیں اور سب جہانوں کا پروردگار پاک ہے، اور اللہ غالب حکمت والے کے فضل کے بغیر مجھ میں نیکی کرنے اور بُرائی سے بچنے کی کوئی طاقت نہیں۔''

اعرابی نے کہا: یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہوئے، میرے لیے کیا ہے؟

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) (مسلم، ابوداؤد، بیہقی، مسند احمد)

''اے اللہ! میری بخشش فرما اور مجھ پر رحم کر، مجھے ہدایت دے، بخیریت رکھ اور مجھے رزق عطا کر۔''

جنت میں شجر کاری:

[14] نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں شبِ معراج حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے

ملا۔انہوں نے فرمایا:''میری طرف سے اپنی امّت کوسلام کہنا اورانہیں بتادینا کہ جنت کی مٹی بڑی عُمدہ اور پانی بہت میٹھا ہے مگر جنت ایک چٹیل میدان ہے اوراس کی شجر کاری ان کلمات سے ہوتی ہے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَا للّٰهُ اَكْبَرُ))

(ترمذی:حدیثٌ حسنٌ)

''اللہ پاک ہے، ہر قسم کی تمام تعریفیں اُسی کے لیئے ہیں،اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اوروہ سب سے بڑا ہے۔''

جنت کا خزانہ:

[15] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی خبر نہ دوں؟ میں نے کہا:ضروریارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہو:

((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) (متفق علیہ)

''اللہ کی توفق کے بغیر نیکی کرنے کی اوراللہ کی امان کے بغیر بُرائی سے بچنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔''

صبح وشام کے اذکار

فضیلت وتاکید:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا﴾

''اے ایمان والو! اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کرو۔'' (الاحزاب:۴۱)(7)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ﴾

''صبح وشام، اپنے دِل میں، عاجزی وخوف کے ساتھ اور بغیر آواز کیے اپنے رب کا ذکر کرتے رہیں اور غافلوں میں سے نہ ہوں۔'' (الاعراف:۲۰۵)

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ﴾ (غافر:۵۵)

''شام وسحر اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کریں۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ﴾

''طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروبِ آفتاب سے پہلے اپنے رب کی تسبیح

(7) اَصِیْل: عصر سے لیکر مغرب تک کا وقت ہے۔ (امام ابن تیمیہؒ)

بیان کریں۔'' (قٓ:۳۹)

ارشادِ ربّانی ہے:

﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾ (الانعام:۵۲)

''اور مت دھتکاریں اُن لوگوں کو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طلب گار رہیں۔''

اللہ ربّ العزّت کا فرمان ہے:

﴿فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا﴾ (مریم:۱۱)

''اور اس نے ان کی طرف وحی کی کہ صبح وشام تسبیح بیان کرو۔''

اللہ عزّ وجلّ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ﴾ (الطور : ۴۹)

''رات کے وقت اور ستاروں کے غائب ہونے (دن) کے وقت اس کی تسبیح بیان کریں۔''

ربِّ ذوالجلال کا فرمان ہے:

﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ﴾ (الروم : ۱۷)

''شام کرتے اور صبح کرتے وقت اللہ کی پاکی بیان کریں۔''

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ﴾ (ھود:۱۱۴)

''دن کے دونوں طرف (صبح وشام) اور رات کے کچھ حصّہ میں نماز قائم کریں، بلاشُبہ نیک اعمال بُرائیوں کو مٹا دیتے ہیں۔''

افضل اعمال والا:

[16] نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

’’جس نے صبح وشام سو مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ)) کہا۔ قیامت کے دن اس سے افضل اعمال والا کوئی نہ ہوگا، سوائے اس کے جس نے اسی طرح یا اس سے زیادہ کہا ہوگا۔‘‘ (مسلم)

[17] اللہ کے نبی ﷺ شام کے وقت یہ کہا کرتے تھے:

((اَمْسَیْنَا وَ اَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَخَیْرَمَا بَعْدَہَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّمَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَشَرِّمَا بَعْدَھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابٍ فِی الْقَبْرِ))

’’ہم نے شام کی اور اللہ کی مخلوقات نے بھی شام کی اور تمام تعریفیں اللہ کے لیئے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے اس رات میں پائی جانے والی اور اس کے بعد آنے والی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور اس رات میں موجود یا اس کے بعد آنے والی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں سُستی اور بڑھاپے کی لاچاری سے پناہ مانگتا ہوں، اے میرے رب! میں جہنّم اور قبر

کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔"

اور صبح کے وقت بھی آپ ﷺ ((اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ...)) (یعنی صیغہ اَمْسَی کی بجائے اَصْبَحَ لگا کر) اسی طرح پڑھتے تھے۔ (مسلم)

ہر ضرورت میں کافی:

[18] حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم بارش اور شدید اندھیرے والی رات میں نبیٔ اکرم ﷺ کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں۔ ہم نے آپ ﷺ کو ڈھونڈھ لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"کہہ"۔ میں نے کچھ نہ کہا۔ آپ ﷺ پھر فرمایا: "کہہ"۔ میں نے کہا : یارسول اللہ ﷺ! کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "صبح وشام ﴿قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور مُعَوِّذَتَیْن ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ تین تین مرتبہ پڑھا کرو۔ تجھے ہر ضرورت میں یہ کافی ہیں۔"

(ابوداوٗد ، نسائی ، ترمذی : حدیثٌ حَسَنٌ صحیحٌ)

[19] نبی ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھلاتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ کہے:

((اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحنَا وَ بِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ نَحْيَا وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرِ))

"اے اللہ! تیرے فضل وکرم کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے فضل سے ہی شام کی، تیرے کرم سے ہی ہم جیتے ہیں اور تیری مشیّت سے ہی مرتے ہیں اور آخر تیری طرف ہی اٹھائے جانا ہے۔"

اور جب شام ہوتو یہ کہے:

((اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ)) (ترمذی : حدیثٌ حَسَنٌ صحیحٌ)

''اے اللہ! تیرے فضل کے ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے کرم سے ہی صبح کی، تیرے فضل وکرم سے ہی ہم جیتے ہیں اور تیری مشیّت سے ہی مرتے ہیں اور آخر تیری طرف ہی جانا ہے۔''

سیّدالاستغفار:

[20] نبی ﷺ نے فرمایا: سیّدالاستغفار یہ ہے:

((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ اَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ))

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں، میں حسبِ استطاعت تیرے عہد ووعدہ پر قائم ہوں۔ میں اپنے عمل کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں، اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، تو مجھے بخش دے۔ بلاشُبہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے۔''

جس نے شام کو یہ پڑھا اور اسی رات مر گیا، وہ جنّت میں داخل ہو گیا اور جس

نے صبح کو پڑھا اور اسی دن مر گیا، وہ بھی جنت میں گیا۔" (بخاری شریف)

بستر پر لیٹتے وقت:

[21] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"صبح وشام یہ کہو:

((اَللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَ شِرْکِہٖ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْءً اَوْاَجُرَّہٗ اِلٰی مُسْلِمٍ))

"اے اللہ! باطن وظاہر کو جاننے والے، آسمان وزمین کے بنانے والے، ہر چیز کے رب اور مالک! میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس کی برائی، شیطان کی بُرائی اور اُس کے شرک سے پناہ مانگتا ہوں۔" (اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) "اور اس سے کہ میں اپنے نفس پر یا کسی مسلمان سے کوئی برائی کروں۔"
صبح وشام کے علاوہ بستر پر لیٹ کر بھی یہ دُعاء کریں۔

(ترمذی:حدیثٌ حَسنٌ صحیحٌ)

موذی مخلوق سے محفوظ:

[22] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:
"جو شخص ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام کو تین مرتبہ یہ دُعاء پڑھ لے، اسے

کوئی چیز (موذی مخلوق سانپ، بچھو وغیرہ) تکلیف نہیں پہنچا سکتی''۔ وہ دُعاء یہ ہے:

((بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ))

(ترمذی:حدیثٌ حَسنٌ صحیحٌ)

''اللہ کے نام کے ساتھ، جس کی برکت سے ارض وسماء میں کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ سُننے والا جاننے والا ہے۔''(8)

رِضامِنَ اللہ:

[23] رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''جو شخص شام کے وقت یہ دُعاء پڑھے، اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے خوش کر دے:

((رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ(ﷺ)نَبِیًّا)) (ترمذی:حدیثٌ حَسنٌ صحیحٌ)

''میں اللہ کے رب ہونے، اِسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔''

[24] نبیٔ اکرم ﷺ نے اِن دُعاؤں کو صبح وشام کبھی نہیں چھوڑا:

---

(8) جبکہ ایک حدیث میں شام کو تین مرتبہ یہ دُعاء پڑھنا وارد ہوا ہے:

((اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))

''اللہ کے مکمّل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوقات کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں''۔

(مسلم ،ابوداؤد ، ترمذی ، ابنِ ماجہ ،مسنداحمد ،عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی)

(قمر)

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِی وَمَالِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ))

(ابوداؤد ، نسائی ، ابن ماجه ، حاکم : صحیح الاسناد)

''اے اللہ! میں تجھ سے دُنیا وآخرت میں عافیّت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور اپنے دین و دنیا اور اہل و مال میں عافیّت کا طالب ہوں، اے اللہ! شرمسار کن امور کی پردہ پوشی کرا اور ڈر خوف سے امن میں رکھ، اے اللہ! مجھے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اُوپر سے محفوظ رکھ، اور میں تیری عظمت کے ساتھ نیچے سے ہلاک کیئے جانے [9] سے پناہ مانگتا ہوں۔''

(9) نیچے سے ہلاک کیئے جانے کے بارے میں امام وکیعؒ نے کہا ہے: ''اس سے مراد اَلْخَسْف (زمین میں دھنسا دیا جانا) ہے۔'' (امام ابن تیمیہ)

سوتے وقت کے اذکار

[25] رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو یہ کہتے:

((بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيَا))

''اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا (سوتا) اور جیتا (جاگتا) ہوں۔''

اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ کہتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ))

''ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لیئے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف اُٹھائے جانا ہے۔'' (متفق علیه)

[26] نبی کریم ﷺ ہر رات جب بستر پر لیٹنے لگتے تو دونوں ہتھیلیاں اکٹھی کر کے ان میں پھونک مارتے اور پھر ان میں (درج ذیل تین پوری پوری سورتیں) پڑھتے۔ پھر دونوں ہاتھوں سے جہاں جہاں تک ہاتھ پہنچتے سارے جسمِ مبارک کو چُھوتے۔ سر یا منہ کے بعد جسم کے سامنے حصے سے شروع فرماتے اور اسی طرح تین بار کرتے تھے۔ (متفق علیه)

وہ سورتیں یہ ہیں:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ (سورة الاخلاص)

”اللہ کے نام سے جو بے انتہاء مہربان اور انتہائی رحم کرنے والا ہے۔ کہیے وہ اللہ ہے یکتا، اللہ سب سے بے نیاز ہے (اور سب اُس کے محتاج ہیں) نہ اس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد، اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔“

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾

”اللہ کے نام سے جو بے انتہاء مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ کہیے میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی، ہر اُس چیز کے شرّ سے جو اس نے پیدا کی، اور رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے، اور گرہوں میں پھونکنے والیوں (یا والوں) کے شر سے، اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔“

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾

”اللہ کے نام سے جو بے انتہاء مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ کہیے میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب، انسانوں کے بادشاہ اور انسانوں کے حقیقی معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا اور جو

لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے خواہ وہ جِنوں میں سے ہو یا
انسانوں میں سے۔''

چوری سے حفاظت:

[27] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلسل دو راتیں کوئی آتا اور صدقہ کے مال (کھجور وغیرہ) میں سے، جس پر اُنہیں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نگران مقرّر کیا تھا، کچھ چُرا لے جاتا۔ جب تیسری رات ہوئی (تو اُنہوں نے اسے پکڑ لیا اور) کہا کہ میں تجھے ضرور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچاؤں گا۔ اس نے کہا: ''آپ مجھے چھوڑ دیں، میں آپ کو ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کی بدولت اللہ آپ کو نفع دے گا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے امورِ خیر کو جاننے کے بڑے مشتاق تھے۔ اُس نے کہا کہ جب آپ بستر پر آئیں تو آیۃ الکرسی مکمّل پڑھیں (جو کہ یہ ہے):

﴿ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَاالَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَالْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴾ (البقرۃ:۲۵۵)

''اللہ وہ زندہ جاوید ہستی جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ نہ سوتا ہے اور نہ اُسے اُونگھ آتی ہے، زمین اور آسمانوں میں جو کُچھ ہے اُسی کا ہے، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر

سفارش کر سکے؟ جو کُچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے، اس سے بھی وہ واقف ہے اور اس کی معلومات میں سے کوئی چیز کسی کی گرفتِ ادراک میں نہیں آ سکتی الّا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے۔ اُسکی حکومت زمین اور آسمانوں پر چھائی ہوئی ہے اور اُن کی حفاظت اس کے لیئے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے، بس وہی ایک بزرگ و برتر ذات ہے۔''

اس آیت الکرسی کو پڑھ لینے سے اللہ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان صبح تک تیرے قریب نہیں پھٹکے گا۔'' (نبیٔ اکرم ﷺ نے سارا واقعہ سُن کر فرمایا):

''اُس نے تجھ سے سچ کہا حالانکہ وہ خود کذّاب (بہت جھوٹا) ہے، وہ شیطان تھا۔'' (بخاری)

[28] نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے رات کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں وہ اس کے لیے کافی ہو گئیں۔ (وہ وہ آیتیں یہ ہیں:)

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ

عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا
وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا
وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ۝ (سورة البقرة:٢٨٥-٢٨٦)

''رسول اس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اس رسول کے ماننے والے ہیں انہوں نے بھی اس ہدایت کو دِل سے تسلیم کر لیا ہے، یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے ہم نے حکم سُنا اور اطاعت قبول کی، اے ہمارے رب! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔ اللہ کسی متنفّس پر اُس کی مقدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا، ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے، اس کا پھل اسی کے لیئے ہے اور جو بدی سمیٹی ہے اس کا وبال اُسی پر ہے (ایمان لانے والو! تم یوں دُعاء کیا کرو:) اے ہمارے رب! ہماری بھول چوک اور خطاؤں پر ہمارا موٴاخذہ نہ کر، اے ہمارے رب! اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ پروردگار! جس بار کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے، وہ ہم پر نہ رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے درگزر فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا موٰلی ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔''

اور جب سو کر اُٹھے تو یہ کہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَرَدَّ عَلَيَّ

رُوْحِيْ وَاَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهٖ)) (متفق علیہ)

''ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لیئے ہے جس نے میرے جسم کو عافیّت بخشی میری روح کو میری طرف لوٹایا اور مجھے اپنے ذکر کا موقع دیا۔''

سانپ بچھو سے حفاظت:

[29] رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر سے اُٹھ کر کہیں جائے اور پھر لوٹ کر آئے تو اسے اپنی چادر کے پلّو سے تین مرتبہ جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بستر پر کیا (سانپ، بچھو وغیرہ) آ گیا ہو؟ اور جب لیٹ جائے تو کہے'':

((بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ فَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ))

''اے اللہ! میں نے تیرے نام کے ساتھ پہلو کو بستر پر ڈالا اور تیرے فضل سے ہی اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری روح قبض کر لے تو اس پر رحم فرما اور اگر چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما جس کے ساتھ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔'' (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن السنی)

تھکاوٹ کا علاج:

[30] آپ ﷺ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے لیئے خادم سے بھی بہتر ہے؟

جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو ۳۳ مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) ۳۳ مرتبہ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ))

۳۴ مرتبہ ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) کہا کرو۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے اسے ترک نہیں کیا۔ کہا گیا کہ جنگِ صفین کی رات بھی نہیں؟ فرمایا صفین کی رات بھی نہیں۔'' ''اگر اسی رات مر جائیں تو ''فطرت'' پر مریں گے۔ یہ اذکار دیگر تمام کلمات کے آخر میں پڑھیں۔'' (متفق علیه)

سونے کے آداب:

[31] نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسارِ مبارک کے نیچے رکھ کر تین مرتبہ کہتے:

((اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ))

''اے اللہ! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اُٹھائے گا۔''

(ابوداؤد ،ترمذی : حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ)

[32] نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو یہ دُعاء فرماتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَآوَانَا فَکَمْ مِّمَّنْ لَا کَافِیَ لَہٗ وَلَا مُؤْوِیَ)) (مسلم)

''تمام تعریفیں اللہ کے لیئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا ہمارے لیئے کافی ہوا اور ہمیں سہارا دیا، کتنے لوگ ہیں جن کو وہ کافی نہیں ہوتا اور نہ ہی سہارا دیتا ہے۔''

[33] نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب بستر پر لیٹے تو یہ دُعاء کرے:

((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَتَوَفَّاھَا لَكَ مَمَا

تُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْلَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ)) (مسلم)

''اے اللہ! تو نے میری جان کو پیدا کیا تو ہی مارے گا، اس کی موت وحیات تیرے لیئے ہی ہے اگر تو زندہ رکھے تو اس کی حفاظت کر اور اگر مار دے تو بخش لے، اے اللہ! میں تجھ سے عافیّت کا طلبگار ہوں۔''

[34] جب آپ ﷺ بستر پر لیٹتے تو فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنَزِّلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)) (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

''اے آسمان وزمین، عرشِ عظیم، ہمارے اور ہر چیز کے رب! بیج اور گٹھلی کو (روئیدگی کے لیئے) کھولنے والے! تورات، انجیل اور قرآنِ پاک کو نازل فرمانے والے! میں تیرے ساتھ ہر شرانگیز چیز سے پناہ مانگتا ہوں جسے تو قابو کرنے والا ہے۔ اے اللہ! تو اوّل ہے تجھ سے پہلے کچھ نہ تھا۔ تو ظاہر

ہے تجھ پر کسی کو فوقیت نہیں، تو باطن ہے تجھ سے کچھ پوشیدہ نہیں، ہمارا قرضہ چکا دے اور ہمیں فقر و فاقہ سے غنی کر دے۔‘‘

[35] رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جب سونے کا ارادہ کریں تو پہلے نماز والا مکمل وضوء کریں، پھر دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دُعاء کریں:

((اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَ وَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَ اَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّ رَھْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ))

’’اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپُرد کی، اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کیا، اپنا کام تجھ پر چھوڑا، اپنی کمر کو تیری طرف سہارا دیا، کیونکہ بیم و رجا تیری ہی طرف سے ہے۔ تجھ سے بچا سکنے والی کوئی پناہ گاہ اور جائے نجات نہیں سوائے تیرے، میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے ارسال کردہ نبی (ﷺ) پر ایمان لایا۔‘‘ (متفق علیه)

رات جب آنکھ کھل جائے؟

[36] نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رات کے وقت جس کی آنکھ کھل جائے تو وہ یہ کہے:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَه لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ))

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وُہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، حقیقی بادشاہی اُسی کے لیئے ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیئے ہے، اللہ پاک ہے اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور مجھ میں بلند و بالا اور عظمت والے اللہ کے فضل و کرم کے بغیر نیک کام کے کرنے اور بُرے کام سے بچنے کی کوئی طاقت نہیں۔''

پھر کہے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ))

''اے اللہ مجھے بخش دے''۔

یا کوئی بھی دُعاء مانگے قبول کی جائے گی۔ اور اگر وضوء کر کے نماز پڑھے تو نماز مقبول ہوگی۔'' (بخاری ،ابن ماجه،ابن السنی)

مُنہ مانگی مرادیں:

[37] رسولُ اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص باوضوء بستر پر لیٹا اور ذکرِ الٰہی میں مصرف رہا یہاں تک کہ اسے اونگ آ گئی، وہ رات کی کسی بھی ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دُنیا و آخرت کی بھلائی میں سے کچھ بھی مانگے اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا فرما دیتا ہے۔''

(ترمذی ۔ حدیث حسن غریب)

[38] نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے جب کوئی نیند سے اُٹھے تو یہ کہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَعَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِکْرِہٖ)) (ترمذی: حدیثٌ حسنٌ)

''تمام تعریفیں اس ذات کے لیئے ہیں جس نے میری روح میری طرف لوٹائی اور میرے جسم کو عافیت دی اور مجھے اپنا ذکر کرنے کا موقع دیا۔''

جو نیند میں ڈر جائے؟:

[39] رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند میں ڈر جانے والوں کو یہ دُعاء سکھلاتے تھے:

((اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ)) (ابوداؤد، ترمذی: حدیثٌ حسنٌ)

''میں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب سے، اس کے بندوں سے شر سے اور شیطانوں کی گمراہ کُن چالوں سے اور ان کے حاضر ہونے سے۔''

برُے خواب دیکھنے پر:

[40] حضرت سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا:

''اچھے خواب اللہ کی جانب سے ہوتے ہیں اور برُے خواب شیطانوں کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی برُا خواب دیکھے تو ہوش آتے ہی بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے۔ اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شرّ سے پناہ مانگے

(تعوّذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ

الرَّجِیْمِ - پڑھے) تو ان شاء اللہ وہ خواب اسے کوئی نقصان نہ دے گا۔‘‘

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ’’میں ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھ پر پہاڑ سے بھی گراں گزرتے تھے۔ اور جب سے میں نے یہ حدیث سُن لی ہے مجھے ان کی کوئی پرواہ نہیں رہی۔‘‘

اور ایک روایت میں ہے:

’’حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھے غمزدہ کر دیتے تھے یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو سُنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ نیک خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں، آپ میں سے جب کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو صرف اپنے پسندیدہ شخص کے سامنے بیان کرے اور اگر برا خواب دیکھے تو اسے کسی سے بھی بیان نہ کرے۔ اسی وقت تین دفعہ بائیں طرف تھوک دے اور جو اس نے دیکھا اس کی بُرائی سے شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لے (اَعُوْذُ بِاللّٰه .. پڑھے) تو وہ خواب اسے نقصان نہیں دے گا۔‘‘ (متفق علیه)

[41] رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

’’تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے تو تین مرتبہ بائیں طرف تھوک دے اور تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰه ... پڑھے اور پہلو بدل لے‘‘۔ (مسلم)

عبادتِ شب کی فضیلت

(قرآن کی رُو سے)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَآ اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا اَوْزِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا﴾ (المزمّل :۱-٦)

''اے چادر اوڑھنے والے! رات کو قیام کریں مگر تھوڑا، آدھی رات یا اِس سے بھی کم کر لیں یا کچھ زیادہ اور قرآنِ پاک کی آہستہ واضح طور پر تلاوت کریں، ہم آپ پر ایک بھاری ذمہ داری ڈالیں گے۔ بلاشُبہ شب زندہ داری تربیّتِ نفس اور راست گوئی کیلئے بہت (مفید عمل) ہے۔''

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (الاسرء : ۷۹)

''اور رات کو (تلاوتِ قرآن کے ساتھ) تہجّد بھی پڑھیں جو نفلی ہے، عنقریب اللہ آپ کو مقامِ محمود پر سرفراز فرمائے گا۔''

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا﴾ (الدّھر:٢٦)

''رات کو سربسجدہ ہوا کریں اور رات کو تادیر اس کی تسبیح بیان کیا کریں۔''

عبادتِ شب کی فضیلت

(حدیث کی روشنی میں)

[42] نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''ہمارا رب ہر رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور کہتا ہے:

''کوئی ہے جو دُعاء مانگے اور میں اس کی دُعاء قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے کچھ مانگے اور میں اسے عطا کروں اور کوئی ہے جو بخشش طلب کرے اور میں اسے بخش دوں۔'' (بخاری ۔ مسلم)

[43] نبیٔ کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''رات کے آخری حصّہ میں اللہ بندے کے قریب ترین ہوتا ہے۔ اگر تجھ میں طاقت ہے کہ تو اس گھڑی میں اللہ کا ذکر کرنے والے شب زندہ داروں میں سے شمار ہو تو اس وقت اس کا ذکر کر۔'' (ترمذی)

[44] نبیٔ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں مسلمان آدمی اللہ عزّ وجلّ سے دُنیا و آخرت کی کسی بھی بھلائی کا سوال کرے تو اللہ اسے عطا کرتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔'' (مسلم)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾ (آل عمران :١٧)

''اور سحری کے اوقات میں اللہ سے مغفرت طلب کرنے والے۔'' (اہلِ جنّت ہیں۔)

گھر سے نکلتے وقت:

[45] رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے گھر سے نکلتے وقت یہ کہا:

((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَعَالٰى))

''اللہ کے نام کے ساتھ، میرا اسی پر توکّل ہے، اللہ کی توفیق کے بغیر مجھ میں نیکی کرنے اور بُرائی سے بچنے کی طاقت نہیں۔''

اُسے کہا جاتا ہے:

''تو کفایت یافتہ، نجات یافتہ اور ہدایت یافتہ ہوا، اور شیطان اس سے دور ہٹ جاتا ہے اور اپنے ساتھی سے کہتا ہے کہ تجھے اُس شخص سے کیا حاصل ہوگا جو ہدایت، کفایت اور نجات یافتہ ہے؟'' (ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

[46] حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے:

''رسول اللہ ﷺ میرے گھر سے نکلتے وقت ہمیشہ نگاہ آسمان کی طرف اُٹھا کر فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَو اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ))

''اے اللہ! میں تیرے ساتھ اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ دین حق سے گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، راہِ حق سے پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں، کسی پر ظلم کروں یا کسی کے ظلم کا نشانہ بنوں، حق سے جاہل ہو جاؤں یا مجھ پر جہالت مسلّط کی جائے۔'' (ابوداؤد، ترمذی نسائی، ابن ماجہ)

گھر میں داخل ہوتے وقت:

[47] نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جب آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرے تو شیطانِ لعین (اپنے ساتھیوں کو) کہتا ہے: تمہارے لیئے یہاں نہ جائے شب باشی ہے نہ رات کا کھانا۔ اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کیا تو شیطان کہتا ہے: تمہیں شب باشی کے لیئے ٹھکانا اور رات کا کھانا مل گیا۔'' (مسلم)

[48] رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی گھر میں داخل ہو تو یہ دُعاء کرے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا))

''اے اللہ میں تجھ سے داخل ہونے اور نکلنے کی جگہ کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ نکلے اور اللہ پروردگار پر ہم نے توکّل کیا۔'' (ابوداؤد)

اِس کے بعد اہلِ خانہ کو سلام کہے۔

[49] رسولِ کریم ﷺ نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) کہا:

''اے میرے بیٹے! جب اپنے اہل وعیال کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کہو۔ تم پر اور اہلِ خانہ پر برکت نازل ہوگی۔'' (ترمذی: حدیثٌ حسنٌ)

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت:

[50] نبیٔ اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے:

((بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ))

''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! محمد (ﷺ) پر رحمتیں نازل فرما۔''

اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی یہی کہتے۔

((بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ)) (ترمذی)

''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرما۔''

[51] رسولُ اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ تم میں سے کوئی جب مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ) کہے اور پھر یہ دُعاء کرے:

((اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ))

''اے اللہ! میرے لیئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

اور جب مسجد سے نکلے تو سلام کے بعد یہ کہے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ))

''اے اللہ! تیرے فضل کا طلب گار ہوں۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ مسجد سے نکلتے وقت بھی نبی ﷺ پر سلام کہے۔

(مسلم ، ابوداؤد ، ترمذی:حدیثٌ صحیحٌ)

[52] نبیٔ اکرم ﷺ جب مسجد سے نکلتے تو یہ پڑھتے:

((اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ

وَبِسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ))

''عظمت والے اللہ اور اس کے وجہِ (رخ) کریم اور اس کی ازلی بادشاہی کے ساتھ شیطانِ مردود سے پناہ مانگتا ہوں۔''

نبی ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی یہ دُعاء کرے تو شیطان کہتا ہے مجھ سے یہ سارا دن محفوظ ہو گیا۔''

(ابو داؤد)

فضیلتِ آذان اور دُعائیں

[53] رسولُ اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''اگر لوگوں کو آذان کہنے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کی فضیلت کا پتہ چل جائے تو انہیں قرعہ اندازی کرنے کے سوا چارہ نہ رہے اور وہ ضرور قرعہ اندازی کریں۔'' (متفق علیہ)

[54] نبی ﷺ کا فرمان ہے:

''جب آذان کہی جائے تو شیطان جب تک آذان سُنتا رہے گوز مارتا ہوا بھاگتا جاتا ہے۔ جب آذان مکمل ہو جائے تو پھر لوٹ آتا ہے۔ جب اقامت کہی جارہی ہو تو پھر بھاگ جاتا ہے اور اقامت مکمّل ہونے پر پھر لوٹ آتا ہے اور آدمی اور اس کے دِل میں حائل ہو کر کہتا ہے: فلاں چیز یاد کر، فلاں بات یاد کر، چاہے وہ ان خیالات میں نہ پھنسے مگر آدمی کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اُس نے کِتنی رکعتیں پڑھی ہیں؟''

(متفق علیہ)

[55] رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''مؤذن کی آذان کو جتنے جنّ و اِنس سُنتے ہیں وہ سب قیامت کے دن اس کے حق میں شہادت دیں گے۔'' (بخاری)

[56] رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم آذان سنو تو وہی کلمات دُہراؤ، پھر مجھ پر سلام بھیجو، جس نے مجھ پر ایک دفعہ سلام بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ سے میرے لیۓ وسیلہ کا سوال کرو، یہ جنت میں ایک مقام کا نام ہے جو بندگانِ الٰہی میں سے ایک بندے کے لیۓ ہے اور مجھے اُمید ہے کہ وہ میں ہی ہونگا۔ جس نے میرے لیۓ وسیلہ کا سوال کیا۔ اس کے لیۓ میری شفاعت حلال ہوگئی۔'' (مسلم)

[57] رسولُ اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''جب مؤذِّن ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہے اور تم میں سے بھی جس نے ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہا، پھر مؤذِّن ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہے اور اس نے بھی ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہا پھر مؤذِّن جب ((اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) کہے تو اُس نے بھی ((اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) کہا۔ جب مؤذِّن ((حَيَّ عَلٰى الصَّلٰوةِ)) کہے تو اس نے ((لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) کہا۔ جب مؤذِّن ((حَيَّ عَلٰى الْفَلَاحِ)) کہے تو اس نے ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) کہا۔ پھر مؤذِّن نے جب ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہا تو اس نے بھی ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہا اور جب مؤذِّن نے ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہا اور اس نے بھی دل سے ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہا تو یہ (آذان کا

جواب دینے والا) جنّت میں داخل ہوگیا۔'' (مسلم) (10)

شفاعتِ رسول ﷺ:

[58] رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے آذان سُن کر یہ دُعاء پڑھی اس کے لیئے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہوگئی:

((اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ آتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ)) (بخاری)

''اے اللہ! اس پوری دُعاء اور قائم ہونے والی نماز کے رب! حضرت محمد ﷺ کو مقامِ وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقامِ محمود پر سرفراز فرما، جس کا تو نے وعدہ کیا ہے۔'' (11)

[59] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یارسولَ اللہ! آذان دینے والے ہم پر فضیلت لے جائیں گے۔ رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم بھی اُسی طرح کہو جس طرح وہ کہتے ہیں اور جب تو ساتھ ساتھ آذان

(10) ان کلماتِ آذان کا ترجمہ یہ ہے: ''اللہ سب سے بڑا ہے۔ (چار مرتبہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔ (دو مرتبہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ (دو مرتبہ) نماز کیلیئے آؤ۔ (دو مرتبہ) فلاح وکامیابی کیلیئے آؤ۔ (دو مرتبہ) اللہ سب سے بڑا ہے۔ (دو مرتبہ) اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے''۔ (ابوعدنان)

(11) اس دعاء کے آخر میں بیہقی (۱/۴۱۰) میں یہ الفاظ بھی ہیں: ((اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ)) ''یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا''۔

جبکہ اس کی سند پر کلام کیا گیا ہے تاہم علاّمہ ابن بازؒ نے اسکی سند کو جید کہا ہے۔

(دیکھیئے: تحفۃ الاخیار، ص ۳۸)

مکمّل کر لے تو اللہ سے مانگ، جو مانگے گا تجھے وہ ملے گا۔'' (ابو داؤد)

وقتِ قبولیّتِ دُعا:

[60] رسولُ اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''آذان اور اقامت کے درمیان کوئی دعاء ردّ نہیں کی جاتی۔'' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا:

''یارسول اللہ ﷺ! ہم کیا کہا کریں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت طلب کیا کرو۔''

(ابن حبان ،ابن ماجه ،ترمذی :حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ)

یعنی ((نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)) کہا کرو۔

[61] حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دو وقت کی دُعائیں کبھی ردّ نہیں کی جاتیں یا کم ہی ردّ کی جاتی ہیں:

(۱) آذان کے وقت کی دُعاء

(۲) دَورانِ جنگ کی دُعاء جبکہ ہر کوئی ایک دوسرے کے درپے آزار ہوتا ہے۔'' (ابو داؤد)

اِفتتاحِ نماز کی دُعائیں!

[62] رسول اللہ ﷺ جب نماز کا آغاز فرماتے تو قراءت سے پہلے چند لمحے خاموش رہتے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں، تکبیر و اقامت کے درمیانی سکوت میں آپ ﷺ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہ دُعاء پڑھتا ہوں:

((اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَ بْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ))

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں میں اتنی دُوری کر دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے مابین دُوری کی ہوئی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے برف، پانی اور اَولوں کے ساتھ دھو دے۔'' (متفق علیه)

[63] حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسولِ اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز میں کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ پڑھا:

((اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا))

''اللہ سب سے بڑا ہے، ہر قسم کی بیشمار تعریفیں اللہ کے لیئے ہیں اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔''

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ))

''میں شیطان مردُود سے، اس کے تکبّر، تغزّل اور جنون سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔'' (ابوداؤد) (12)

[64] اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا اِفتتاح کرتے تو یہ پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ))

(ابوداؤد ، ترمذی،نسائی، ابن ماجه،مستدرك حاكم)

''اے اللہ! تو اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہے، تیرا نام برکتوں والا ہے تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔''

[65] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور پھر اس کے ساتھ ہی نماز کا آغاز کر دیا۔ (مسلم)

[66] رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیئے کھڑے ہوتے تو یہ کہتے:

((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۞ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا

---

(12) نَفْخِهٖ: اَلْكِبْرُ، تکبّر وَنَفْثِهٖ: الشِّعْرُ تغزّل وَهَمْزِهٖ: الموته، جنون (امام ابن تیمیہؒ)

شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. ﴾
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْتَ رَبِّىْ
وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِى
فَاغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا
اَنْتَ وَاهْدِنِىْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِىْ
لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّىْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ
عَنِّىْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ
فِىْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ
تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ
اِلَيْكَ))(مسلم)

''میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجّہ کیا جس نے آسمان و زمین کو بنایا، میں عبادت میں مخلص ہوں مشرکوں میں سے نہیں ہوں،'' میری نماز، قربانی (حج) حیات وممات اللہ ربُّ العالمین کے لیئے ہیں جس کا کوئی شریک نہیں۔ میں اسی کا حکم دیا گیا ہوں اور میں تسلیم کرنے والے مسلمانوں میں سے ہوں۔(الانعام:۱٦۲۔۱٦۳) اے اللہ! تو ہی بادشاہِ حقیقی ہے، تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، تو میرا رب اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا، میرے تمام گناہ معاف کر دے، تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں، اور مجھے اخلاق حسنہ

کی ہدایت دے تیرے سوا کوئی اس کی ہدایت نہیں دے سکتا اور بداخلاقی کو مجھ سے دُور رکھ تیرے سوا کوئی اسے دُور نہیں کر سکتا۔ میں تیرے دربار میں حاضر ہوں، ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور شرّ کی نسبت تیری طرف نہیں کی جاتی، میں تیرے فضل سے ہی زندہ ہوں اور تیری طرف ہی آنے والا ہوں تو برکت والا اور بلند ہے، میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔‘‘

[67] رسولُ اللہ ﷺ رات کو نمازِ تہجّد کا اِفتتاح اس دُعاء سے فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ)) (مسلم)

’’اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمان و زمین کے بنانے والے! غیب و ظاہر کے جاننے والے! تو اپنے بندوں کے مابین ان امور میں فیصلہ کرتا ہے جن میں اِن کا اختلاف پیدا ہو جائے ایسے مختلف فیہ امور میں اپنے حکم سے مجھے راہِ حق کی ہدایت کر، بلاشبہ تو جسے چاہے اسے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔‘‘

[68] رسولُ اللہ ﷺ رات کے وقت جب نماز کے لیئے کھڑے ہوتے تو یہ پڑھتے:

((اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیَّامُ السَّمٰوَاتِ

وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ
الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ
وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّ مُحَمَّدٌ (ﷺ) حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ
اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ
فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) (متفق علیہ)

’’اے اللہ! ہر قسم کی تعریف تیرے لیئے ہے، تو آسمان و زمین اور ان میں موجود سب کا نور ہے اور ہر قسم کی تعریف تیرے لیئے ہے، تو آسمان و زمین اور اِن میں موجود سب کا قائم رکھنے والا ہے اور ہر قسم کی تعریف تیرے لیئے ہے، تو آسمان و زمین اور ان میں موجود سب کا رب ہے اور ہر قسم کی تعریف تیرے لیئے ہے، تو حق ہے تیرا وعدہ تیرا قول اور تیری ملاقات حق ہیں، جنت، جہنم، انبیاء، حضرت محمد (ﷺ) اور قیامت حق ہیں۔ اے اللہ! میں تیرے لیئے اسلام لایا، تیرے ساتھ ایمان لایا، تجھی پر توّکل کیا اور تیری طرف رجوع کیا، تیری خاطر جھگڑا کیا اور تیرے پاس ہی جھگڑا کر کے فیصلہ کے لیئے لایا، میرے تمام سابقہ، آئندہ، پوشیدہ اور اعلانیہ گناہوں کی مغفرت فرما۔ تو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا دوسرا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔‘‘

رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ کی دعائیں

[69] [70] حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ''انہوں نے رکوع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ:

((سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ))

''پاک ہے میرا رب عظمت والا۔''

اور سجدہ میں تین مرتبہ:

((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی))

''پاک ہے میرا رب بلند مرتبے والا۔'' کہتے سُنا۔''

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

[71] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق حدیثِ علی رضی اللہ عنہ میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا تو یہ کہا:

((اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ آمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشِعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ))

''اے اللہ! میں نے تیرے لیئے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیرے لیئے اِسلام لایا، میرے کان، آنکھ، دماغ، ہڈی اور اعصاب نے تیرے لیئے خشوع کیا۔''

اور جب رکوع سے سر اُٹھایا تو کہا:

((سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ

السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))

''اللہ نے اس کی سُن لی جس نے اس کی تعریف کی ،اے اللہ! ہر قسم کی تمام تعریفیں تیرے لیئے ہیں، پیمانۂ ارض وسما بھر کر،ان کا درمیانی خلا بھر کر اور ان کے علاوہ تیری مرضی کا کوئی بھی پیمانہ بھر کر۔''

اور جب سجدہ کیا تو سجدوں میں کہا :

((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْت سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ)) (مسلم)

''اے اللہ! میں نے تیرے لیئے سجدہ کیا، تیرے ساتھ ایمان لایا، تیرے لیئے اسلام لایا، میرے چہرے نے اس ذات کیلئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کا نقشہ بنایا اس کے کان اور آنکھیں بنائیں۔ اللہ احسن الخالقین برکتوں والا ہے۔''

[72] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع وسجود میں اکثر یہ کہتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ))

''اے ہمارے رب! تو اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہے،اے اللہ! میری مغفرت فرما۔''

اِس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی عملی تفسیر کرتے تھے۔

قرآن پاک سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ (النصر:٣)

''اپنے رب کی تسبیح کے ساتھ اس کی تعریف بیان کریں اور اس سے بخشش طلب کریں، وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔'' (متفق علیہ)

[73] رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع و سجود میں یہ کہا کرتے تھے:

((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ)) (مسلم)

''اے اللہ! تو پاک و مقدّس ہے، فرشتوں اور روح الامین کا رب ہے۔''

[74] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

''خبردار! میں رکوع و سجود کی حالت میں قرآن پڑھنے سے روکا گیا ہوں۔ رکوع میں اللہ کی عظمت بیان کرو۔ اور سجدہ میں دُعاء مانگنے کی کوشش کرو۔ تمہاری یہ دعاء اس لائق ہے کہ قبول ہو جائے۔'' (مسلم)

[75] حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، قیام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ البقرۃ پڑھی، آیتِ رحمت سے گزرتے تو رُک کر اللہ سے رحمت کا سوال کرتے اور آیتِ عذاب سے گزرتے تو رک کر عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقدر اس قیام کے طویل رکوع فرمایا اور رکوع میں کہا:

((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ)) (ابو داؤد ، نسائی)

''اے اللہ! تو پاک ہے، قدرت و طاقت، بادشاہی و عزّت اور بزرگی و

عظمت والا ہے۔“

پھر سجود میں بھی اسی طرح کہا۔

رکوع سے اُٹھ کر:

[76] رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اُٹھتے تو (قومہ میں) فرماتے:

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ))

”اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی۔“

اور پھر کھڑے ہو کر فرماتے:

((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) (متفق عليه)

”اے ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیئے ہے۔“

[77] رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَ مِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) (مسلم)

”اے اللہ! اے ہمارے رب! ہر قسم کی تعریفیں تیرے ہی لیئے ہیں، پیمانۂ زمین و آسمان بھر کر، ان کا درمیانی خلا بھر کر اور ان کے بعد جس چیز کو تو

پیمانہ بنائے وہ بھر کر۔تو صاحبِ ثناءاور بزرگی والا ہے، تیرے بندے نے جو تعریفیں کیں تو ان کا صحیح حقدار ہے، ہم سب تیرے بندے ہیں۔اے اللہ تو کوئی نعمت دینا چاہے تو اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے سامنے کسی شان والے کی شان کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔''

[78] حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک دن ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اُٹھایا تو فرمایا:

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ))

''اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ایک آدمی نے کہا:

((رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ))

''اے اللہ! ہر قسم کی بے شمار، طیّب اور مبارک تعریفیں تیرے ہی لیئے ہیں۔''

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف منہ کیا تو پوچھا: متکلم کون تھا؟ اس آدمی نے کہا: میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے تیس (۳۰) سے زیادہ فرشتوں کو لپکتے دیکھا کہ سب سے پہلے اسے لکھنے والا کون ہو۔'' (بخاری)

قُربِ الٰہی:

[79] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

’’بندہ اللہ کے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ لہٰذا اس میں بکثرت دُعاء کیا کرو۔‘‘ (مسلم)

[80] رسولُ اللہ ﷺ سجود میں یہ کہا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ))

’’اے اللہ! میرے تمام چھوٹے بڑے، پہلے پچھلے اور اعلانیہ و پوشیدہ گناہوں کی مغفرت فرما دے۔‘‘

[81] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

’’ایک رات میں نے نبی ﷺ کو بستر سے غائب پایا، انہیں تلاش کرتے ہوئے میرا ہاتھ آپ ﷺ کے قدموں کے تلووں پر پڑا۔ آپ ﷺ سجدہ میں تھے، پاؤں کھڑے تھے اور آپ ﷺ پڑھ رہے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَتِكَ مِنْ عَقُوْبَتِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ)) (مسلم)

’’اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیرے غصّہ سے، تیرے عفو و کرم کے ساتھ تیری عقوبت و سزا سے اور تیرے (فضل و کرم کے) ساتھ ہی (تیرے عذابوں) سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری حمد و ثناء کا شمار نہیں کرتا تو ایسا ہی صاحبِ حمد و ثنا ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی ثناء بیان فرمائی ہے۔‘‘

سجدوں کے درمیان بیٹھ کر:

[82] رسول اللہ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) کہا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ)) (ابوداؤد)

''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، میری درستگی فرما، مجھے عافیّت دے اور مجھے رزق عطا کر۔''

[83] رسول اللہ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ کہا کرتے تھے:

((رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ)) (ابوداؤد)

''اے میرے رب! میری مغفرت فرما، اے میرے رب! میری مغفرت فرما۔''

نماز میں اور تشہد کے بعد دُعائیں:

[84] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی جب آخری تشہد سے فارغ ہوتو چار چیزوں: عذابِ جہنّم، عذابِ قبر، فتنہء حیات وممات اور شرِّ دجّال سے پناہ مانگے۔'' (متفق علیہ)

[85] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دُعاء فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِن فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَآثَمِ وَالْمَغْرَمِ))

''اے اللہ! میں عذابِ قبر، فِتنۂ دجّال، فِتنۂ مسیح الدجّال اور فِتنۂ حیات و ممات سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' (متفق علیہ)

کِسی نے آپ ﷺ سے کہا: آپ ﷺ بکثرت قرض سے کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''آدمی جب قرضدار ہو تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے وعدہ خلافی کرتا ہے۔''

[86] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے وہ دُعاء سکھائیں جو میں نماز میں کیا کروں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہا کرو:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ)) (متفق علیہ)

''اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں، میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما، بلاشبہ تو بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔''

[87] رسول اللہ ﷺ تشہد اور سلام کی درمیانی دعاؤں کے آخر میں یہ دُعاء فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا

اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ ۚ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ

وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) (مسلم)

''اے اللہ! میرے سابقہ، آئندہ، پوشیدہ اور اعلانیہ تمام گناہ اور ظلم و زیادتیاں معاف فرما دے۔ تو انہیں مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو مقدّم ہے اور تو ہی موخّر ہے تیرے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔''

[88] نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے دریافت فرمایا:

''تم نماز میں دُعاء کیسے کرتے ہو؟ اُس نے کہا: تشہد کے بعد کہتا ہوں:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ))

''اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال اور جہنم سے پناہ طلب کرتا ہوں۔''

ویسے میں آپ ﷺ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرح خوب گنگنانا (حسنِ طلب) نہیں جانتا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اسی کے اِردگرد ہی ہم بھی گنگناتے ہیں۔'' (سنن ابی داؤد)

[89] حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے مختصر سی نماز پڑھی، قوم کے کسی آدمی نے کہا: آپ نے بہت خفیف سی نماز پڑھی ہے۔ انہوں نے کہا: کیا یہ کافی نہیں؟ میں نے اس میں وہ دُعائیں کی ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنی ہیں۔ جب وہ اُٹھ کر چل دیئے تو قوم کا ایک آدمی ان کے پیچھے نکلا اور ان سے اس دُعاء کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِیْ

مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ

الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّي اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَ اَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا
وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَ
اَسْئَلُكَ نَعِيْماً لَا يَنْفَدُ وَ اَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا
تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُكَ
لَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَ الشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ
ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ
الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ)) (نسائی)

''اے اللہ! اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے ساتھ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیئے بہتر ہے اور جب میری وفات میرے لیئے بہتر ہو تو مجھے فوت کر دینا۔ اے اللہ! تجھ سے میں اپنے پوشیدہ اور ظاہر امور میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں۔ رضا و غضب میں حق گوئی کی توفیق چاہتا ہوں۔ بدحالی و خوش حالی میں میانہ روی کا طالب ہوں۔ تیری لامتناہی نعمتوں کا سائل ہوں۔ آنکھوں کی غیر منقطع ٹھنڈک کا خواہاں ہوں۔ قضا کے بعد رضا، موت کے بعد خوشگوار زندگی، تیرے دیدار کی لذّت اور تیری ملاقات کے شوق کا سوالی ہوں۔ بغیر نقصان دہ مصیبت اور گمراہ کُن فتنہ میں مبتلا ہوئے۔ اے اللہ! ہمیں زینتِ ایمان سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ و ہدایت دہندہ (دوسروں کیئے رہنما) بنا دے۔''

[90] رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہتے

پھر یہ پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)) (مسلم)

''اے اللہ! تو سراپا سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہی ہے، اے عزّت وجلال والے! تو برکتوں والا ہے۔''

[91] نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ پڑھتے:

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) (بخاری)

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! تو کسی کو نعمت دینا چاہے تو کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا، تیرے سامنے کسی شان والے کی شان اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔''

[92] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہر نماز کی سلام پھیرنے کے بعد نبی ﷺ یہ پڑھتے:

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ)) (مسلم)

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیئے ہر تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ مجھ میں اللہ کے فضل کے بغیر نیکی کا کام کرنے اور بُرے کام سے بچنے کی طاقت نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ ہی ہم اس کے سوا کسی کی عبادت کرتے ہیں، نعمت و فضل اُسی کے لیئے ہیں اور خوبصورت ثناء بھی اُسی کے لیئے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، دین کو ہم اسی کے لیئے خالص کرتے ہیں چاہے یہ کافروں کو بُرا ہی لگے۔''

یہ کلمات رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد بار بار دُہراتے تھے۔

سب سے افضل:

[93] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین میں سے غریب لوگوں نے رسول ﷺ کے پاس آکر کہا کہ مالدار لوگ بلند درجات اور نعمتیں لے گئے۔ وہ بھی ہماری طرح ہی نماز پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں مگر انہیں مال کی وجہ سے ہم پر فضیلت حاصل ہے جس کے ساتھ وہ حج، عمرے، جہاد کرتے اور صدقات دیتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ سکھا دوں کہ تم سبقت لے جانے والوں کے ساتھ مل جاؤ اور اپنے بعد والوں سے تم سبقت لے جاؤ اور تم سے افضل کوئی نہ ہو سوائے ان کے جو اسی طرح کریں جیسے تم کرو؟ ہر نماز کے بعد

تینتیس (۳۳) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس (۳۳) مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تینتیس (۳۳) مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا کرو۔ حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہیے حتیٰ کہ ہر ایک ۳۳،۳۳ مرتبہ ہو جائے۔'' (متفق علیہ)

سمندر کی جھاگ جتنے گناہ معاف:

[94] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ:

''جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا اور آخر میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ(13) کہہ کر سَو پورا کیا، اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' (مسلم)

آسان ترین عمل سے جنت:

[95] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ:

''دو عادتیں ایسی ہیں جن کی پابندی کرنے والا مسلمان جنّت میں داخل ہو جائے گا۔ وہ آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں:

① ہر نماز کے بعد دس (۱۰) دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ دس (۱۰) دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس (۱۰) دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ یہ زبان کے ساتھ تو

---

(13) ان کلمات کا ترجمہ یہ ہے: ''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں۔ ہر قسم کی تمام تعریفیں اور بادشاہی اسی کے لیئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

ایک سو پچاس ہیں مگر میزان میں ایک ہزار پانچ سو“۔

② ”جب بستر پر آئے تو ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ یہ زبان پر تو ایک سو (۱۰۰) ہیں مگر میزان میں ایک ہزار“۔

راوی کا کہنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ اپنے ہاتھ پر حساب کرتے تھے[14] صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کا کیا مطلب ہے کہ یہ عمل آسان ہے مگر اس پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں؟ فرمایا:

”سونے کے وقت شیطان آتا ہے اور یہ عمل کرنے سے پہلے اُسے سلا دیتا ہے اور نماز میں اس کے پاس آتا ہے اور یہ کلمات کہنے سے پہلے اسے کوئی کام یاد کرا دیتا ہے۔“ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

---

(14) ابوداؤد میں روایت ہے: ((یَعْقِدُ التَّسْبِیْحَ بِیَمِیْنِہٖ)) ”یعنی آپ ﷺ تسبیح صرف دائیں ہاتھ پر کرتے تھے“۔ میرے نزدیک اس کی سند صحیح ہے۔ اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ”الاذکار“ میں اس کی تحسین کی ہے اور حافظ ابن حجرؒ نے ”نتائج الافکار“ میں کہا ہے: (حَدِیْثٌ حَسَنٌ رِجَالُہٗ کُلُّھُمْ ثِقَاتٌ اِلَّا عَطَآءَ بْنَ السَّائِبِ اِخْتَلَطَ وَرِوَایَۃُ الْاَعْمَشِ عَنْہُ قَدِیْمَۃٌ فَاِنَّہٗ مِنْ اَقْرَانِہٖ۔) ”یہ حدیث حسن درجہ کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے عطاء بن السائب کے، وہ اختلاط میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اعمش کی ان سے روایت بہت پرانی ہے کیونکہ وہ انکے ساتھیوں میں سے ہیں“۔

میں کہتا ہوں کہ حماد بن زید نے بھی لفظِ اوّل کے ساتھ اس کی متابعت کی ہے کہ اس نے عطاء سے قبل الاختلاط سنا اور سند قطعاً صحیح ہے۔ ابن حبان نے بھی ”صحیح“ میں یہ روایت نقل کی ہے۔ لٰہذا دونوں ہاتھوں پر تسبیح خلافِ سنّت ہے اور مسلمان کو یہ کس طرح زیبا ہے کہ وہ اس ہاتھ پر تسبیح شمار کرے جس سے وہ ناک جھاڑتا اور استنجا کرتا ہے؟ مختصراً البانی۔

[96] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ:

''ہر نماز کے بعد معوِّذات (چاروں قل) پڑھا کرو۔'' (15)

(ابوداؤد ، ترمذی ، نسائی)

[97] حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

''اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ تم ہر نماز کے بعد یہ کہنا کبھی نہ چھوڑنا:

((اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)) (ابوداؤد ، نسائی)

''اے اللہ! تو اپنے ذکر، شکر اور حُسنِ عبادت میں میری مدد فرما۔''

استخارہ:

[98] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام امور میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیا کرتے تھے

---

(15) نمبر ۲۶ کے تحت تین سورتیں گزر چکی ہیں۔ اور ان سے پہلے سورت الکافرون ہے جو یہ ہے:

﴿ قُلْ يَآأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَآ أَنتُمْ عَابِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ وَلَآ أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَآ أَنتُمْ عَابِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴾

''کہہ دیں کہ اے کافرو! میں انکی عبادت نہیں کرتا جنکی عبادت تم کرتے ہو، نہ تم اسکی عبادت کرنے والے ہو جسکی عبادت میں کرتا ہوں اور نہ میں انکی عبادت کرنے والا ہوں جنکی عبادت تم نے کی ہے اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں، تمہارے لیئے تمہارا دین اور میرے لیئے میرا دین''۔

جس طرح ہمیں قرآن کی کوئی سورۃ سکھلاتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے:

''تم میں سے کوئی جب کسی کام کا ارادہ کرلے تو دو (۲) غیر فرضی رکعتیں پڑھنے کے بعد یہ دعاء کرے'':

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَستَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌلِّىْ فِىْ دِيْنِىْ وَمَعَاشِىْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِىْ وَعَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِىْ وَيَسِّرْهُ لِىْ ثُمَّ بَارِكْ لِىْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِىْ فِىْ دِيْنِىْ وَمَعَاشِىْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِىْ وَعَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّىْ وَاصْرِفْنِىْ عَنْهُ وَاقْدُرْلِىَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِىْ بِهٖ)) (بخاری)

''اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے بھلائی کی دعاء کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ بھلائی کا حصّہ مانگتا ہوں اور تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں تو قادر ہے اور میں بے ہمّت، تو جانتا ہے اور میں بے علم، تو رازہائے پوشیدہ کو بھی جاننے والا ہے۔ اے اللہ! تیرے علم میں اگر اس کام...... (کام کا نام لے) میں میری دینی و دنیوی و اخروی جلد یا بدیر

بھلائی ہے تو اسے میرا مقدر بنادے اور اسے میرے لیئے آسان کردے پھر اس میں برکت فرما۔ اور اگر یہ کام میرے لیے دینی و دنیوی واُخروی لحاظ سے جلد یا بدیر نقصان دہ ہے تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے دُور کردے اور میری قِسمت میں بھلائی کردے چاہے جہاں بھی ہے اور مجھے اس پر راضی کردے۔''

[99] جس نے اپنے خالق سے استخارہ کیا، اس کی مخلوق سے مشورہ لیا اور اپنے کام میں جلد بازی نہ کی وہ کبھی نادم نہیں ہوا۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾

''ساتھیوں سے کام کے متعلق مشورہ کرلیں، جب پختہ ارادہ ہوجائے تو اللہ پر توّکل کریں۔'' (آلِ عمران : ۱۵۹)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

''جو قوم رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر باہم مشورہ سے قدم اُٹھائے۔ وہ دانشمندانہ نتیجہ کو پہنچ جاتی ہے۔''

(مستدرکه من ''الوابل الصیّب'' لابن القیمؒ)

تکلیف، پریشانی اور غم کے وقت:

[100] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنج وغم کے وقت یہ کہا کرتے تھے:

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ)) (متفق علیه
)

''عظیم وحلیم اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عرشِ عظیم کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں، آسمان وزمین اور عرشِ کریم کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

[101] نبی ﷺ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کو کوئی مشکل لاحق ہو جاتی تو یہ دُعاء پڑھتے:

((یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ)) (ترمذی)

''اے زندہ وقائم رہنے والے! میں تیری رحمت کے ساتھ تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں۔''

[102] حضرت ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مبتلائے رنج وکرب کی دُعاء یہ ہے''

((اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ))

''اے اللہ! میں تیری رحمت کا اُمیدوار ہوں، مجھے لمحہ بھر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا، میرے حالات کی اصلاح فرما، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

[103] رسول اللہ ﷺ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

''تجھے ایسے کلمات نہ سکھا دوں جنہیں تو رنج وغم کے وقت پڑھے؟''

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ کلمات سات مرتبہ پڑھے جائیں:

((اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا)) (ابوداؤد)

''اللہ اللہ، میرا وہ رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا''۔

[104] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ذوالنون (حضرت یونس علیہ السلام) کی دُعاء جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں

کی تھی، ایسی ہے کہ کوئی مسلمان آدمی جب کسی بھی مشکل میں ہو اور وہ یہ دُعاء کرے تو اللہ ضرور قبول کرتا ہے۔:

﴿((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ))﴾ (سورة الانبياء:۸۷وترمذی)

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے اور میں ظالموں (خطا کاروں) میں سے ہوں۔''

[105] نبیٔ اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ کوئی بندہ جب کسی پریشانی وغم میں مبتلا ہو اور وہ یہ دُعاء کرے تو اللہ اس کی پریشانی وغم کو نہ صرف دُور کرتا ہے۔ بلکہ اسے کشائش سے بدل دیتا ہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِاسْتَاثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ))

''اے اللہ! میں تیرا بندہ، تیرے بندے کا اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میں تیرے قابو میں ہوں، مجھ پر تیرا حکم چلتا ہے، مجھ پر تیرا فیصلہ مبنی بر عدل ہے۔

میں تیرے تمام اسماءِ حُسنیٰ جو تو نے اپنے لیئے اختیار کیئے، اپنی کتاب میں نازل فرمائے، مخلوق میں سے کسی کو سِکھائے یا جنہیں تو نے اپنے علمِ غیب میں ترجیح دے رکھی ہے، ان تمام کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ قرآن کو میرے دِل کا سرور اور سینے کا نور بنا دے، غم کا فور اور پریشانی دُور کرنے کا ذریعہ بنا دے"۔ (مسند احمد ، صحیح ابن حبان)

دشمن اور جابر حاکم سے مقابلہ کے وقت:

[106] نبیٔ اکرم ﷺ جب کسی قوم سے خوف محسوس کرتے تو یہ دُعاء پڑھتے:

((اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ))

"اے اللہ! ان کے مقابلہ میں ہم تجھے کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔" (ابو داؤد ، نسائی)

[107] نبیٔ اکرم ﷺ دشمن سے سامنا کرتے وقت یہ دُعاء پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ نَصِیْرِیْ بِكَ اَجُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ))

"اے اللہ! تجھی سے میری طاقت اور تو ہی میرا حامی و ناصر ہے، تیرے فضل کے ساتھ ہی میں گھومتا پھرتا، حملہ کرتا اور لڑتا ہوں۔"

(ابو داؤد فی الجھاد ، ترمذی ۔، احمد ببعض اختصار و صححہ ابن حبان)

[108] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں ہے:

﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (آلِ عمران : ۱۷۳)

''ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔''

یہ کلمات حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہے جب وُہ نارِ نمرود میں ڈالے گئے اور یہی کلمات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہے جب قرآن کی رو سے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتایا:

﴿اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ﴾

''بے شمار لوگ آپ کے خلاف جمع ہو گئے ہیں''۔ [16] (بخاری)

شیطان کی شیطنت پر:

اللہ ربُّ العزّت کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَقُل رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ﴾

(سورۃ المومنون :۹۸-۹۹)

''اور کہیئے کہ میں شیاطین کے بہکاووں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ حاضر ہوں۔''

[109] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعاء فرمایا کرتے تھے:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ

---

(16) یہ حق و باطل کے مابین اسلام کی پہلی جنگ غزوۂ بدر کے واقعہ سے متعلق ہے۔ اس آیت میں مسلمانوں کے خلاف مشرکین کی جنگی تیاریوں کی خبر ہے جسے سُن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعائے خلیل کو دُہرایا تھا۔ (محمد منیر قمر)

الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ))

(ابو داؤد، حدیث:۷۷۵، صحیح ابن خذیمه، حدیث:٤٦٧)

''میں سُننے والے اور جاننے والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اس کے تکبرّ، تغزّل اور جنون سے۔''

کیونکہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَ اِمَّا یَنْزَ غَنَّكَ مِنَ الشَّیْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ (حٰمٓ السجده: ٣٦)

''جب شیطان ورغلائے بہکائے تو اس سے اللہ کی پناہ لو، بلاشُبہ وہ سُننے اور جاننے والا ہے۔''

اذان اور شیطان:

[110] نبیٔ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جب آذان دی جائے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا جاتا ہے اور جب آذان مکمل ہو جائے تو آجاتا ہے پھر جب اقامت کہی جائے تو بھاگ جاتا ہے اور اقامت کے ختم ہونے پر پھر لوٹ آتا ہے۔'' (متفق علیه)

[111] حضرت سہیل بن ابی صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بنی حارثہ کی طرف بھیجا۔ میرے ساتھ ہمارا غلام یا ساتھی تھا مجھے دیوار کے اس پار سے کسی نے میرا نام لے کر آواز دی تو میرے ساتھی نے دیوار کے اُوپر سے جھانکا مگر اسے کچھ نظر نہ آیا۔ میں نے اس واقعہ کا ذکر اپنے والد سے کیا تو اُنہوں نے کہا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس سے دوچار ہوگے تو تجھے کبھی نہ بھیجتا۔ بہرحال اگر کبھی ایسی آواز سنو تو آذان کہہ دو۔ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سُنا ہے، وہ نبی پاک ﷺ کی حدیث بیان

فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''جب آذان دی جائے تو شیطان بھاگ جاتا ہے۔'' (مسلم)

[112] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیئے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کو یہ کہتے سُنا:

((اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْكَ))

''میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا:

((اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰہِ))

''میں تجھ پر اللہ کی لعنت بیجتا ہوں۔''

اور اپنا دستِ مبارک اس طرح آگے بڑھایا جیسے کسی چیز کو پکڑ رہے ہوں۔

جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ سے کہا کہ ہم نے آپ ﷺ کو نماز میں وہ کلمات کہتے سُنا ہے جو اس سے قبل کبھی نہیں سُنے اور ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک بھی آگے بڑھایا، آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کا دشمن ابلیس ایک انگارہ لے کر آیا جسے وہ میرے منہ پر مارنا چاہتا تھا تو میں نے تین دفعہ ((اَعُوْذُ بِا للّٰہِ مِنْكَ)) کہا۔ پھر تین مرتبہ ((اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ التَّآمَّةِ))۔ کہا مگر وہ پیچھے نہ ہٹا۔ پھر میں نے اسے

---

(17) وہ پوری دُعاء یہ ہے:

﴿ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ﴾

''اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی حکومت عطاء فرما جو میرے سوا کسی شخص کے لائق نہ ہو۔ تو بڑا ہی دینے والا ہے''۔ (صٓ :۳۵)

اللہ نے ان کی اس دُعاء کو قبول فرما کر ہوائیں اور شیاطین تک ان کے لیئے مسخر و تابع کر دیئے تھے۔ (قمر)

پکڑ نا چاہا۔ اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دُعاء(17) نہ ہوتی تو وہ بندھا ہوا ہوتا اور اہلِ مدینہ کے بچّے اس کے ساتھ کھیل رہے ہوتے۔'' (مسلم)

[113] حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شیطان میرے اور میری نماز کے مابین حائل ہو جاتا ہے اور قراءت میں وہ گڑبڑ کرا دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ وہ شیطان ہے جسے ''خنزب'' کہا جاتا ہے۔ جب اس کی مداخلت محسوس کرو تو ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) پڑھو اور بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دو۔''

میں نے اسی طرح کیا تو اللہ نے وہ مجھ سے دُور کر دیا۔ (مسلم)

[114] حضرت ابوزمیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے جسے میں وہم وشک کی صورت میں اپنے نفس میں محسوس کرتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: جب آپ اپنے نفس میں ایسی کوئی چیز محسوس کریں تو یہ آیت پڑھیں:

﴿((هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ))﴾ (الحدید:۱۳، ابوداؤد)

''وہی اوّل، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن اور وہی ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔''

رضا بالقضاء؛ مصیبت کے وقت دُعاء:

اللہ پاک کا فرمان ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَا
نُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا
لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ يُحْيِيْ
وَيُمِيْتُ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ (آلِ عمران : ١٥٦)

’’اے ایمان والو! ان کافروں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے سفر پر جانے والے یا جہاد کے لیئے نکلنے والے اپنے بھائیوں کے متعلق کہا کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے نہ قتل کیئے جاتے تا کہ اللہ ان کے دلوں میں حسرت پیدا کر دے، اللہ زندہ کرنے اور مارنے والا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھنے والا ہے۔‘‘

[115] رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

’’طاقتور مومن ضعیف مومن کی نسبت بہتر اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے اگرچہ سب میں ہی خیر ہے۔ نافع چیز کے حصول کی کوشش کرو۔ اور اللہ سے مدد مانگو (عدمِ حصول کی صورت میں) بے دل نہ ہو جاؤ اور اگر کوئی مصیبت آن پڑے تو یہ نہ کہو ’’اگر‘‘ میں اس طرح کرتا تو یوں ہوتا بلکہ کہو:

((قَدَّرَ اللّٰهُ وَ مَا شَآءَ فَعَلَ))

’’اللہ نے مقدّر کیا اور جو چاہا کر دیا‘‘۔

بلا شبہ ’’اگر‘‘ شیطانی عمل کی راہ کھولتا ہے‘‘۔ (مسلم)

اللہ کی نعمت پر:

اللہ تعالیٰ نے دو (۲) آدمیوں کے قصہ میں فرمایا ہے:

﴿وَلَوْ لَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾

''کیا خوب تھا اگر تو اپنے باغ میں داخل ہوتے وقت یہ کہتا: ''جو اللہ چاہے، مجھ میں اللہ کے فضل کے بغیر کوئی طاقت نہیں''۔ (الکھف : ۳۹)

[116] نبی ﷺ جب کسی خوشگوار چیز کو دیکھتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ))

''تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس کی رحمت کے ساتھ ہی نعمتیں اتمام پذیر ہوتی ہیں۔''

اور جب کسی ناگوار چیز کو دیکھتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ))

(ابنِ ماجه ، ابن السنّی و صححه الحاكم)

''ہر قسم کی تعریف ہر حال میں اللہ ہی کے لیئے ہے۔''

چھوٹی یا بڑی مصیبت کے وقت:

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾

(سورة البقره : ۱۵۶– ۱۵۷)

''جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں''۔

[117] رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ:

''ہر ناخوشگوار موقع پر ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾(سورۂ بقرہ:۱۵۶)(18) پڑھا کرو۔حتیٰ کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹنے یا گم ہونے پر بھی ،کیونکہ یہ بھی مصائب میں سے ہے''۔(حدیث حسن ـ ابن السنّی)

نعم البدل:

[118] اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سُنا:

''کسی کو جب بھی کوئی مصیبت پہنچے تو یہ دعاء پڑھے:

((﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاخْلُفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا))

''بے شک ہم اللہ کے لیئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جانا ہے۔اے اللہ! مجھے مصیبت سے بچانا اور میرے لیئے اس سے بہتر چیز مقدّر کرنا۔''

تو اللہ اُسے اس مصیبت سے محفوظ رکھتا اور اس سے بہتر چیز اس کے مقدر میں کر دیتا ہے۔حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب (میرے خاوند) ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق یہی کیا تو

---

(18) ''بے شک ہم سب اللہ کے لیئے ہیں اور ہم سب اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں''۔ (مترجم)

اللہ تعالیٰ نے اُن سے بدرجہا بہتر خاوند میرے مقدّر میں کر دیا اور وہ خود رسول اللہ ﷺ تھے۔ (مسلم)

[119] حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ ان کی نظر پھٹ چکی تھی۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھیں بند کر دیں اور فرمایا:

''جب روح قبض کر کے لے جائی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔''

ان کے اہل وعیال نے چیخ وپکار شروع کر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اپنے نفسوں کے لیئے بھلائی کے علاوہ کوئی دُعاء نہ کرنا، کیونکہ فرشتے تمہارے کہے پر آمین کہتے ہیں۔''

اور پھر ارشاد فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَ بِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَ لَہٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَ نَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ))

''اے اللہ! ابوسلمہ (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرما، اسے ہدایت یافتہ لوگوں کے درجہ میں پہنچا، اس کے بعد اس کے پسماندگان میں اس کا قائم مقام بنا، اے تمام جہانوں کے رب! ہماری اور اس کی مغفرت فرما، اس کے لیئے اس کی قبر وسیع کر دے اور اس میں اس کے لیئے روشنی کر دے۔'' (مسلم)

قرضدار کی دُعاء:

---

(19) مالِ معیّنہ کی مقررّہ مدت اور طے شُدہ اقساط میں ادائیگی کی شرط پر آزاد کیئے گئے غلام کو مکاتب کہا جاتا ہے۔ (قمر)

[120] حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب[19] نے انہیں آ کر کہا کہ میں اپنی قِسطوں کی ادائیگی سے عاجز آ گیا ہوں. انہوں نے فرمایا:

''میں تجھے وہ دُعاء سکھلا دوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائی تھی۔ اگر تجھ پر پہاڑ جتنا قرضہ بھی ہو تو اللہ اسے ادا کرا دے گا۔ یہ دُعاء کیا کرو:

((اَللّٰھُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)) (ترمذی ۔ حدیث حسن) (20)

''اے اللہ! مجھے حرام سے حلال کے ساتھ کفایت عطا کر اور اپنے فضل کے ساتھ مجھے اپنے ماسوا سے غنی کر دے۔''

---

(20) جب کہ ایک حدیث میں وارد دعاء کے آخر میں ہے:

((...... اَللّٰھُمَّ ...... اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)) (صحیح مسلم، نیز دیکھیئے: سابقہ دُعاء نمبر ۳۴)

''اے اللہ! ہمارے قرضے ادا کروا دے اور ہمیں فقر سے نکال کر غنی کر دے''۔

اور ایک دُعاء کے آخر میں ہے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ))

''اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

(صحیح بخاری و مسلم وغیرہ نیز دیکھیئے :سابقہ دُعاء نمبر ۸۵)

دَم کرنا

زہریلے جانور کے کاٹے کا دم:

[121] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم ایک سفر میں تھے۔ وہ کسی عرب قبیلہ کے پاس پہنچے اوران کے ہاں مہمان رہنے کی خواہش ظاہر کی۔ اُنھوں نے میزبانی کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی اثناء میں قبیلہ کے سردار کو کسی موذی چیز نے ڈنگ مار دیا۔ اہلِ قبیلہ نے ہر قسم کی چارہ سازی کی مگر اسے کسی چیز سے افاقہ نہ ہوا۔ تب ان میں سے بعض نے کہا کہ مسافرین کی اس جماعت کے پاس جانا چاہیئے ممکن ہے کہ ان میں سے کسی کے پاس علاج کی کوئی تدبیر ہو۔

وہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے جماعت! ہمارے سردار کو کوئی موذی جانور ڈنگ مار گیا ہے۔ ہماری تمام تدابیر اور کوششیں رائیگاں ثابت ہوئی ہیں۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے کہا: اللہ کی قسم! میں دَم کرنا جانتا ہوں لیکن ہم نے جب مہمان ٹھہرنا چاہا تو تم نے میزبانی کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں اس وقت تک دم کرنے والا نہیں ہوں جب تک تم ہمارے لیئے اس کا کوئی عوض مقرر نہ کرو۔ تب ان کے مابین چند بکریوں کے عوض دم

---

(21) پوری سورۂ فاتحہ پڑھنا مراد ہے جو یہ ہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ‌ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ‌ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ‌ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ‌ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ‌ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ‌ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾

کرنے پر صلح ہوگئی۔ وہ صحابی گیا، اس پر تھوکتا جاتا اور سورۂ فاتحہ [21] پڑھتا جاتا۔

سردار کی کیفیت یہ تھی کہ جیسے رسی میں جکڑے ہوئے کسی آدمی کو کھولا جا رہا ہو۔ یہاں تک کہ وہ اُٹھ کر چلنے لگا۔ اسے کوئی تکلیف نہ رہی۔ قبیلہ والوں نے وہ عوضانہ پورا کیا جو طے ہوا تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض نے کہا کہ اسے تقسیم کر لیں۔ وہ صحابی جس نے دم کیا تھا۔ اس نے کہا کہ ابھی کچھ نہ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل کر سارے واقعہ کا ذکر کریں گے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کچھ کریں گے۔ وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سارا ماجرا کہہ سُنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے معلوم نہیں کہ یہ دم ہے؟ پھر ارشاد فرمایا:

''تم اس عوضانہ کو آپس میں تقسیم کرلو اور میرا حصّہ بھی رکھو، ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے۔'' (متفق علیہ)

نظرِ بد کا دم:

[122] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو اس دُعاء کے ساتھ دم کیا کرتے اور فرماتے کہ تمہارے بابا (حضرت ابراہیم علیہ السلام) اسی دُعاء کے ساتھ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو دم کیا کرتے تھے:

((اُعِیْذُ کُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَ هَآمَّةٍ وَ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَآمَّةٍ)) (بخاری)

بقیہ: (21) ''سب تعریف اللہ ہی کے لیئے ہے جو تمام کائنات کا رب ہے۔ نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے، روزِ جزا کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا، جو معتوب نہیں ہوئے اور جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں''۔

’’میں تمہیں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ ہر شیطان، زہریلے کیڑے اور نظرِ بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں‘‘۔(22)

زہر باد وغیرہ کا دم:

[123] اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی اِنسان کسی تکلیف کی شکایت کرتا یا اسے کوئی پھوڑا زخم ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشتِ مبارک کو اس طرح (حضرت سفیان بن عُیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی انگلی کو زمین پر رگڑا اور اُٹھالیا) کر کے یہ دُعاء پڑھتے:

((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا))

’’اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی گرد اور ہمارے تھوک کی بدولت ہمارے مریض اللہ کے حکم سے شفایاب ہوتے ہیں۔‘‘

(بخاری ، مسلم ، ابوداؤد ، نسائی (عمل الیوم وا للیلۃ) ابن ماجہ ، ابن السّنی)

[124] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے:

’’نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل میں سے کسی کو دَم کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے جائے تکلیف کو چھوتے اور یہ دُعاء کرتے:

---

(22) لڑکے کو دَم کرنا ہو تو اُعِیْذُکَ کہیں اور اگر لڑکی ہو تو اُعِیْذُکِ کہیں، اگر دو لڑکے یا ایک لڑکی اور ایک لڑکا اکٹھے ہوں تو اُعِیْذُکُمَا اور اگر لڑکیاں لڑکے حتیٰ کہ سب گھر والے جمع ہوں تو اُعِیْذُکُمْ کہیں۔۔(قمر)

((اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا))

''اے اللہ! لوگوں کے رب، اس تکلیف کو دُور کر اور شفاء عطا فرما کہ صرف تو ہی شافی ہے۔ تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفا نہیں، ایسی شفاء دے جو کسی بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔'' (متفق علیه)

[125] حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی جو انہیں مشرّف بہ اسلام ہونے کے وقت سے مسلسل ہو رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے ہاتھ کو اس جگہ رکھو جہاں درد ہے پھر تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر سات مرتبہ یہ دُعا کرو:

((اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ))

''میں اللہ کی عزّت وقدرت کے ساتھ اس درد سے پناہ مانگتا ہوں، جسے میں محسوس کرتا اور ڈرتا ہوں۔''

ہر مرض سے شفاء:

[126] نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے اور کوئی دوسرا اس کی عیادت کے لیئے آئے اور اس کی موت کا وقت ہی نہ آ چکا ہو اور عیادت کیلئے آنے والا سات مرتبہ یہ دُعا اس کے پاس پڑھے تو اس سے اُسے اللہ ضرور شفاء عطا فرمائے گا:

((اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ

يَّشْفِيَكَ))

''میں عظمت والے اللہ اور عرشِ عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفایاب کرے۔''

(ابوداؤد،ترمذی،ابن حبان،مسنداحمد۔صحیح الجامع:٥٧٦٦)

جب قبرستان میں داخل ہوں:

[127] نبی ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قبرستان میں داخل ہونے کی یہ دُعاء سکھلایا کرتے تھے:

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ)) (مسلم)

''اے شہرِ خموشاں کے باسیو! اہلِ دِیار مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو، ہم اِن شآءاللہ آپ سے ملنے والے ہیں۔ ہم اپنے اور تمہارے لیئے اللہ سے عافیّت کا سوال کرتے ہیں۔''

استسقاء:

[128] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ گریہ کناں لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ نے یہ دُعاء فرمائی تو اسی وقت بادل گھر آئے:

((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعاًنَا فِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ))

''اے اللہ! ہمیں بارانِ رحمت سے سیراب کر، ایسی بارش جو رچتی پچتی،

شاداب کُن، نفع بخش، بے ضرر اور مدت بعد نہیں بلکہ جلدی ہو۔''

(ابوداؤد ، حاکم :صحیح علیٰ شروط الشیخین و واقفہٗ الذھبی و صححه النووی)

[129] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قحطِ باراں کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر لانے کا حکم دیا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے مصلّیٰ (عیدگاہ) میں رکھ دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف جانے کا دن مقرر فرما دیا۔ اس دن جب آفتاب کی شُعاعیں ظاہر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے، منبر پر بیٹھ گئے، اللہ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا:

''تم لوگوں نے خشک سالی کا شکوہ کیا ہے، بارانِ رحمت آنے اور اس دورِ قحط سالی کے ختم ہونے کی خواہش کی ہے۔ اللہ نے حکم دے رکھا ہے کہ تم اس سے دُعاء مانگو اور اس نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ تمہاری دُعاء قبول کرے گا۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھا:

((﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّ بَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ))

''ہر قسم کی تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیئے ہیں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا اور روزِ قیامت کا مالک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غنی ہے اور

ہم فقراء ہیں، ہم پر بارش نازل فرما اور جو تو نے نازل کیا اسے ہمارے لیئے ایک مدت تک کے لیئے قوت وکفایت کا ذریعہ بنا دے۔''

پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگی۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف پیٹھ پھیری اور اپنی چادر کے اُوپر والے کنارے کو نیچے کیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہی لوگوں کی طرف رُخ کیا۔ منبر سے اُترے اور دو رکعت نماز (صلوٰۃ الاستسقاء) پڑھائی۔ اللہ عزّ وجلّ نے بادل پیدا فرمائے، بدلیاں کڑکیں، بجلیاں چمکیں اور اللہ کے حکم سے بارش ہوگئی۔ آپ ﷺ کے مسجد تک پہنچتے پہنچتے بارش کے پانی سے ہر طرف جل تھل ہوگئی۔ جب آپ ﷺ نے لوگوں کو بھاگتے چھپتے دیکھا تو اس طرح کھل کر ہنسے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں نظر آنے لگیں اور فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اس کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''(ابو داؤد)

آندھی کے وقت:

[130] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہوا اللہ کی رحمت ہے جو اپنے ساتھ رحمت لاتی ہے تو کبھی عذاب بھی لے آتی ہے۔ جب تم اس کے آثار دیکھو تو اسے گالی مت دو اور اس کی خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔''

(ابو داود، ابنِ ماجه، مسنداحمد و صححه النووی)

[131] جب تیز وتند ہوا چلتی تو آپ ﷺ یہ دُعاء فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ

مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ)) (مسلم)

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر اِس میں موجود خیر اور اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور میں اس کے شر، اس میں موجود شر اور اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔''

گھٹائیں یا بادل دیکھ کر:

[132] نبی کریم ﷺ جب آسمان کے اُفق پر کچھ آثار دیکھتے تو کام کرنا ترک کر دیتے اگرچہ نماز ہی کیوں نہ پڑھ رہے ہوتے اور یہ دُعاء فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا))

''اے اللہ! میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

اور اگر بارش ہونے لگتی تو یہ فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا هَنِيْئًا))

(ابو داوٗد، نسائی، ابن ماجه)

''اے اللہ حسبِ ضرورت اور رچتی پچتی ہو۔''

بجلی کے کڑکنے پر:

[133] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب بجلی کی کڑک سُنتے تو بات چھوڑ کر یہ پڑھتے:

((سُبْحَانَ الَّذِیْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِہٖ))

''پاک ہے وہ ذات کہ بجلی اور فرشتے بھی جس کے ڈر سے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔''

بارش کے وقت کی دُعائیں:

[134] حضرت زید بن خالد جُہنی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جبکہ رات بارش ہو چکی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف رُخ کیا تو فرمایا:

''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے''؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے کہا ہے کہ میرے بندوں میں سے کچھ مجھ پر ایمان لانے والے اور کچھ میرے ساتھ کفر کرنے والے ہو گئے ہیں۔ جس نے یہ کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی ہے، وہ مجھ پر ایمان لانے والا اور ستارے کے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور جس نے یہ کہا کہ فلاں ستارے کی تاثیر سے بارش ہوئی ہے وہ میرے ساتھ کفر کرنے اور ستارے پر ایمان لانے والا ہے۔'' (متفق علیه)

[135] حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دِن ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ درآنحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس آدمی نے کہا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ''مال ہلاک اور راستے منقطع ہو گئے ہیں۔ لہٰذا اللہ سے دُعاء کریں کہ وہ بارش نازل فرمائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور یہ دُعاء کی:

((اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا))

”اے اللہ، ہم پر بارش برسا، اے اللہ ہم پر بارش برسا۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! آسمان پر کوئی گھٹا یا بادل کے ٹکڑے نظر نہ آتے تھے۔ اور نہ ہی ہمارے اور جبل سلع کے مابین کوئی فصیل یا مکان حائل تھا۔ جبلِ سلع کے پیچھے سے گھٹا اٹھی اور وسط آسمان میں آ کر پھیل گئی اور ایسی بارش ہوئی کہ پورا ہفتہ ہم سورج نہ دیکھ پائے۔ اگلے جمعہ پھر اسی دروازے سے ایک آدمی داخل ہوا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مال ہلاک اور راستے منقطع ہو گئے۔ اللہ سے دُعاء فرمائیں کہ وہ بارش روک لے۔

نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھائے اور یہ دُعاء فرمائی:

((اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ))

(متفق علیہ)

”اے اللہ! ہمارے اِردگرد برسا نہ کہ ہم پر، اے اللہ! پہاڑیوں کی چوٹیوں اور ٹیلوں پر برسا، وادیوں کے دامنوں اور درختوں کے جنگلات پر برسا۔“

”اسی وقت مطلع صاف ہو گیا اور ہم باہر نکل کر دھوپ میں چلنے لگے۔“ (23)

چاند دیکھنے کی دُعا:

[136] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلے دن چاند دیکھتے تو یہ دُعاء فرمایا کرتے تھے:

---

(23) ایک حدیث میں ہے کہ بارش کے وقت دعاء قبول ہوتی ہے۔

(مسندشافعی، معرفة السنن والآثار بیھقی۔ الصحیحه: ۱٤٦٩، صحیح الجامع: ۱۰۳۷)

((اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللّٰہُ)) (ترمذی، دارمی،صحیح ابن حبان)

''اللہ سب سے بڑا ہے،اے اللہ! تو اس چاند کو ہمارے لیئے امن وایمان، سلامتی واسلام اور اپنے محبوب وپسندیدہ اعمال کی توفیق کا پیامبر بنا۔اے ہلال! ہمارا(24) اور تیرا رب اللہ ہے۔''

سفر کی دُعائیں:

[137] نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص سفر کا ارادہ کر کے نکلے وہ پیچھے رہنے والوں کے لیئے یہ دُعاء کرے:

---

(24) تنبیہہ: اکثر لوگ دعا کرتے وقت منہ کو قبلہ کی طرف رکھنے کا التزام کرتے ہیں اور یہی معاملہ قبروں کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے۔حالانکہ یہ سب شریعت کی رُو سے جائز نہیں جیسا کہ ارشاد ہے: ((لَا یُسْتَقْبَلُ بِالدُّعَآءِ اِلَّا مَا یُسْتَقْبَلُ بِالصَّلٰوۃِ)) ''نماز کے علاوہ کسی دعا کے وقت قبلہ رُو ہونے کا التزام نہ کیا جائے''۔

ابن ابی شیبہ نے کیا خوب روایت نقل کی ہے:((عَنْ علی رضی اللہ عنہ قال: اِذَا رَاَی الْھِلَالَ فَلَا یَرْفَعُ اِلَیْہِ رَاْسَہٗ اِنَّمَا یَکْفِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ))(۱۲/۸/۱۱)

''جب چاند دیکھا جائے تو اس کی طرف سر اٹھا نہ رکھا جائے بلکہ آدمی کا ربِّی وربّک اللہ کہہ دینا کافی ہے۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ چاند کی طرف منہ کیئے کھڑے ہونے کو ناپسند کرتے۔چاند دیکھ لیا اب اپنی راہ لے اور دعا کرے: اللہ اکبر......(البانی)

((اَسْتَوْدِ عُکُمُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ))

''میں تمہیں اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کی سپرد داری میں آئی ہوئی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔'' (25)

(ابن ماجہ ، نسائی عمل الیوم واللّیلۃ ، ابن السّنی ، احمدو حسّنہٗ الحافظ)

[138] رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

''جب کوئی چیز اللہ کے سپُرد کردی جائے تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔''

(احمد ، ابن حبان)

[139] حضرت سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی سفر کا ارادہ کرتا تو حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما اسے کہتے: ''میرے قریب آؤ تا کہ میں تمہیں اُس طرح الوداع کروں جس طرح ہمیں رسول اللہ ﷺ الوداع کیا کرتے تھے اور پھر کہتے:

((اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَ اَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ))

''میں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے خواتیم عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی آدمی کو الوداع کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ آپ ﷺ کا ہاتھ نہ

(25) ارشادِ نبوی ﷺ ہے: مظلوم، مسافر اور بچے کے لیئے باپ کی دعا قبول ہوتی ہے اور ایک حدیث میں مظلوم کی جگہ روزہ دار آیا ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، الادب المفرد امام بخاری، مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الاحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی عن انس رضی اللہ عنہ۔الصحیحہ حدیث:۵۹،۱۷۹۷)

چھوڑ دے۔ آگے یہی دُعاء ذکر کی گئی ہے۔ (ترمذی ۔ حدیث حسن)

[140] نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! میں سفر پر جارہا ہوں مجھے توشۂ سفر عنایت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى))

''اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا توشہ بنادے۔''

اس نے کہا: مزید کچھ، آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَغَفَرَ ذَنْبَكَ))

''اور تیرے گناہوں کی مغفرت فرمائے''۔

اس نے کہا: کچھ اور، تو فرمایا:

((وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ))

''تو جہاں بھی ہو اللہ حصولِ خیر کو تیرے لیئے آسان کردے۔''

(ترمذی ، حدیث حسن)

[141] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آکر کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں سفر پر جارہا ہوں۔ مجھے وصیت فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ))

---

(26) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا))(بخاری)

''ہم جب چڑھائی چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب ڈھلان کی طرف اترتے تو سبحان اللہ کہتے''۔(قمر)

''خوفِ الٰہی اتیار کرو اور بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کہو۔'' (26)

جب وہ آدمی جانے لگا تو آپ ﷺ نے یہ دُعاء فرمائی:

((اَللّٰھُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَ هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ))

''اے اللہ! اس کے لیے مسافت لپیٹ کر کم اور سفر آسان کردے۔''

(ترمذی ، حدیث حسن و صححه ابن حبان و الحاکم)

جانور پر سواری کی دُعائیں:

[142] حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا جن کی سواری کے لیئے جانور لایا گیا۔ جب انہوں نے پائیدان پر اپنا پاؤں رکھا تو بِسْمِ اللہ کہا جب اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور پھر پڑھا:

((﴿سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾))

''پاک ہے وہ ذات جس نے یہ جانور ہمارے ماتحت کردیا ورنہ ہم اس کی طاقت رکھنے والے نہیں تھے اور ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔'' (سورة الزخرف : ١٣-١٤)

پھر تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا۔ اس کے بعد تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا، بعد میں یہ دُعاء کی:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ))

''تو پاک ہے، اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے، تو میری مغفرت

فرما دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں''۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ ہنس دیئے، کہا گیا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہا! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ فرمایا: میں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا جیسے میں نے کیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے تھے۔ میں نے پوچھا تھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز پر ہنسے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ سُبحانہ وتعالیٰ کو اپنے بندے پر تعجب آتا ہے۔ جب وہ کہتا ہے: اے اللہ! مجھے میرے گناہ بخش دے، وہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہ بخشنے والا کوئی نہیں۔''

(ابو داؤد، نسائی، ترمذی، حدیث حسن صحیح وصححه ابن حبان والحاكم والنووی)

[143] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی طویل سفر پر جانے کے لیئے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ پڑھتے:

((﴿سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾

(سورة الزخرف:١٣،١٤)

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّوَ التَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ

وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ))

''اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی وتقویٰ اور تیری رضا کے عمل کا سوال کرتے ہیں، اے اللہ! ہم پر یہ سفر آسان فرما دے اس کی مسافت کو لپیٹ دے۔تو سفر میں ہمارا ساتھی اور اہل میں ان کا محافظ ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقّت ،منظر کی کلفت اور اہل و مال میں سوء انقلاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

جب آپ ﷺ سفر سے واپس پہنچتے تب بھی یہ دُعا فرماتے اور ان چند کلمات کا اضافہ فرماتے:

((آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ))

''ہم لوٹنے والے،توبہ کرنے والے،عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد وثناء کرنے والے ہیں۔''

[144] ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب پہاڑی گھاٹیوں پر بلندی کی طرف چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے۔ اور جب ڈھلوانوں سے اُترتے تو سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتے تھے۔

(ابوداؤد ، بخاری بلفظ آخر دیکھیۓ حاشیہ حدیث:۱۴۱)

ٹھہرنے کی منزل پر؛ زہریلے کیڑوں اور موذی جانوروں سے حفاظت کی دُعاء:

[145] رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ دورانِ سفر کسی منزل پہ پڑاؤ کرتے

وقت جو شخص یہ دُعاء کر لے، اسے کوئی موذی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی یہاں تک کہ وُہ اس جگہ سے کُوچ نہ کر جائے:

((اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))

''میں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ اس کی ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔'' (مسلم)

خوردونوش کی دُعائیں:

اللہ ربّ العزّت کا فرمان ہے:

﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰه اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾

''اے ایمان والو! ہمارے دیئے ہوئے پاکیزہ رزق کو کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم صرف اسی اللہ ہی کی عبادت کرتے ہو۔'' (سورة البقرہ:۱۷۲)

[146] رسول اللہ ﷺ نے (حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما کو) فرمایا:

''اے میرے بیٹے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے سامنے سے کھاؤ''۔ (متفق علیه)

[147] رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی شخص کھانا شروع کرتے وقت ذکرِ الٰہی بھول جائے تو (یاد آنے پر) کہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ آخِرَهٗ))(ترمذی ، حدیث حسن صحیح)

''اِس کے اوّل و آخر میں اللہ ہی کے نام کے ساتھ۔''

[148] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانے میں سے کبھی

عیب نہیں نکالا، اگر خواہش و رغبت ہوتی تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔ (متفق علیہ)

[149] رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''اللہ اس بندے پر راضی ہوتا ہے جو کھانے کا ہر لقمہ کھائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور پانی کا گھونٹ پیئے تو اس پر بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے''۔ (مسلم)

[150] رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

جو شخص کھانا کھا کر یہ دُعاء کرے اللہ اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیتا ہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ))

(ترمذی، حدیث حسن و وافقہٗ ابن حجرو رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ)

''ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لیئے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر (اپنے فضل) سے مجھے یہ رزق دیا۔''

[151] ایک ایسے شخص سے روایت ہے جسے نبیٔ اکرم ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل رہا۔ وہ سُنا کرتا تھا کہ جب کھانا آپ ﷺ کے قریب کیا جاتا تو آپ ﷺ بِسْمِ اللّٰہ پڑھتے اور جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو یہ دُعاء فرماتے:

((اَللّٰھُمَّ اَطْعَمْتَ وَاَسْقَیْتَ وَاَغْنَیْتَ وَاَقْنَیْتَ وَھَدَیْتَ وَاَحْیَیْتَ لَکَ الْحَمْدُ مَا اَعْطَیْتَ)) (27)(نسائی وابن السّنی)

(27) کھانا کھانے کے بعد انگلیاں کا چاٹنا سنّت وثابت ہے اور اس کے بارے میں حقارت آمیز لہجہ اختیار کرنا گستاخیٔ رسول ﷺ کے مترادف ہے۔ (قمر)

''اے اللہ! تو نے کھلایا، پلایا، صاحبِ دولت وثروت کیا، تو نے ہدایت دی اور زندہ رکھا۔ ان نعمتوں پر ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیئے ہے۔''

[152] نبیٔ اکرم ﷺ کا دسترخوان اُٹھایا جاتا تو آپ ﷺ یہ دُعاء کرتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكاً فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَ لَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا)) (28)

''ہر قسم کی بے شمار، عمدہ، مبارک، لاتعداد اور لاانتہا تعریفیں اللہ ہی کے لیئے ہیں اور اے ہمارے رب! تیری تعریفوں سے کسی کو استغناء نہیں۔'' (بخاری)

ضیافت کے بعد:

[153] حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے ہاں مہمان ٹھہرے، ہم نے کھانا اور وطبہ (29) آپ ﷺ کے قریب کیا۔ آپ ﷺ نے ان میں سے کھایا۔ پھر آپ ﷺ کو کھجوریں دی گئیں، آپ ﷺ کھجور کھا کر اس کی گٹھلی انگشتِ

(28) ایک معروف دعا یہ ہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ))

(ابوداؤد، ابن ماجہ، عمل الیوم واللیلۃ نسائی، ابن السنّی) سے حافظ ابن حجرؒ نے تو حسن قرار دیا ہے۔ جبکہ شیخ البانیؒ نے اسے ضعیف شمار کیا ہے۔ (تحقیق الکلم الطیب، ص۱۰۲ و مشکوٰۃ ۲/۱۲۱۶) (قمر)

(29) وَطبہ، حیس۔ ایک عربی کھانے کا نام ہے جو کھجور، پنیر اور گھی کی آمیزش سے تیار ہوتا ہے۔ (البانی)

شہادت اور ساتھ والی انگلی کے درمیان گراتے۔ پھر پانی دیا گیا جس سے آپ ﷺ نے نوش فرما کر اپنی دائیں جانب بیٹھے شخص کو دے دیا۔ آپ ﷺ جانے لگے تو میرے باپ نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کی کہ ہمارے لیئے دُعاء فرمائیں، تب آپ ﷺ نے یہ دُعاء فرمائی:

((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ)) (مسلم)

''اے اللہ! انہیں تو نے جو رزق دیا ہے اس میں برکت عطا، کر ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر۔''

[154] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف فرما ہوئے۔ وہ روٹی اور زیتون کا تیل لائے۔ آپ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا اور یہ پڑھا:

((اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰئِکَةُ)) (ابوداؤد، وغیرہ)

''تمہارے ہاں روزدار افطاری کرتے رہیں، تمہارا کھانا ابرار کھائیں اور فرشتے تمہارے لیئے دُعائے مغفرت کرتے رہیں۔''

السلام علیکم:

[155] حضرت عبداللہ بن عَمر و رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: بہترین اسلامی اوصاف کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ کہ تو کھانا کھلائے اور ہر کسی کو سلام کہے چاہے کسی کو جانتا ہو یا ناواقف

ہو۔'' (متفق علیه)

[156] رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ ایمان دار نہ بن جاؤ اور اس وقت تک ایماندار نہیں بن سکتے جب تک کہ تم باہم محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتادوں جس پر عمل پیرا ہونے سے تم باہم محبت کرنے والے بن جاؤ؟ سلام کہنا عام کردو۔'' (مسلم)

[157] حضرت عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''تین کام ایسے ہیں کہ جس نے ان کو معمول بنالیا وہ ایماندار ہو گیا:

① اپنے نفس سے انصاف کرنا۔ ② دنیا میں السلام علیکم کو عام کرنا۔

③ تنگدستی میں فی سبیل اللہ خرچ کرنا۔''

(بخاری ، الایمان ،ابن ابی شیبه، ابن حبان فی روضة العقلاء)

ہنگ لگے نہ پھٹکڑی:

[158] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے السلام علیکم کہا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''دس'' (30) پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا آپ ﷺ نے جواب دیا وہ بیٹھ گیا تو فرمایا: ''بیس'' پھر تیسرا شخص آیا تو اس

---

(30) پہلے آدمی نے سنگل السلام علیکم کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دس نیکیاں لے گیا۔ دوسرے نے ورحمۃ اللہ بھی کہہ کر سلام کو ڈبل کر دیا تو اسے بیس نیکیوں کا مستحق قرار دیا اور تیسرے نے وبرکاتہ کو بھی ساتھ لگا کر سلام کو ٹرپل کر دیا تو اسے تیس نیکیوں کا ثمرہ سنایا۔ (قمر)

نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا اور اس کے بیٹھنے پر فرمایا: ''تیس''

(ترمذی ، حدیث حسن وحسنہٗ البیہقی وابن حجر)

آدابِ سلام:

[159] رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''اللہ کے ہاں لوگوں میں سے اولیٰ وہ شخص ہے جو دوسروں کو سلام کہنے میں سبقت کرے۔''(31) (ترمذی حدیث حسن)

[160] نبی ﷺ سے روایت ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں:

''اگر چند آدمی مل کر جا رہے ہوں اور ان میں سے ایک آدمی السلام علیکم کہہ دے تو یہی کافی ہے۔ اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے بھی ایک آدمی کا جواب کفایت کر جاتا ہے۔'' (ابو داؤد ، احمد، بیہقی)

[161] حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نبی ﷺ کھیل کود میں مشغول بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کہا۔'' (بخاری)

---

(31) اگر کوئی شخص کسی کو سلام پہنچوائے اور پہنچانے والا کہے کہ فلاں نے تمہیں سلام کہا ہے تو جسے پہنچایا گیا ہو اسے چاہیئے کہ یوں کہے: عَلَیْکَ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ۔ ''تم پر اور اس (پہنچوانے والے) پر بھی سلام''۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، سنن وعمل الیوم واللیلۃ نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد، ابن السنّی، جامع الاصول: ۲۶۷۸ عن عائشہ وخدیجہ وعن رجل من بنی تمیم)

[162] رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(32) آدابِ اسلام کے ضمن میں ہی چند دیگر امور بھی پیشِ نظر رکھیں کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ،فَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهِ)) (صحیح مسلم)

''یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب تم راستے میں کسی سے ملو تو اسے اپنے لیئے راستہ چھوڑنے پر مجبور کر دو (تا کہ وہ تنگ جگہ سے گزرے)

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ))(صحیح بخاری ومسلم)

''جب تمہیں کوئی اہلِ کتاب سلام کرے تو اس کے جواب میں صرف وعلیکم کہو۔''

رسالت مآب ﷺ کا ارشاد ہے:

((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ،وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ،وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ(وفی روایۃ للبخاری)يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ))(بخاری ومسلم)

''سوار شخص پیدل کو، پیدل آدمی بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کہیں (اور بخاری کی ایک روایت میں ہے) بچہ بڑے کو سلام کہے''۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں کفار و مسلمین ملے جلے بیٹھے تھے تو نبیٔ اکرم ﷺ نے انہیں سلام کہا۔(بخاری ومسلم)

نبی ﷺ نے جب روم کے بادشاہ ہرقل کو مکتوبِ گرامی لکھا تو اس کا آغاز یوں کیا:

((مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ اِلٰى هِرَقْلَ،عَظِيْمِ الرُّوْمِ:سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى)) (بخاری ومسلم)

''اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے عظیم روم ہرقل کی طرف، سلام پر جس نے راہِ ہدایت کی پیروی کی''۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ غیر مسلم کو پہلے سلام نہ کہیں اگر وہ کہے تو جواباً صرف وعلیکم کہیں۔ جہاں کفار و مسلمین ملے جلے موجود ہوں وہاں (مسلمانوں کی نیّت سے) سلام کہنا جائز ہے۔اور اگر کسی غیر مسلم کو خط لکھیں تو ((سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى))۔لکھیں۔معروف سلام نہ لکھیں۔(قمر)

''تم میں سے کوئی جب مجلس میں پہنچ جائے تو سلام کہے اور اگر اسے بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے۔ پھر جب اُٹھے تو اسے چاہیئے کہ پھر سلام کہے۔ پہلا سلام آخری سے زیادہ حقدار نہیں ہے''۔(32) (ترمذی ، حدیث حسن)

چھینک اور جمائی:

[163] نبیٔ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔تم میں سے کوئی جب چھینک مارے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو سننے والے ہر مسلمان(33) پر واجب و حق ہے کہ وہ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ (اللہ تم پر رحم کرے) کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔تم میں سے کسی کو جب جمائی آئے تو اسے روکنے کی مقدور بھر کوشش کرے۔ کیونکہ جب کوئی جمائی لے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔(34) (بخاری)

[164] نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی جب چھینک مارے تو اسے چاہیئے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور اس کے بھائی یا دوست کو چاہیئے کہ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ

(33) ((کَانَ حَقًا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ)) ''سننے والے ہر مسلمان پر حق ہے''۔ یہ جزوِ حدیث ہر سننے والے کے ((یَرْحَمُکَ اللّٰہُ)) کہنے کا واضح ثبوت ہے اور جو عام مشہور بات یہ ہے کہ یہ بھی حدیث ۱۶۰ میں مذکور سلام اور جوابِ سلام کی طرح فرض کفایہ ہے صرف ایک آدمی کا ((یَرْحَمُکَ اللّٰہ)) کہہ دینا ہی بقیہ لوگوں سے کفایت کر جاتا ہے اس کی کوئی دلیل نہیں۔(البانی)

(34) چھینک مارنے والے کے لیئے مسنون یہ ہے کہ منہ پر ہاتھ رکھ کر آواز کو کم کرے۔(ابو داؤد و ترمذی) اور جمائی کے وقت بھی منہ پر ہاتھ رکھے۔(بخاری و مسلم ،ابو داؤد ،مسند احمد)

کہے۔اس کے یہ کہنے کے بعد چھینک مارنے والے کو چاہیئے کہ یہ کہے:

﴿يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ﴾

''آپ کو اللہ ہدایت دے اور صالح البال کرے۔'' (بخاری)

ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ))

''ہر حال میں ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیئے ہے۔''

[165] رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

---

(35) چھینک مارنے اور اسکا جواب دینے کے آداب میں سے ہی یہ بھی ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم چھینک مارے اور چاہے وہ الحمد للہ بھی کہے۔آپ اسے صرف یہ کہیں: ((يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)) ''اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اصلاح کرے''۔(ابو داؤد و ترمذی۔صحیح)

تین مرتبہ چھینک مارنے والے کی تحمید کا جواب دینا مسنون ہے اور اگر وہ زیادہ مرتبہ چھینکیں مارے تو وہ صحت نہیں بلکہ زکام کی علامت ہے۔(اس کے جواب کی ضرورت نہیں)(الادب المفرد امام بخاری،ابوداؤد،ابن السنّی،صحیح الجامع:٦٩٧،مشکوٰۃ:٤٧٤٣)

جبکہ ایک حدیث کی رو سے تین یا تین سے زیادہ مرتبہ چھینکنے پر بھی جواب دینے کی اجازت ہے(لیکن ضروری نہیں)(ابوداؤد،ترمذی،ابن السنّی،حسن لغیرہ۔مشکوٰۃ:٤٧٤٢ للتفصیل فتح الباری١٠/٦٠٤،٦٠٥)

اگر کسی کو نماز میں چھینک آجائے تو بعض تابعینؒ کے آثار کی رو سے دل میں صرف الحمد للہ کہہ لیں۔البتہ نفلی نماز میں یہ شرط نہیں، کیونکہ جس حدیث میں ایک صحابی کے نماز میں: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ))(ابوداؤد،ترمذی،ابن السنّی،جامع الاصول:٣٣٣٦) کہنے کا ذکر آیا ہے۔اسے انہوں نے نفلی نماز پر محمول کیا ہے۔(حاشیہ عمل الیوم واللیلۃ ابن السنّی مترجم اردو طبع کراچی۔ترجمہ حافظ محمد الیاس صاحب۔الفجیرہ۔متحدہ عرب امارات) موصوف چند ماہ پہلے وفات پا گئے ہیں رَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاهُ رَحْمَةً وَاسِعَةً (قمر)

تم میں سے کوئی چھینک مار کر ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ)) کہے تو تم ((یَرْحَمُكَ اللّٰہُ)) کہو اور اگر وہ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ)) نہ کہے تو تم بھی جواب نہ دو۔(35)

(مسلم)

نکاح و بیاہ

خطبۂ نکاح:

[166] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبۂ حاجت سکھلایا:

((اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ سَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ یَّہْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِ لَہٗ وَأَشْہَدُ أَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَأَشْہَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

﴿ یَاأَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (سورۂ آلِ عمران: ۱۰۲)

﴿ یَاأَیُّھَاالنَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْہَا زَوْجَہَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالاً کَثِیْراً وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْباً﴾

(سورة النسآء: ۱)

﴿ یَاأَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوااللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُصْلِحْ لَکُمْ أَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ االلّٰہَ

وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴾ (سورۃ الاحزاب :۷۰،۷۱)

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے،ہم اسی کی حمد و ثناء کرتے ہیں،اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔اپنے نفس کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔جسے وہ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی ہادی نہیں بن سکتا۔میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

''اے لوگو!اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں،اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو،بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔''

''اے ایمان والو!اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیئے اور دیکھو تم مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔''

''اے ایمان والو!اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی باتیں کیا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرما دے اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا اس نے بڑی مراد پائی۔''

(بخاری ،مسلم ، ابوداؤد ، ترمذی)

شادی کی مبارک:

[167] نبی کریم ﷺ جب کسی کو اس کی شادی کی مبارکباد دیتے تو یہ فرماتے:

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ))

''اللہ تعالیٰ تیرے لیئے مبارک کرے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو بھلائی میں اکٹھا کرے۔''

(ترمذی ، حدیث حسن صحیح علیٰ شرطِ مسلم کما قال الحاکم ووافقہٗ الذہبی)

آدابِ زفاف اور صالح اولاد:

[168] نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی جب کسی عورت سے شادی کرے یا غلام خریدے تو یہ دُعاء کرے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسئَلُكَ خَیْرَھَا وَ خَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْهِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْهِ))

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی اور اس کی جبلّت وفطرت کی بھلائی چاہتا ہوں اور تجھ سے اس کے اور اس کی جبلّت کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔''

اور جب اونٹ خریدے تو اس کی کوہان کی چوٹی کے بال پکڑ کر یہ دُعاء کرے۔ (ابوداؤد ، ابن ماجہ)

[169] نبیٔ اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ:

''تم میں سے کوئی اگر اپنی بیوی سے جماع کرنے سے پہلے یہ دُعاء کرلے:

((بِسْمِ اللهِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا))

''اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور تو ہمیں جو اولاد دے اسے بھی

شیطان سے بچانا۔''

تو ان کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا شیطان اُسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

(متفق علیه)

بچّے کی ولادت پر

آذان:

(36) بچے کے دائیں کان میں آذان سے متعلقہ روایات کو بعض اہلِ علم نے جمع کر کے ان کی اسناد پر کلام کیا ہے۔

(دیکھیے: رساله بذل المجهود فيما ورد من الآذان والاقامة فى اذنى المولود شيخ بسام، الخبر)

تاہم ہمارے بعض ساتھیوں نے لکھا ہے کہ یہ حدیث ابوداؤد، بیہقی، مستدرک حاکم، مسند احمد اور معجم طبرانی کبیر میں بھی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور طبرانی نے صحیح کہا ہے جبکہ امام ذہبی اور علّامہ البانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ لیکن امام ترمذی نے اس امر کی صراحت فرمائی ہے کہ اس پر عمل ثابت ہے۔ (الضعيفه للالبانى ٤٩٣/١، ترمذى: ١٥١٤، مسند احمد٦/ ٩، ٣٩١ طبرانى ٩٢٦/١ بچوں کی تربیت کیسے؟ تالیف: انصار زبیر محمدی، مراجعہ شیخ غازی عزیر، ص ٣٠) جبکہ ہمارے فاضل دوست ابوعبدالرحمٰن شیخ شبیر بن نور نے تہذیب الاطفال کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ علّامہ البانی نے اس حدیث کو (ارواء الغليل ٤/ ٤٠٠-٤٠١ میں) حسن کہا ہے اور یہ تمام فقہاء و محدثین کے نزدیک قابلِ عمل ہے۔

رہا معاملہ بچے کے بائیں کان میں اقامت کہنے کا! تو اس سلسلہ میں کوئی حدیث صحیح تو کیا حسن بھی نہیں اور عمل اليوم والليلة ابن السنّى: ٦٢٣ نيز شعب الايمان بيهقى: ٧٦٢٠ والی احادیث میں سے پہلی موضوع و من گھڑت اور دوسری سخت ضعیف و نا قابلِ استدلال ہے لہٰذا نومولود کے بائیں کان میں اقامت کہنے کا حکم ثابت نہیں ہے۔ (للتفصيل: الضعيفه ٣٢٩/١-٣٣١ وبذل المجهود، ص ٧-٨، تهذيبِ اطفال، ص ٣٣-٣٤) (قمر)

[170] حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ جب حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے (حضرت) حسن بن علی (رضی اللہ عنہما) کو جنم دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں آذان کہی۔ (ترمذی ، حدیث حسن صحیح) (36)

گھٹّی:

[171] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''نومولود بچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیئے برکت کی دُعاء فرماتے اور انہیں گھٹی دیتے۔''

(مسلم ، ابوداؤد ، علیٰ شرط الشیخین)

عقیقہ:

[172] حضرت عمر و بن شعیب سے ان کے باپ سے، ان کے دادا سے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ولادت کے ساتویں دن بچّے کا نام رکھنے، سر کے بال اتارنے (اور ان کے برابر چاندی صدقہ کرنے (37)) اور عقیقہ کرنے کا حکم دیا۔''(ترمذی ، حدیث حسن)(38)

---

(37) چاندی صدقہ کرنے والی حدیث مسند احمد ۳۰۲/۶، ۳۹۰ میں اور حسن الشواہدہ ہے۔ الشرح الممتع للعثیمین ۵۴۰/۷۔۵۴۱

(38) مسند احمد میں ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے (احمد ،صحیح الجامع الصغیر ،حدیث:۴۰۱۲،ارواء الغلیل ،حدیث:۱۱۵۲، فتح الباری ۵۹۲/۹) (قمر)

(39) یہ حدیث صحیح ہے اور ساتویں دن سے قبل نام رکھنے کے جواز پر دلالت کرتی ہے ورنہ افضل وہی ہے جس کا ذکر اس سے پہلی حدیث میں ہے۔(البانی)

[173] نبیٔ اکرم ﷺ نے اپنے لختِ جگر ابراہیم رضی اللہ عنہ، ابوموسی کے بیٹے ابراہیم، ابوطلحہ کے بیٹے عبداللہ اور ابواسید کے بیٹے منذر رضی اللہ عنہم کی ولادت کے وقت ان کے نام رکھے۔(39)

اللہ کے محبوب نام:

[174] رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ (مسلم)

[175] نبی کریم ﷺ نے مکروہ ناموں کو اچھے ناموں سے بدل دیا۔ زینب کا نام برّہ تھا اسے کہا گیا کہ وہ خودستائشی کرتی ہے اس کا نام زینب رکھ دیا۔ آپ ﷺ یہ کہا جانا مکروہ سمجھتے تھے کہ ''وہ برّہ (نیکوکار) کے ہاں سے نکلا۔'' آپ ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا حزَن (مشکل) فرمایا تیرا نام سہل ہے اور عاصیہ (نافرمان) کا نام بدل کر جمیلہ رکھ دیا۔ ایک آدمی سے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا، اصرم (مفلس محتاج) آپ ﷺ نے فرمایا تیرا نام زُرعہ (بیج وکھیتی) ہے اور عفرہ (خاکزار) نامی قطعۂ زمین کو خضرہ (سبزہ زار) کا نام دیدیا۔

(مسلم، سُنن ابی داؤد فی الادب، طبرانی فی المعجم الصغیر)

(40)

مُرغ، گدھے اور کتے کی آواز سن کر:

[176] نبیٔ اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

(40) ناموں کو بدلنے کی یہ تفصیل صحیح احادیث میں موجود ہے جو حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (۵۷۷/۱۰) میں بھی ذکر کی ہے۔ (قمر)

’’جب تم گدھے کی ہنہناہٹ سنو تو ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) پڑھو، اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔ اور جب مُرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو، اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔‘‘

(متفق علیه)

[177] رسول اللہ کا ارشادِ گرامی ہے:

’’جب تم رات کو کتے کا بھونکنا اور گدھے کا ہنہنانا سنو تو ان سے اللہ کی پناہ طلب کرو (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ ... پڑھو) وہ ایسی چیز دیکھتے ہیں جسے تم نہیں دیکھ رہے ہوتے۔‘‘ (ابوداؤد ، مسنداحمد ، الادب المفرد ، ابن السنّی)

مجلس سے اُٹھتے وقت:

[178] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور بکثرت باتیں کرے اور اُٹھنے سے پہلے یہ دُعاء پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی وہ تمام خطائیں معاف کر دیتا ہے جو انجانے میں اس سے سرزد ہوگئیں:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ))

’’اے اللہ! تو اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہے میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے مغفرت طلب کرتا اور تیری طرف متوجہ ہوتا (توبہ کرتا) ہوں۔‘‘

(ترمذی ، حدیث حسن صحیح ، ابن حبانِ حاکم ، علیٰ شرطِ

مسلم و وافقہٗ الذھبی)

[179] دوسری حدیث میں ہے:

’’اگر کسی نیک مجلس میں ہوگا تو یہ دُعاء بھی اُسی کے تابع ہو جائے گی۔ اور اگر کسی مخلوط مجلس میں ہوگا تو یہ دُعاء اس کا کفارہ بن جائے گی۔‘‘

(نسائی ، طبرانی، حاکم ، علیٰ شرطِ مسلم ووافقه الذھبی)

لمحۂ فکریہ

[180] رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

’’کوئی قوم جب کسی ایسی مجلس سے اُٹھے جس میں انہوں نے اللہ کا سرے سے ذکر ہی نہ کیا ہو تو وہ گویا گدھے کی مُردار سے اُٹھے ہیں۔ اور وہ مجلس ان کے لیئے باعثِ حسرت ہے۔‘‘

(ابو داؤد ، حاکم ، علیٰ شرطِ مسلم و وافقه الذھبی)

[181] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

’’رسول اللہ ﷺ کم ہی کسی مجلس سے یہ اَدعیہ کیئے بغیر اُٹھتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ مَعَاصِیْكَ وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا مَصَائِبَ الدُّنْیَا اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَكْبَرَ هَمِّنَا

وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا))

''اے اللہ! ہم میں تقسیم کر دے، اپنی خشیت جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، اپنی اطاعت جو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور یقین جو ہم پر مصائبِ دُنیا کو ہلکا کر دے۔ اے اللہ! تو جب تک زندہ رکھے ہمیں ہمارے کانوں، آنکھوں اور قوت سے فائدہ پہنچا اور اسے ہم سے موروثی بنا۔ جو ہم پر ظلم کرے اس کا بدلہ دلا، جو ہم سے عداوت کرے اس کے خلاف ہماری مدد فرما، ہماری مصیبت کو ہمارے دینی امور میں حارج نہ کر دینا اور دنیا کو ہمارے لیئے سب سے بڑا غم اور انتہائے علم نہ بنا، اور ہم پر ایسا کوئی شخص مسلّط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔''

(ترمذی حدیث حسن، ابن السنّی، حاکم، علیٰ شرط البخاری ووافقه الذهبی)

غصہ کے وقت:

اللہ رب العزّت کا فرمان ہے:

﴿وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (سورۂ حمٓ السجده: ۳۶)

''اور اگر شیطان تمہیں اُکسانے بہکانے لگے تو اللہ سے پناہ مانگو بے شک وہ (اللہ) سُننے والا اور جاننے والا ہے۔''

[182] حضرت سلیمان بن صُرَد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا

تھا جبکہ دو آدمی ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سُرخ اور گردن کی رگیں پھول گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں ایک کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ کافور ہو جائے اور وہ کلمہ: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) ہے۔''

(متفق علیہ)

مصیبت زدہ کو دیکھ کر:

[183] نبیٔ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دُعاء پڑھے، اللہ اسے اس مصیبت میں مبتلا نہیں کرے گا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا)) (ترمذی)

''تمام تعریفیں اس ذات کے لیئے ہیں جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تجھے مبتلا کر رکھا ہے اور جس نے مجھے کثیر مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔''

بازار میں: دس لاکھ......

[184] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص بازار میں داخل ہوا اور یہ دُعاء پڑھے اللہ اس کے نامۂ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھتا، اس سے دس لاکھ بُرائیاں مٹاتا اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کرتا ہے:

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک ہے، حقیقی بادشاہی اسی کی اور ہر قسم کی سب تعریفیں اسی کے لیئے ہیں۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود ازلی وابدی زندگی والا ہے جو کبھی نہیں مرے گا۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

(ترمذی و حسنه و الحاكم وابن السّنی واحمدفی الزّهد)

سواری کا جانور پھسلنے پر دُعاء:

[185] ایک آدمی سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھا کہ سواری کا جانور پھسلا۔ میں نے کہا ''شیطان کا بُرا ہو'' آپ ﷺ نے فرمایا:

''شیطان کا بُرا ہو'' مت کہو۔ جب تم نے یہ کہا تو شیطان اکڑتا و تکبّر کرتا پورے مکان جتنا ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ میری قوت سے پھسل کر اوندھا ہوا ہے بلکہ ((بِسْمِ اللّٰهِ)) کہو۔ جب یہ کہا تو وہ ذِلت سے سکڑ کر مکھی جتنا رہ جاتا ہے۔''

(ابوداؤد ، ابن السّنی ،احمد ، نسائی فی عمل الیوم واللّیلة)

ہدیہ و دُعاء دیئے جانے پر دعاء:

[186] اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ کو ایک بکری ہدیہ دی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے لوگوں میں تقسیم کردو۔ جب خادمہ تقسیم کر کے واپس آئی تو حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا نے پُوچھا کہ لوگوں نے کیا کہا؟ خادمہ نے بتایا کہ لوگوں نے کہا:

((بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ)) ''اللہ تم میں برکت فرمائے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

((وَفِيهِم بَارَكَ اللّٰهُ)) ''انہیں بھی اللہ برکت دے۔''

ہم ان کے لیئے اس طرح دُعاء کردیتے ہیں۔اس طرح ہمارا اجر ہمارے لیئے باقی رہ جائے گا۔ (ابن ا لسنّی ، من طریق النسائی بسند جیّد)

جب تنکا دُور کیا جائے:

[187] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کسی آدمی کی داڑھی یا سر سے کوئی تنکا نکالا تو اس آدمی نے کہا''اللہ تجھ سے برُائی دُور کرے''۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:''اللہ پاک نے ہمارے اسلام لانے کے وقت سے ہی بُرائی کو ہم سے دُور کردیا ہے''۔جب تم سے ایسی کوئی چیز پکڑ لی جائے تو یہ کہو:

((أَخَذَتْ يَدَاكَ خَيْرًا))

(ابن السنّی ، موقوف جیّد الاسناد)

''تیرے ہاتھوں نے بھلائی پکڑی۔''

پہلا پھل دیکھ کر:

[188] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لوگ جب پہلا موسمی پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اسے پکڑتے تو یہ دُعاء فرمانے کے بعد وہ پھل بچوں میں سے سب سے نوعمر کو دے دیتے:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا)) (مسلم)

''اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما، ہمارے شہر میں برکت فرما، ہمارے صاع اور مُد میں برکت فرما۔''

چشمِ بددُور

اللہ ربّ العزّت کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَلَوْ لَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾

''کیا ہی خوب ہوتا اگر تو باغ میں داخل ہوتے ہوئے مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہہ لیتا کہ جو اللہ نے چاہا ہو گیا اللہ کے کرم کے سوا ہم میں کیا طاقت ہے۔'' (الکھف : ۳۹)

[189] نبی ﷺ کا فرمان ہے:

''نظرِ بد (کا لگنا) حق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر کے ساتھ مسابقت کرے تو نظرِ بد اس سے سبقت لے جاتی ہے۔'' (مسلم ، احمد)

[190] نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

''تم میں سے جب کوئی ایسی چیز دیکھے جو فی نفسہٖ یا اس کی مالی حالت اس کے دِل کو اچھی لگے تو اس کے لیئے برکت کی دُعاء کرے۔ بلاشبہ نظر لگنا برحق ہے۔'' (ابن السنّی، احمد ، حاکم)

[191] حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں:

---

(41) ان دونوں سورتوں کے لیئے دیکھیئے سابقہ حدیث نمبر ۲۶۔

''نبی ﷺ جنون اور چشمِ بد سے پناہ مانگتے تھے۔ یہاں تک کہ معوّذتین (الفلق والنّاس) نازل ہوگئیں۔ (41) جب یہ اُتریں تو آپ ﷺ نے ان کو پڑھنا شروع کردیا۔ اور ان کے سوا سب کو چھوڑ دیا۔''

(ترمذی، حدیث حسن، نسائی، ابن ماجه)

تمت والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات

والسلام علیکم و رحمة الله

فال اور شگون

[192] **نبیٔ اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:**

''امراضِ متعدّی اور شگون کچھ نہیں، ان میں سے بہتر فال ہے''۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پُوچھا: فال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا اچھی بات سننا۔'' (بخاری ومسلم)

[193] **نبیٔ اکرم ﷺ فال کو پسند فرماتے تھے۔**

(ابن حبان، احمدو فی البخاری معناه) (42)

[194] **آپ ﷺ نے فرمایا:**

''میں نے خواب میں دیکھا گویا میں عقبہ بن رافع رضی اللہ عنہ کے گھر میں ہوں۔ ہمیں ابن طاب کی کھجوریں دی گئیں۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ: ''دنیا میں ہمارے لیئے رفعت وعزّت اور آخرت میں ہمارے لیئے اجر و نعمت ہے اور ہمارا دین عمدہ ہے۔'' (مسلم فی الرّویا)

---

(42) فال اور شگون کیا ہے؟ اسکی تفصیل اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔ (قمر)

[195] شگون کے متعلق حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

’’ہم میں سے کچھ لوگ شگون لیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’یہ چیز تم صرف اپنے سینوں میں محسوس کرتے ہو مگر یہ تمہیں کسی ارادے سے ہرگز نہ روکے۔‘‘

شگوُن وفال کیا ہے؟

سابقہ حدیث میں دو چیزوں شگون اور فال کا ذکر آیا ہے۔ جن کے متعلق تھوڑی سی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں۔

① شگون:

اس کے متعلق تو معمولی سمجھ بوجھ رکھنے والے لوگ بھی جانتے ہیں کہ یہ توہّم پرستی، ضعیف الاعتقادی اور مرضِ وساوس کے سوا کچھ نہیں۔ اگر کوئی شخص کسی کام کو گھر سے نکلے اور بلی اس کا راستہ کاٹ جائے تو اس سے صرف توہّم پرست، ضعیف الاعتقاد، کمزور ایمان، وسواسی اور جاہل لوگ ہی سوچ سکتے ہیں کہ اب اس میں کامیابی نہیں ہوگی لہٰذا واپس ہوجانا چاہیئے۔ مگر مضبوط الایمان مسلمان ان باتوں سے اپنے عزائم اور ارادوں کو ترک نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ کامیابی و ناکامی اللہ کے ہاتھ میں ہے بلی بیچاری کے بس میں کچھ نہیں، وہ بڑی سوچ بچار، مشورۂ اَخیار اور بھرپُور اعتماد و اعتبار کے بعد عزم کرتے ہی اللہ پر توکّل کرلیا کرتا ہے ((وَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ)) اب اس کا راستہ بلی کاٹے چاہے پیچھے سے کوئی اسے آواز دے یا گھر سے نکلتے وقت اسے کیسا بھی شخص ملے۔ وہ ان باتوں سے کوئی سروکار رکھے بغیر اللہ سے نیک

تمنائیں لیئے اپنی منزل کی طرف گامزن رہتا ہے۔

اللہ کے ہاں اگر کوئی کام دُور رس دنیوی یا اُخروی اعتبار سے کسی کے حق میں اچھا نہ ہو اور اس میں کامیابی نہ ہو سکے تو یہ سوچنا بھی غلط ہے کہ بلی کے راستہ کاٹ جانے، فلاں کے پیچھے سے آواز دینے یا گھر سے باہر قدم رکھتے ہی فلاں کے ''متّھے لگ جانے'' (چہرے پر نظر پڑ جانے) کی وجہ سے ناکامی ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ کہنا تو مدبّر الامور ذاتِ الٰہی پر عدمِ اعتماد کا اظہار کرنے اور قادر و قدیر ذات کی قدرت میں نقص نکالنے کے مترادف ہے جو نہ صرف غلط بلکہ کافرانہ ادا، جرُم اور گناہ ہے۔

② فال:

حدیث کے یہ الفاظ کہ ''رسول اللہ ﷺ کو فال پسند تھی'' پڑھ کر شاید کسی کی رگ پھڑکے کہ چلو ایک مسئلہ تو حل ہوا خواہ مخواہ بعض لوگ سمع خراشی کرتے رہتے ہیں کہ فال یہ ہے اور فال وہ ہے۔ ایسے لوگوں کے لیئے عرض ہے کہ حدیث کے الفاظ کو بغور پڑھیں اور دیکھیں کہ کس فال کو پسند فرمایا ہے؟ اور فال کی آپ ﷺ نے کیا تعریف کی ہے۔ آپ ﷺ سے جب پوچھا گیا: ((مَا الْفَالُ ؟)) ''فال کیا ہے؟''۔ تو فرمایا: ((اَلْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ يَسْمَعُهَا الرَّجُلُ)) ''فال اس اچھے کلمہ کو کہتے ہیں جسے آدمی سُنتا ہے''۔ اس کو آپ اس مثال سے بآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ ایک آدمی کسی کام کو گھر سے نکلا، راستے میں اتفاق سے کسی ملنے والے نے کہا: مُوَفَّقٌ اِنْ شَآءَ اللّٰه۔ ''اللہ خیر کرے گا'' تو یہ کلمہ پسند فرمایا گیا۔ ایسے ہی کتبِ حدیث میں بعض ضعیف الاسناد واقعات ملتے ہیں۔ مثلاً سفرِ ہجرت میں کہیں کسی کے اُونٹ چرتے دیکھے، پوچھا کس کے ہیں؟ بتایا گیا کہ بنو اسلم کے ہیں تو اس کلمہ سے سلامتی اور کسی کے نام مسعود سے سعادت کا معنیٰ لیا۔ ایسے ہیگر واقعات کو یکجا کر کے دیکھا جائے تو یہی نتیجہ اخذ کیا

جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے چلتے ہوئے سرِ راہ ملنے والے کی زبان سے نکلے ہوئے اچھے کلمات کو اچھے مطالب پر محمول کیا اور پسند فرمایا مگر ہمارے ہاں برصغیر کے ممالک خصوصاً پاک و ہند میں لفظِ فال کے جو مفاہیم و مطالب لیئے جاتے اور معمول بہا ہیں ان کا اس حدیثِ پاک اور دیگر واقعات سے دُور کا بھی واسطہ نہیں بلکہ وہ سب انداز لٹیروں نے ڈاکے مارنے اور جیبیں کاٹنے کے لیئے اپنا رکھے ہیں۔ جنہیں ''پھال'' (فال) ٹیوہ لگانا، ہاتھ دیکھنا وغیرہ جیسے نام دیتے ہیں۔ مثلاً:

① کِسی کی چوری ہو جائے تو احباب اسے دلاسہ دینے اور دلجوئی کرنے آتے ہیں۔ اور جاتے ہوئے چارہ سازی کے لیئے یہ مشورہ بھی دیئے جاتے ہیں کہ بھئی! فلاں جگہ ایک ''سیانا پھال پاندا اے'' (فال نکالتا ہے) اس کے پاس جاؤ وہ آپ کو بتا دے گا کہ تمہارا چور کون ہے؟ لیجئے اب کہیئے کہ اُس ''فلاں'' کو عالم الغیب سمجھیں؟

② کوئی ہاتھوں پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہے اور چاہتا ہے کہ اللہ اس کے مقدر کھول دے اور وہ راتوں رات دولت مند ہو جائے، اس کی شادی اس کی مرضی سے ہو جائے، جرم کیا ہے مگر مقدمے میں باعزت بری ہو جائے۔ جب کچھ بنتا نظر نہ آیا تو برلبِ سڑک جونہی کسی کے آگے پیچھے دائیں بائیں ماہر دست شناس، ماہر پامسٹری، ماہرِ علمِ نجوم، جو چاہو سو پوچھو، محبوب آپ کے قدموں میں، ہاتھ کی ریکھائیں بولتی ہیں، پروفیسر عامل کامل اور اسی طرح کے درجنوں چھوٹے بڑے بورڈز، بینرز اور کتبے لگے ہوئے دیکھے، اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلا دیا یا بالفاظ دیگر اسے (نعوذ باللہ) علیم وقدیر بنا دیا۔

③ ایک انداز یہ بھی ہے کہ شہروں خصوصًا دیہات میں ایک خاص بہروپ لیئے

ہوئے کچھ عورتیں پھرتی رہتی ہیں۔ کسی بڑے سے صحن والے گھر میں ڈیرہ ڈال لیتی ہیں۔تو ہم پرست اور گنوار عورتیں اس کے گرد منڈلانے لگتی ہیں۔ وہ باری باری ہاتھ دیکھتی اور قسمت بیان کرتی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ ہاتھ دیکھتے، مستقبل کا حال بتاتے اور قسمت بیان کرتے انہیں بے خود کر دیتی ہیں اور خود ہاتھ کی صفائی، چالاکی اور عیاری و مکاری سے کئی گھروں پر ہاتھ صاف کر جاتی ہیں۔ ایسے واقعات سُننے میں آتے ہی رہتے ہیں کہ فلاں جگہ مذکورہ طریقہ سے چوری ہوگئی۔ بھلا ان اوچھے ہتھکنڈوں اور عیارانہ چالوں کا ''فال'' سے کیا تعلق ہے؟

درحقیقت یہ شاطر، گھاگ اور مکار عناصر کی سازش ہے کہ دینی و دنیوی اعتبار سے غلط باتوں کو جاذب و دلکش نام دے کر اپنی دکانداریاں چمکا رکھی ہیں۔ اور سادہ لوح مسلمانوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ان سب لوگوں سے بچنا چاہیئے کیونکہ یہ سب فتنہ پردازیاں ہیں اور ان میں متاعِ دنیا اور دولتِ دین و ایمان ہر دو کا نقصان ہے۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُسْتَعَانُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

(ابو عدنان)

ضمیمہ

اِس صفحہ سے قبل تک کتاب " صحیح الکلم الطیّب " کا ترجمہ وحواشی تھے جبکہ اس سے آگے والے صفحات بطورِ "ضمیمہ" شامل کیۓ جا رہے ہیں تا کہ ان میں وُہ دُعائیں بھی شامل کی جاسکیں جو بعض وجوہات کی بناء پر "اصل کتاب" میں وارد نہیں کی گئی تھیں جیسے دُعاءِ قنوت و جنازہ وغیرہ۔

اِن دُعاؤں کو ہم دو الگ الگ ابواب کے تحت ذکر کر رہے ہیں جن میں سے

پہلا باب ہے:

قرآنِ کریم سے دعائیں

اس میں قرآنی دُعاؤں میں سے چھیاسٹھ دعاؤں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اور

دوسرا باب ہے:

حدیثِ شریف سے دعائیں

جس میں بہت زیادہ دعائیں آ گئی ہیں۔ اور پھر ان ابواب کے تحت ذیلی

عنوانات بھی ہیں۔ وَبِيَدِ اللّٰهِ التَّوْفِيْقَ

(از مترجم ومرتب)

قرآنِ کریم سے دعائیں

قرآنِ کریم میں انبیاء علیہم السلام اور صالحین کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے متعدد دُعائیں ذکر فرمائی ہیں جن میں دین و دُنیا کی ہر بھلائی کے لیے دُعائیں وارد ہوئی ہیں۔ مثلاً:

دُعاءِ حضرت آدم علیہ السلام:

کوئی خطا سرزد ہو جانے پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت و بخشش طلب کرنے کے لیئے کوئی بھی شخص حضرت آدم علیہ السلام والی یہ دُعاء کر سکتا ہے:

① ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾ (الاعراف: ٢٣)

”اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“

دُعاءِ حضرت نوح علیہ السلام:

② ﴿رَبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ

الْمُنْزِلِیْنَ﴾

''اے میرے پروردگار! مجھے مبارک جگہ اتارنا اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔'' (المؤمنون : ۲۹)

۳ ﴿رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا﴾ (سورۂ نوح : ۲۸)

''اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان لاکر میرے گھر میں آئے اس کو اور تمام مؤمن مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور ظالم لوگوں کے لیئے اور زیادہ تباہی بڑھا۔''

۴ ﴿اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ﴾ (سورۃ القمر : ۱۰)

''(اے اللہ!) میں (دشمن کے مقابلے میں) مغلوب و کمزور ہوں تو ان سے میرا بدلہ لے۔''

۵ ﴿رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا﴾ (نوح : ۲۶)

''اے پروردگار! رُوئے زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی سلامت نہ چھوڑ۔''

دُعاءِ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام:

۶ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾

''اے ہمارے پروردگار! ہم سے یہ (خدمت و دُعا) قبول فرما، بے شک تو

سننے والا ہے۔'' (البقرہ : ۱۲۷)

⑦ ﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَوٰةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِي وَلِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾ (ابراھیم :۴۰،۴۱)

''میرے پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنائے رکھ، اے ہمارے پروردگار! میری دُعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! حساب (قیامت) کے دن میری، میرے ماں باپ کی اور تمام مؤمنوں کی مغفرت وبخشش فرما۔''

⑧ ﴿رَبِّ هَبْ لِي حُكْماً وَّ اَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِينَ وَاجْعَلْنِي مِن وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ وَاغْفِرْ لِأَبِيٓ إِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّينَ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُونَ﴾ (سورۃ الشعراء :۸۳–۸۸)

''میرے پروردگار! مجھے حکم (علم ودانش) عطا فرما اور نیکو کاروں میں شامل کر اور پچھلے لوگوں میں میرا ذکرِ خیر جاری کر اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے کر دے اور میرے باپ کو بخش دے کہ وہ گمراہوں میں سے ہے اور مجھے اُس دن (بروزِ قیامت) رسوا نہ کرنا جب لوگ اُٹھائے جائیں گے جس دن نہ مال ہی کچھ فائدہ دے سکے گا اور نہ بیٹے۔''

(43) ''اولاد طلب کرنے کی دعائیں'' کے عنوان سے ہمارا ایک قدرے تفصیلی مضمون بعض جماعتی جرائد ومجلّات بھی شائع ہو چکا ہے جو کہ ہمارے دیگر کئی مقالات ورسائل کے ساتھ انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے جس کا ایڈریس یہ ہے: www.quransunnah.com

اولاد طلب کرنے کی دعائیں:

جسے نرینہ اولاد کی خواہش ہو وہ حضرت ابرہیم خلیل علیہ السلام والی درج ذیل دُعاء اور آگے نمبر (۱۱) اور نمبر (۱۲) کے تحت آنے والی حضرت زکریا علیہ السلام کی دُعائیں اور نمبر (۴۶) والی بھی کرے۔(43)

⑨ ﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾

’’اے میرے پردردگار! مجھے وہ اولاد عطا فرما جو سعادت مندوں (نیکو کاروں) میں سے ہو۔‘‘ (سورۃ الصّٰفّٰت : ۱۰۰)

⑩ ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (الممتحنہ : ۵)

’’اے ہمارے پروردگار! ہمیں کافروں کے ہاتھوں عذاب نہ دلانا اور ہماری مغفرت فرما، بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔‘‘

دُعاءِ حضرت زکریا علیہ السلام:

نمبر (۹) کے تحت گزری دعاءِ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نمبر ۴۶ والی دعاء کے ساتھ ہی یہ دُعائیں بھی نرینہ اولاد کے لیئے کریں:

⑪ ﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴾ (آلِ عمران : ۳۸)

’’اے میرے پروردگار! مجھے اپنی جناب سے اولادِ صالح عطا فرما، بیشک تو دُعا سننے (قبول کرنے) والا ہے۔‘‘

⑫ ﴿رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ﴾

''اے میرے پروردگار! مجھے اکیلا (بلاوارث) نہ چھوڑ دینا اور تو سب سے بہترین وارث ہے۔'' (الانبیاء : ۸۹)

دُعاءِ حضرت لوط علیہ السلام:

۱۳﴿ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ﴾

(العنکبوت : ۳۰)

''اے میرے پروردگار! ان مفسد لوگوں کے مقابلہ میں میری نصرت فرما۔''

دُعاءِ حضرت یوسف علیہ السلام:

تختِ مصر پر رونق افروز ہونے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ دُعاء فرمائی تھی:

۱۴﴿ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ﴾

''اے آسمانوں اور زمین کے خالق! تو ہی دنیا و آخرت میں میرا کارساز ہے تو مجھے (دنیا سے) اپنی اطاعت (کی حالت) میں اُٹھانا اور (آخرت میں) اپنے نیک بندوں میں شامل کرنا۔'' (یوسف : ۱۰۱)

دُعاءِ حضرت یونس علیہ السلام:

۱۵﴿ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (الانبیاء : ۸۷)

"تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، تو پاک ہے (اور) میں قصوروار لوگوں میں سے ہوں۔"

سنن ترمذی میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ جو مسلمان کسی بھی مشکل میں ہو وہ دُعاءِ حضرت یونس علیہ السلام کرے تو اللہ ضرور قبول کرتا ہے:

یہ دعاء اصل کتاب میں نمبر (۱۰۴) کے تحت بھی گزر چکی ہے۔لیکن باب کی مناسبت سے اسے مکرر ذکر دیا ہے۔

دُعاءِ حضرت ایوب علیہ السلام:

⑯ ﴿ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴾

"(اے پروردگار!) مجھے ایذا پہنچ رہی ہے اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔" (الانبیاء : ۸۳)

اَصحابِ طالُوت کی دُعاء:

⑰ ﴿ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴾ (البقرہ : ۲۵۰)

"اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کفار پر فتح یاب کر۔"

دُعاءِ حضرت سلیمان علیہ السلام:

⑱ ﴿ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا

تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ
الصّٰلِحِيْنَ﴾ (سورۃ النمل : ۱۹)

''اے میرے پروردگار! مجھے توفیق عطا فرما کہ جو احسان تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیئے ہیں اُن کا شکر ادا کروں اور ایسے نیک کام کروں کہ تو اُن سے خوش ہو جائے، مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔''

دُعاءِ حضرت موسیٰ علیہ السلام:

⑲ ﴿اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ
الْغَافِرِيْنَ﴾ (الاعراف : ۱۵۵)

''تو ہی ہمارا کارساز ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔''

⑳ ﴿وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي
الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ﴾ (سورۃ الاعراف : ۱۵۶)

''اور ہمارے لیئے اِس دُنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی، ہم تیری طرف ہو چکے ہیں۔''

㉑ ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ﴾
(سورۂ طٰهٰ : ۲۵-۲۷)

''اے میرے پروردگار! میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر دے اور

میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں۔''

۲۲ ﴿ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْلِي ﴾

(سورة القصص : ١٦)

''میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے تو مجھے بخش دے۔''

۲۳ ﴿ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ ﴾

(سورة القصص : ٢٤)

''اے میرے پروردگار! میں تیری طرف سے نازل ہونے والی خیر ونعمت کا محتاج ہوں۔''

قومِ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعاء:

۲۴ ﴿ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ﴾ (یونس : ٨٥،٨٦)

''اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے لیئے فتنہ نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہم کو کافروں سے نجات دے۔''

دُعاء آسیہ علیہا السلام:

فرعون کی بیوی آسیہ علیہا السلام نے اس کے ظلم وستم اور جبر وجور سے تنگ آ کر یہ دُعاء کی تھی:

۲۵ ﴿ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ ﴾

(التحریم : ١١)

''اے میرے رب! میرے لیئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا دے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی دُعاء:

۲۶ ﴿ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴾ (آلِ عمران : ۵۳)

''اے ہمارے رب! جو فرمان تو نے نازل کیا، ہم نے مان لیا اور رسول کی پیروی قبول کی، ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔''

اصحابِ کہف کی دُعاء:

۲۷ ﴿ رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴾ (الکہف : ۱۰)

''اے ہمارے پروردگار! ہم پر اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما اور ہمارے کام میں درستگی کے سامان مہیّا فرما۔''

دُعاءِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم:

۲۸ ﴿ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا ﴾ (بنی اسرائیل : ۸۰)

''اے پروردگار! مجھے جہاں بھی تو لے جا سچائی کے ساتھ لیجا، اور جہاں سے بھی نکال سچائی کے ساتھ نکال اور اپنی طرف سے زور وقوت کو میرا مددگار بنا۔''

۲۹ ﴿ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾

''اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔'' (المؤمنون : ۱۱۸)

۳۰ ﴿ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴾ (سورۂ طٰهٰ : ۱۱۴)

''اے میرے پروردگار! مجھے مزید علم عطا فرما۔''

۳۱ ﴿ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنَ
وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴾

(سورۃ المؤمنون : ۹۷،۹۸)

''اے پروردگار! میں شیطان کی اکساہٹوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں تو اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔''

اہلِ ایمان کی دُعائیں:

۳۲ ﴿ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ (سورۃ البقرہ : ۲۰۱)

''پروردگار! ہمیں دُنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔''

۳۳ ﴿ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا
وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا

وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ (سورۃ البقرہ : ۲۸۶)

''اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہوگئی ہوتو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا کہ تو نے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، پروردگار! جو بوجھ اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، وہ ہم سے نہ اُٹھوانا، اے پروردگار! ہمارے گناہوں سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک ہے اور کافروں کے مقابلہ میں ہمیں فتح ونصرت عطا فرما۔''

۳۴ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾

''اے ہمارے رب! جب تو نے ہمیں ہدایت سے نوازا ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کرنا اور ہمیں اپنے ہاں سے نعمت عطا فرما تُو تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔'' (سورۂ آلِ عمران : ۸)

۳۵ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾

''اے ہمارے رب! ہمارے گناہ اور ہمارے کاموں میں ہم سے ہونے والی زیادتیاں ہمیں معاف کردے اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما۔'' (آلِ عمران : ۱۴۷)

۳۶ ﴿رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ﴾ (آلِ عمران: ۱۹۳)

اے ہمارے رب! ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کردے اور ہمیں دُنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اُٹھا۔''

۳۷ ﴿رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾

''اے ہمارے پروردگار! تو نے جن چیزوں کے اپنے پیغمبروں کے ذریعے ہم سے وعدے کیئے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا، بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔'' (آلِ عمران: ۱۹۴)

۳۸ ﴿رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَل لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا﴾ (سورة النساء:۷۵)

''(اے ہمارے پروردگار!) ان ظالموں کی بستی سے ہمیں نجات دے اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر کر۔''

۳۹ ﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ﴾

''اے ہمارے رب! ہم پر صبر و استقامت کے دہانے کھول دے اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں فوت کر۔'' (الاعراف:۱۲۶)

۴۰ ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں ان ظالموں کے لیئے فتنہ نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں قومِ کفار سے نجات عطا فرما۔'' (سورۂ یونس :۸۵، ۸۶)

(۴۱) ﴿ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴾ (سورة الاحقاف : ۱۵)

''اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ تو نے جو احسانات مجھ پر اور میرے والدین پر کیئے ہیں ان کا شکر ادا کروں اور وہ نیک عمل کروں کہ جن کو تو پسند کرے اور میرے لیئے میری اولاد کی اصلاح کر دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔''

(۴۲) ﴿ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴾ (سورة التحریم : ۸)

''اے ہمارے پروردگار! ہمارا نور ہمارے لیئے مکمل فرما دے اور ہمیں معاف کر، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

(۴۳) ﴿ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴾ (سورۃالمؤمنون : ۱۰۹)

''اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔''

عِبادالرّحمٰن کی دُعائیں:

۴۴ ﴿رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (سورۂ آلِ عمران: ١٦)

’’اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے، تو ہمیں ہمارے گناہ بخش دے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔‘‘

۴۵ ﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾ (سورۃ الفرقان: ٦٥)

’’اے ہمارے پروردگار! دوزخ کا عذاب ہم سے دور کر دے بیشک اس کا عذاب بڑی اذیت ناک چیز ہے۔‘‘

۴٦ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ (سورۃ الفرقان: ٧٤)

’’اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں کی طرف سے (سکونِ قلب) اور اولاد کی طرف سے دِل کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔‘‘

اَخلاف (بعد والوں) کی دُعا سَلف صالحین (پہلے گزرے لوگوں) کے لیے:

۴۷ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحشر:۱۰)

''اے ہمارے رب! ہمارے اور ہم سے پہلے گزرے ہمارے بھائیوں کے گناہ بخش دے اور اہلِ ایمان کے لیئے ہمارے دلوں میں حسد و کینہ پیدا نہ ہونے دے، اے ہمارے رب! تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔''

اَولاد کی دُعائیں والدین کے لیئے:

۴۸ ﴿رَبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا﴾

''اے میرے رب! میرے والدین پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے (شفقت کے ساتھ) پالا ہے۔'' (بنی اسرائیل:۲٤)

یہ قرآنِ کریم سے منتخب دُعائیں ہیں جو دُعاء کرنے والوں کی طرف منسوب کردی ہیں، لیکن انہیں ہم میں سے جو شخص بھی چاہے، کسی بھی وقت مانگ سکتا ہے۔ اور ان میں ہر قسم کی دُعائیں ہیں، روحانی و اُخروی فوز و فلاح کے لیئے بھی اور مادی و دنیوی مال و متاع کے لیئے بھی۔

فضائلِ آیات و سُوَر

یوں تو پورا قرآنِ مجید ہی باعثِ برکت و ثواب ہے لیکن قرآنِ کریم کی بعض آیات اور سورتوں کی بہت فضیلت آئی ہے جن سے دُعاء اور دَم دونوں ممکن ہیں۔ مثلاً:

تمام امراض سے شفاء کا دَم:

۴۹ سورۂ فاتحہ کے دیگر ناموں کے علاوہ اس کا ایک نام ''شفاء'' اور ''رقیہ''، یعنی دَم بھی ہے۔ تو گویا اسے پڑھ کر دَم کرنا ہر بیماری کے لیئے شفاء کا موجب ہے۔

جیسا کہ اصل کتاب کا نمبر 121 دیکھنے سے تفصیل معلوم ہوتی ہے جو کہ صحیحین یعنی بخاری و مسلم میں آئی ہے اور مذکورہ نمبر کے تحت گزری ہے۔

چوری اور شیطان سے حفاظت کا نسخہ:

۵۰ آیت الکرسی، قرآنِ کریم کی معروف آیتِ شریفہ ہے جو کہ سورۂ بقرہ میں (آیت: ۲۵۵) ہے۔ اسے رات کو سوتے وقت پڑھنے سے شیطان قریب نہیں آتا۔ اور اللہ کی طرف سے اس شخص کے مال و متاع کی نگہبانی کی جاتی ہے جیسا کہ اصل کتاب میں نمبر ۲۷ کے تحت صحیح بخاری شریف کے حوالے سے تفصیل گزری ہے۔

۵۱ ایک حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ آیۃ الکرسی قرآنِ کریم کی سب سے عظیم آیت ہے۔ (مسلم)

کفایت و کشائش:

۵۲ سورۂ بقرہ کی ہی آخری دو آیتوں کی بھی بڑی فضیلت ہے حتیٰ کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے کسی رات کو یہ دو آیتیں پڑھ لیں وہ اس کے لیئے کافی ہو جاتی ہیں۔ (بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی)

اِن آیتوں کیلیئے اصل کتاب کا نمبر 28 دیکھیئے۔

۵۳ انہی دونوں آیتوں کے بارے میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ:

”جس گھر میں تین راتیں مسلسل انہیں پڑھ دیا شیطان اس گھر کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔“ (ترمذی و دارمی۔ صحیح)

شیطان سے خلاصی:

۵۴ آیت الکرسی اور آخری دو آیتوں کی اس فضیلت و برکت کے علاوہ نبی ﷺ کا اس پوری سورۂ بقرہ کے بارے میں ارشاد ہے کہ جس گھر میں یہ سُورت پڑھی جائے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

(صحیح مسلم و ترمذی ، مستدرك حاكم ، دارمی ، طبرانی كبير)

۵۵ ایک حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے۔'' (مسلم)

مغفرت و بخشش کے لیئے وکیل:

۵۶ اس سورۂ بقرہ کے ساتھ ہی سورۂ آلِ عمران کو نبی ﷺ نے دو ''پھول'' قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ:

''قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیئے یہ دونوں جھگڑا کریں گی (تاکہ انہیں بخشوالیں) سورۂ بقرہ پڑھا کرو۔ اس کا پڑھنا باعثِ برکت اور اس کا ترک کرنا باعثِ حسرت ہے اور کاہل و بیکار لوگ اسے پڑھ ہی نہیں سکتے۔'' (مسلم)

فتنۂ دجال سے حفاظت:

۵۷ سورۂ کہف کے بارے میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ:

''جس نے اس کی پہلی دس آیتیں حفظ کرلیں وہ فتنۂ دجال سے محفوظ ہوگیا۔'' (مسند احمد)

۵۸ ایک حدیث میں ہے کہ:

''اگر کوئی دجال کا زمانہ پائے تو سورۂ کہف کے آغاز کی تلاوت کرے۔ وہ اس کے فتنہ سے بچادیں گی۔'' (مسلم و ابوداؤد۔ الصحیحه : ۵۸۲)

شافعِ مغفرت:

۵۹ سورۂ مُلک کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

''یہ اپنے تلاوت کرنے والے کی اس وقت تک شفاعت کرے گی جب تک کہ اس کی مغفرت نہ ہو جائے۔''

(ابوداؤد ، ترمذی ، نسائی ، ابن ماجه ، مسند احمد۔ حدیث حسن)

۶۰ نبیٔ کریم ﷺ سورۂ ملک اور حٰمٓ السجدة کو ہر رات پڑھا کرتے تھے۔

(ترمذی ، دارمی، مسند احمد۔ حدیثُ صحیح)

ایک تہائی قرآن کا اجر، دخولِ جنت اور اللہ کی محبت کا راز:

۶۱ سورۂ اخلاص ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ کے بارے میں نبی ﷺ کے متعدد ارشادات ہیں جن میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

''اس کی تلاوت کا ثواب ایک تہائی قرآن (دس پاروں) کی تلاوت کے برابر ہے۔'' (صحیح بخاری و مسلم ، ترمذی و ابن ماجه)

۶۲ ایک آدمی کو آپ ﷺ نے ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ پڑھتے سُنا تو فرمایا:

''اس کے لیئے جنّت واجب ہوگئی۔'' (ترمذی ۔ حدیثُ صحیح)

۶۳ ایک صحابی رضی اللہ عنہ ہر رکعت میں کوئی سورت پڑھتا تو ساتھ ہی سورۂ اخلاص بھی پڑھ

لیتا۔ نبی ﷺ نے یہ بشارت دی کہ:

''اس سورت کی محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دیا ہے۔''

(بخاری تعلیقًا و ترمذی)

٦٤ ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اس سورت سے محبت ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''تجھے اس کی محبت جنت میں داخل کر دے گی۔'' (ترمذی)

٦٥ ایک آدمی کو اس سورت کی محبت کے ساتھ بکثرت تلاوت پر فرمایا کہ:

''اسے کہہ دو کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

سوتے وقت اپنے آپ کو دَم کرنا:

٦٦ مُعوِّذَتَین یعنی قرآن کریم کی آخری دو سورتوں ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق﴾ کامل اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس﴾ کامل کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ نبی ﷺ بستر پر سوتے وقت یہ دونوں سورتیں پڑھ کر دونوں ہاتھوں میں پھونک مار کر دونوں ہاتھوں کو سر اور چہرے کے بعد سامنے والے اعضاءِ جسم اور پھر جہاں جہاں تک ہاتھ پھیر سکتے، سارے جسمِ اطہر پر تین مرتبہ ہاتھ پھیرتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم کے حوالے سے اصل کتاب کے نمبر ٦٢ کے تحت بھی تفصیل گزری ہے۔

٦٧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد یہ دونوں سورتیں پڑھا کروں۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، ابن خذیمه، مسند احمد، حدیثٌ صحیح)

⑥⑧ ترمذی میں معوِّذتَین کا لفظ ہے جب کہ ابوداؤد، ابن حبان، اور ابن خذیمہ میں معوِّذات کا لفظ ہے جو کہ جمع کا صیغہ ہے اور اس شکل میں سورۂ اخلاص ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ بھی شامل ہوجاتی ہے۔

حدیث شریف سے دعائیں

حدیثِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے بے شمار اورادواذکار ''اصل کتاب'' میں گزر چکے ہیں۔لیکن بکثرت دُعائیں کسی وجہ سے رہ گئی ہیں۔انہیں ہم یہاں ذکر کررہے ہیں:

دُعاءِقنوت:

[1] پہلی دُعاء:

نمازِ وتر کی آخری رکعت میں مانگنے کے لیئے نبیٔ اکرم ﷺ نے اپنے نواسے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو یہ دُعاء سکھلائی تھی:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَ عَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا

يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ لَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ))

’’یاالٰہی! مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے زمرہ میں کہ جنہیں تو نے ہدایت دی، اور مجھے عافیّت سے نوازان لوگوں کی جماعت میں جنہیں تو نے عافیت سے نوازا اور میری کارسازی کران لوگوں میں کہ جن کی تو نے کارسازی کی، اور اپنی عطا کردہ نعمتوں میں مجھے برکت عطاء فرما اور مجھے مقدّر کی گئی چیز کی برائی سے بچا بیشک تو جو چاہتا ہے اس کا حکم فرماتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چل سکتا اور جسے تو دوست بنالے اسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا اور جس کا تو دشمن ہو وہ عزّت نہیں پاسکتا۔ اے ہمارے رب! تُو بابرکت و بلند ہے تجھ سے تیری ہی رحمت کے سوا نجات نہیں۔ نبی امّی ﷺ کی عظمت بڑھا اور آپ ﷺ پر رحمتیں نازل فرما۔‘‘

(ابوداؤد ،ترمذی ، نسائی، ابن ماجه ، السنه ابن ابی عاصم ، دارمی ،بیهقی ، محلّی ابن حزم ، مسند احمد ، قیام اللیل مروزی ، ابن خذیمه ، ابن ابی شیبه)

[2] دوسری دُعاء:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ۔۔۔۔الخ)) ہے۔لیکن سنن کبریٰ بیہقی اور ابن ابی شیبہ کی روایات کے مطابق یہ دُعاء قنوتِ وتر نہیں بلکہ قنوتِ فجر ہے۔لہٰذا نمازِ وتر میں دُعاء قنوت کرنی ہو تو ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ

هَدَيْتَ . . . الخ)) کرنی چاہیئے ۔البتہ حضرت عمر فاروق، عثمان غنی اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کی طرح اگر کوئی نمازِ فجر میں قنوت کرنا چاہے تو یہ دُعاء کرسکتا ہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ))

''یاالٰہی! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں بھلائی سے، اور تیرے ساتھ کفر نہیں کرتے، (ناشکری نہیں کرتے) اور تیری نافرمانی کرنے والے سے ہم دستبردار (الگ) ہوتے ہیں۔ یاالٰہی! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں، تیری طرف ہی ہم دوڑتے ہیں اور تیری جناب میں ہم حاضر ہیں، تیرے عذابِ حق سے ہم ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں، بے شک تیرا عذابِ حق کفار کو ملنے والا ہے۔''

(سُنن کبریٰ بیہقی ، مصنّف عبدالرزاق ، مصنّف ابن ابی شیبہ۔صحیح ،ارواء الغلیل ۱۷۰/۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اَللّٰهُمَّ سے لے کر يَفْجُرُكَ تک بعد میں اور دوسرے والے اَللّٰهُمَّ سے لے کر مُلْحِقٌ تک پہلے پڑھتے تھے۔اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ اس دُعاء کو نمازِ وتر میں پڑھا کرتے تھے۔اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا اس دُعاء کو پڑھنا کسی صحیح سند سے ثابت ہی نہیں۔ لہٰذا پہلی دُعاء ہی پڑھنی چاہیئے۔

قنوتِ نازلہ:

قنوتِ وتر کا اصل مقام رکوع سے پہلے اور قراءت کے بعد ہے جبکہ سب مسلمانوں کے لیئے مشکل اور ہنگامی حالات میں جو دُعاء ''قنوتِ نازلہ'' پانچوں ہی نمازوں میں مشروع ہے اس کا محل یا موقع و مقام رکوع کے بعد ہے اور نبی ﷺ سے قنوتِ نازلہ کی متعدد دُعائیں ثابت ہیں جن میں سے حسبِ موقع قبائل و اقوام کے نام بدل کروہ دُعائیں آج بھی کی جا سکتی ہیں۔ مثلاً:

[3] نبی ﷺ کے ستّر قرّاء صحابہ رضی اللہ عنہم کو بعض قبائل کے لوگوں نے دھوکے سے قتل کر دیا تو نبی ﷺ نے ایک ماہ تک ان کے خلاف یہ بد دُعاء کی:

((اَللّٰھُمَّ الْعَنْ لِحْیَانَ وَرِعْلًا وَذَکْوَانَ وَعَصِیَّۃَ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ)) (بخاری و مسلم)

''اے اللہ! قبیلۂ لحیان ورعل وذکوان اور اللہ و رسول کے نافرمان لوگوں پر لعنت فرما۔''

[4] ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے جب آپ ﷺ پر دورانِ سجدہ اونٹ کی گندی اوجڑی ڈال دی تو آپ ﷺ نے ان کے لیئے یوں بد دُعاء فرمائی:

((اَللّٰھُمَّ عَلَیْكَ بِقُرَیْشٍ اَللّٰھُمَّ عَلَیْكَ بِقُرَیْشٍ ۶ اَللّٰھُمَّ عَلَیْكَ بِقُرَیْشٍ اَللّٰھُمَّ عَلَیْكَ بِاَبِیْ جَھْلٍ وَعُتْبَۃَ وَرَبِیْعَۃَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْكَ بِاَبِیْ جَھْلٍ وَعُتْبَۃَ وَرَبِیْعَۃَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْكَ بِاَبِیْ جَھْلٍ وَعُتْبَۃَ

وَرَبِیْعَةَ)) (متفق علیه)

''اے اللہ! مشرکینِ قریش سے تو ہی نپٹ ، اے اللہ! مشرکینِ قریش کو تو ہی سنبھال ، اے اللہ! مشرکینِ قریش کو تو ہی لے ، اے اللہ! ابوجہل ، عتبہ اور ربیعہ سے تو ہی نپٹ ، اے اللہ! ان کو تو ہی سنبھال ، اے اللہ! ان کو تو ہی لے۔''

[5] قبیلۂ بنی مضر کے خلاف یوں بددعاء فرمائی تھی:

((اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰی مُضَرٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا عَلَیْھِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ)) (بخاری و مسلم)

''اے اللہ! قبیلۂ مُضر پر اپنی پکڑ کو سخت کردے، اے اللہ! انہیں یوسف علیہ السلام کے زمانے میں پڑنے والے قحط جیسے قحط میں مبتلا کردے۔''

[6] ان بددُعاؤں کی طرح ہی قنوتِ نازلہ کے طور پر کسی مصیبت و مشکل میں مبتلا شخص کے لیے دُعاء بھی کی جاسکتی ہے۔ جیسے نبیٔ اکرم ﷺ نے مشرکینِ مکہ کی قید میں پھنسے ہوئے بعض لوگوں کے لیۓ یوں دُعاء فرمائی تھی:

((اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَبْنَ الْوَلِیْدِ وَ سَلَمَةَ بْنَ ھِشَامٍ وَعِیَاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ)) (بخاری و مسلم)

''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو (قیدِ دشمن سے) نجات دلادے۔''

مرض و جنازہ

دخول وخروجِ مسجد اور آذان و نمازِ پنجگانہ سے متعلقہ دُعائیں اصل کتاب میں نمبر(۵۰) تا (۹۷) میں آ گئی ہیں اور انہی سے متعلقہ ''دُعاءِ قنوت'' اور ''قنوتِ نازلہ'' بھی ہم نے اس ضمیمہ میں ذکر کر دی ہیں۔ اور اب ہم یہاں مرض کی دُعائیں، دَم اور نمازِ جنازہ کا مختصر طریقہ (44) ذکر کر رہے ہیں:

[7] عیادت کرنے والے کی دُعاء:

اس سلسلہ میں بھی ایک دُعاء اصل کتاب میں نمبر (126) کے تحت بھی گزر چکی ہے۔ جبکہ ایک دوسری دُعاء یہ ہے:

((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ))

''کچھ ڈر نہیں، اللہ نے چاہا تو (یہ بیماری گناہوں سے) پاک کر دے گی۔''

(44) ''نمازِ جنازہ کے مسائل واحکام'' کی تفصیل کیلئے ہماری اسی نام کی متعلقہ کتاب بھی ملاحظہ فرمائیں جو کہ شائع ہو چکی ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰه.

(بخاری فی الصحیح و الادب المفرد ، بیہقی ، شرح السنہ بغوی ، عمل الیوم واللیلۃ نسائی وابن السنی)

بخار کا علاج و دُعاء:

[8] ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

’’بخار جہنّم کی بھاپ ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔‘‘

(ابن ماجہ۔الصحیحہ:۱۸۲۲)

[9] نبی ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے کے پاس تشریف لے جا کر یہ دُعاء فرمائی:

((اِکْشِفِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِلٰهَ النَّاسِ))

’’اے تمام لوگوں کے پروردگار! اے لوگوں کے معبود! اس کی تکلیف دُور کر دے۔‘‘

(بخاری ، مسلم ، نسائی ، ابن ماجہ ،مسند احمد، ابن السنّی۔

صحیح الجامع الصغیر : ۱۲۳۳ ، ۱۲۳۵، ۳۱۸۶ ۔ الصحیحہ : ۱۵۲۶)

[10] بیمار کا دَم:

نبیٔ اکرم ﷺ جب کبھی بیمار ہو جاتے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو یہ دَم کیا کرتے تھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ))

(مسلم ، مسنداحمد ، ابن السنّی ، طبقات ابن سعد۔ صحیح الجامع : ٨٥٤٨)

’’اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں کہ وہ آپ کو تکلیف دینے والی ہر چیز سے ہر نفس کے شرّ سے اور ہر حاسد کی آنکھ (نظر) سے شفایاب کرے اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔‘‘

[11] اپنے آپ پر دم کرنا:

اصل کتاب میں نمبر (26) کے تحت اور ضمیمہ کی قرآنی دعاؤں کے آخر میں گزرا ہے کہ نبی ﷺ (معوّذات) پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں میں پھونک مارتے اور پھر دونوں ہاتھوں کو سارے جسم پر پھیرتے تھے۔ یہ بھی ایک دم ہے۔ اگرچہ حالتِ صحت میں پیشگی دم ہے۔ جبکہ ایک حدیث میں ہے کہ:

’’حالتِ مرض میں بھی نبی ﷺ ان (معوّذات) سے اپنے جسم پر دم فرمایا کرتے تھے۔‘‘

(بخاری ، مسلم ، ابوداؤد ، ابن ماجه ، ابن السُنّی ، صحیح الجامع : ٤٥٤٩)

[12] مریض کی دُعاء اپنے لیئے:

ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ ’’تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے بلکہ وہ یوں دُعاء کرے:

((اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ

اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ))

(صحيحين ، سُنن اربعه ، مسند احمد ، ابن السُنّی ، صحيح الجامع ٧٤٨٧)

''اے اللہ! جب تک میرے لیۓ زندگی بہتر ہے تب تک مجھے زندہ رکھ۔ اور جب میرے لیۓ موت بہتر ہو تب مجھے فوت کر دینا۔''

عالمِ نزع میں تلقینِ شہادتین:

[13] اگر کوئی شخص عالمِ نزع (جان کنی کی حالت) میں ہو تو اس کے پاس والے لوگوں کو چاہیۓ کہ بار بار بڑے اچھے انداز سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پڑھیں اور اسے بھی اس کا کہیں تاکہ وہ بھی پڑھے کیونکہ نبیٔ اکرم ﷺ نے قریب المرگ آدمی کے پاس اسے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

(صحيح مسلم ، سُنن اربعه ، ابن ابی شيبه ، مسند احمد ،بيهقی ،مستدرك حاكم)

[14] اس ''تلقین'' کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی مرنے والے کی زبان سے نکلے ہوۓ آخری کلمات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ہو گئے تو وہ ایک حدیث کی رُو سے (ایک نہ ایک دن ضرور) جنّتی ہو جائے گا (چاہے پہلے اسے اپنے کیۓ کی کچھ سزا ہی کیوں نہ بھگتنا پڑے)۔

(ابوداؤد ، مسند احمد، ابن حبان ، مستدرك حاكم ، مصنّف عبدلرزاق)

جان کنی میں مبتلا شخص کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنے کا تذکرہ بھی ایک حدیث میں آیا ہے لیکن وہ حدیث ضعیف و ناقابلِ استدلال ہے۔

(التلخیص لابن حجر ۱/۲/ ۱۰٤ ، ارواء الغلیل للا لبانی حدیث :
٦٨٨)

میّت کو بوسہ دینا:

[15] کسی کا کوئی قریبی رشتہ دار یا عزیز دوست فوت ہو جائے تو اس کی پیشانی پر بوسہ دینا جائز ہے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کو بوسہ دیا تھا۔

(بخاری ، نسائی ، ابن ماجه ، مسند احمد ، مصنّف عبدالرزاق ،
ابن ابی شیبه ، بیهقی ، شرح السنه بغوی)

میّت پر رونا:

[16] اگر میّت کو دیکھ کر فرطِ جذبات سے رونا آئے اور آنسو جاری ہو جائیں تو اس کی ممانعت نہیں ہے۔ (بخاری ، مسلم ، شرح السنه ، بیهقی)

چِلانے، پیٹنے، گریبان پھاڑنے اور بَین کرنے کی ممانعت:

[17] ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ:

''جو شخص اپنے رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور اہلِ جاہلیّت کی طرح نوحہ و واویلا کرے (چیخے چِلائے) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

(صحیحین ، نسائی ، ابن ماجه ، شرح السنه ، بیهقی ، مصنّف ابن
ابی شیبه ، مسند ابوداؤد طیالسی)

[18] ایک حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جو شخص (موت کی مصیبت میں) اپنا سر منڈوائے، چیخے چِلائے، اور اپنے کپڑے پھاڑے (وہ ہم میں سے نہیں ہے)''

(بخاری تعلیقًا، مسلم ، نسائی ، ابن ماجه ، بیهقی)

صبر پر جنت:

[19] نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
’’میرے اُس بندے کے لیئے جنت ہے جس کے کسی پیارے کی میں روح قبض کرتا ہوں اور وہ (اس کی موت پر) صبر کرتا ہے۔‘‘

(بخاری ، نسائی ، شرح السنه)

نماز جنازہ کا طریقہ:

[20] نمازِ جنازہ کے لیئے میّت کی چارپائی اس طرح رکھیں کہ میّت کا سر شمال کی طرف اور پاؤں جنوب کی جانب ہوں۔ اور باوضوء ہو کر تین یا اس سے زیادہ صفیں بنائیں۔

(ابوداؤد ، ترمذی ، ابن ماجه ، بیهقی ، مسند احمد ، مستدرك حاکم ، طبرانی کبیر)

[21] میّت اگر مرد ہے تو امام کے لیئے سُنّت یہ ہے کہ وہ اس کے سر کے سامنے کھڑا ہو۔

(ابوداؤد ، ترمذی ، ابن ماجه ، طحاوی ، بیهقی ، طیالسی ، مسند احمد ، مصنّف ابن ابی شیبه ، محلّی ابن حزم)

[22] اگر عورت کی میّت ہو تو امام اس کے درمیان میں کھڑا ہو۔

(بخاری ، مسلم ، سننِ اربعه ، بیهقی، طحاوی ، طیالسی ، مسنداحمد ، محلّی ، مصنّف عبدالرزاق ، ابن ابی شیبه)

[23] نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔

(صحیحین ، سننِ اربعه ، بیهقی ، طیالسی ، مسنداحمد)

ان چاروں تکبیروں کے بعد کیا کیا اذکار وغیرہ ہیں؟ ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

تکبیرِ اوّل:

[24] کندھوں یا کانوں تک رفع یدین کریں اور تکبیرِ تحریمہ (اللّٰہ اکبر) کہیں۔

(ترمذی ، دارقطنی ، بیہقی)

دوسری تکبیروں کے ساتھ رفع یدین کرنا بھی بقول امام ترمذی، اکثر اہلِ علم صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل ہے اگرچہ اہلِ کوفہ (احناف) اس کے قائل نہیں۔ (ترمذی)

[25] پھر عام نمازوں کی طرح ہی ہاتھ باندھ لیں اور ان کا مقام صحیح احادیث کی رُو سے سینہ ہے۔ زیرِ ناف والی احادیث ضعیف ہیں اور اس کی تفصیل ہم اپنی کتاب ''نمازِ نبوی'' اور ''نماز میں ہاتھ: کب؟ کہا؟ کیسے؟'' میں بیان کر چکے ہیں۔

سُورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت:

[26] تکبیرِ تحریمہ کے بعد سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھیں۔

(بخاری ، ابو داؤد ، نسائی ، ترمذی ، دارقطنی ، مستدرك حاكم)

ثناء و استفتاح:

صحیح بخاری اور دیگر کتب میں وارد اس حدیث میں تکبیرِ تحریمہ کے بعد سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھنے کا ذکر آیا ہے، ثناء و استفتاح کا ذکر ہی نہیں آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازِ جنازہ میں ثناء اور استفتاح کا پڑھنا مشروع نہیں۔ شافعیہ و حنابلہ اور دیگر آئمہ و فقہاء کا یہی مسلک ہے۔

(احكام الجنائز للالبانی ص ۱۱۹ ، الانصاف فی مسائل الخلاف ۲/ ۵۲۰ ، المغنی لابن قدامه ۶/۴۸۵ الروضة الندیه شرح الدرر البهية

للشوکانی و نواب صدیق حسن خان ۱/ ۲۵۱ ، ۲۵۲)

سرّی قراءت:

[27] بعض احادیث کی رو سے صحیح تر بات یہ ہے کہ نمازِ جنازہ میں امام کی قراءت سراً یعنی بلا آواز ہو۔ فجر و مغرب اور عشاء و جمعہ کی طرح جہراً (بلند آواز سے) نہ ہو۔

(نسائی ، المحلّی ابن حزم ، طحاوی ، بیہقی ، مستدرك حاكم

)

دوسری تکبیر اور درُود شریف:

[28] قراءت سے فارغ ہو کر دوسری تکبیر کہیں اور درود شریف (درودِ ابراہیمی: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ ... الخ) پڑھیں۔ (جو کہ نماز کے تشہّد میں پڑھا جاتا ہے) (حوالہ جاتِ مذکورہ سابقہ)

تیسری تکبیر اور جنازے کی دُعائیں:

[29] درود شریف پڑھنے کے بعد تیسری تکبیر کہیں اور پورے اخلاص کے ساتھ میّت کے لیۓ مغفرت و بخشش کی دُعا کریں۔

(حواله جات سابقه وابو داؤد ، ابن ماجه، صحيح ابن حبان)

[30] پہلی دُعاء:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا

فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ))

''اے اللہ! ہمارے تمام زندہ و مردہ، حاضر و غائب، چھوٹے بڑے مرد و زن کی بخشش فرما، اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے، اسے ایمان کی حالت میں موت دے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر و ثواب سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔''

(ابوداؤد ، ترمذی ، نسائی فی السنن و عمل الیوم واللیلة ، ابن ماجه، ابن حبان ، بیهقی ،مسند احمد ، مستدرك حاكم ، مصنّف ابن ابی شیبه ، محلّی ابن حزم)

[31] دوسری دُعاء:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَ نَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ))

’’اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اسے عافیّت دے اور اسے معاف فرما، اس کی ضیافت و مہمانی بہتر کر، اس کی قبر کو فراخ کر دے اور اس کے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے۔ اور اسے اس دُنیاوی گھر سے بہتر گھر، اور یہاں کے اہل وعیال سے بہتر لوگ اور یہاں کے جوڑے سے بہتر جوڑا عطا فرما، اور اسے جنت میں داخل کر اور عذابِ قبر و عذابِ جہنم سے پناہ دے۔‘‘

(مسلم، ترمذی، نسائی فی السنن و عمل الیوم واللیلة، ابن ماجه، بیهقی، شرح السنّه بغوی، طیالسی، محلّی ابن جرم، المنتقیٰ ابن الجارود)

[32] تیسری دُعاء:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَ عَذَابَ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَاغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ)) (ابو داؤد، ابن ماجه، ابن حبان، مسنداحمد)

’’اے اللہ! فلاں بن فلاں (یہاں میّت کا نام لیں چاہے مرد ہو یا عورت) تیری سُپر دداری اور جوارِ رحمت میں ہے، اسے قبر کے فتنہ و امتحان اور جہنم کے عذاب سے بچا تو صاحبِ حق و وفاء ہے، تو اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، بے شک تو بڑا بخشنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے۔‘‘

[33] چوتھی دُعاء:

((اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ حَسَنَاتِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ))

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے (تیرے ایک بندے) اور ایک بندی کا بیٹا ہے (یہ اس بات کی شہادت دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں اور تو اس کے بارے میں خوب جانتا ہے) وہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر وہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر وہ بُرا تھا تو درگزر فرما۔''

(مستدرك حاكم ، بيهقى ، معجم طبرانى كبير ، مسند ابولعلىٰ ، مؤطا مالك ،مؤطا محمد)

یہ آخری دُعاء دراصل دو دُعاؤں کا مجموعہ ہے جنہیں الگ الگ پورا پورا نقل کرنے کی بجائے دوسری کے اضافی الفاظ بین القوسین ذکر کر دیئے ہیں۔

[34] پانچویں دُعاء:

اگر بچے کی میّت ہو تو پہلی دُعاء کی جائے جس میں صَغِیْرَنَا کا لفظ بھی آیا ہے۔ اور اگر یہ دُعاء بھی کرلے تو صحیح ہے:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّ اَجْراً))

(بیہقی ،بسند حسن، موقوفًا)

''اے اللہ! اسے ہمارا پیشرو اور ذریعۂ اجر و ثواب بنا دے۔''

چوتھی تکبیر اور سلام:

[35] اب چوتھی تکبیر کہیں اور دونوں طرف سلام پھیر لیں۔

(صحیح مسلم ، بیهقی ، معجم طبرانی کبیر)

[36] اگر کبھی کبھی صرف ایک سلام پر اکتفاء کیا جائے۔ (جیسا کہ ان عرب ممالک میں مروّج ہے) تو بھی جائز ہے۔

(دارقطنی ، بیهقی ، مستدرك حاكم ، و سنده حسن)

[37] کبھی کبھار چوتھی تکبیر کہنے اور سلام پھیرنے کے درمیان بھی دُعاء کی جا سکتی ہے۔

(ابن ماجه ، مسنداحمد ، مستدك حاكم ، بيهقى بسند صحيح)

[38] جنازہ کے لیئے کبھی پانچ تکبیریں کہنا بھی ثابت ہے۔

(صحیح مسلم ، ابوداؤد ،نسائی ، ابن ماجه)

[39] بعض آثار سے پتہ چلتا ہے کہ میّت صاحبِ شرف وفضیلت ہو تو اس پر چار سے زیادہ پانچ اور چھ تکبیریں بھی کہی جا سکتی ہیں۔

(بیهقی ، مصنّف عبدالرزاق ، ابن ابی شیبه ، دارقطنی ، محلّیٰ)

[40] میّت کو قبر میں رکھتے وقت دُعاء:

نبیٔ اکرم ﷺ میّت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دُعاء فرمایا کرتے تھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ))

''اللہ کے نام سے اور نبی ﷺ کے طریقہ کے مطابق (اس میّت کو قبر میں دفن کرتے ہیں۔''

(ابوداؤد ، ترمذی ، نسائی فی عمل الیوم واللیلة، ابن ماجه ، مسند احمد ، ابن السُنّی ، ابن حبان ، بیهقی ، مستدرك حاكم ، صحیح الجامع : ٤٢٧٢)

[41] تدفین کے بعد دعاء:

نبی ﷺ میّت کی تدفین کے بعد فرماتے کہ:

''اپنے بھائی کے لیئے بخشش اور ثابت قدمی کی دُعاء کرو کیونکہ اب (منکر نکیر) اس سے سوال کریں گے۔''

(سنن ابی داؤد ، بیهقی ، مستدرك حاكم ، زوائد مسند احمد ، صحیح الجامع : ٩٥٦)

تنبیہ:

قبر پر مٹی کی پہلی دوسری اور تیسری لپ ڈالتے وقت جو کلمات (مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ ......) کہے جاتے ہیں وہ کہنا مسنون عمل نہیں ہے۔ نمازِ جنازہ کی سلام پھیرنے کے بعد اور قبرستان سے باہر نکل کر (۴۰ قدم پر) جو دُعاء کی جاتی ہے یہ بھی نبی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں، اور زیارتِ قبور کی دُعاء اصل کتاب میں نمبر (127) کے تحت گزر چکی ہے۔

[42] شہداء اُحد کی زیارت کیلئے جائیں تو بھی مذکورہ دعاء ہی کرلیں، البتہ مدینہ منورہ میں بقیع الغرقد المعروف جنت البقیع کی زیارت کے وقت یہ دعاء کرلیں:

((اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ دَارَ قَوۡمٍ مُؤۡمِنِيۡنَ وَاَتَاكُمۡ مَا تُوۡعَدُوۡنَ غَدًا مُؤَجَّلُوۡنَ وَاِنَّا اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمۡ

لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ))

(مسلم٤/٩٤،بیھقی٥/٢٤٩ ابن السنّی:٥٩٧)

''اے مؤمن لوگو! تم پر سلامتی ہو اور تمہیں وہ مل گیا جس کا تم سے وعدہ تھا۔ اور ہم بھی جب اللہ نے چاہا آپ سے آملیں گے۔ اے اللہ! بقیع الغرقد کے آسودہ گان کی مغفرت فرما۔''

[43] یا پھر یہ دعاء کریں:

((اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِيْنَ وَاِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ))

''اس شہرِ خاموشاں کے مؤمن و مسلمان باسیوں پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے چلے جانے والے اور پیچھے رہ جانے والوں پر رحم فرمائے اور ان شآء اللہ ہم بھی آپ سے ضرور آملیں گے۔''(مسلم٤/٩٤)

[44] وضوء کی دعائیں:

ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ:

بِسْمِ اللّٰهِ ''(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے''۔

کہہ کر وضوء شروع کرو۔

(بخاری ، مسلم ،نسائی ، ابن السُنّی)

بوقتِ وضوء اور عام کام کرتے وقت صرف اِتنا ہی کہیں الرحمٰن الرحیم ساتھ ملانا ثابت نہیں ہے۔

[45] دورانِ وضوء کی دُعاء:

بعض روایات کی رو سے نبیٔ اکرم ﷺ نے دورانِ وضوء یہ دُعاء فرمائی:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ (فِیْ) دَارِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ))

’’اے اللہ! مجھے میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں فراخی کر دے اور میرے رزق میں برکت فرما۔‘‘

(مسند احمد ، زوائدِ مسند ، ابن ابی شیبہ ، عمل الیوم نسائی و ابن السنّی۔صحیح الجامع : ۱۲۷٦)

جبکہ صحیح تر بات یہ ہے کہ یہ دُعاء دورانِ وضوء کی بجائے نماز کے آخر میں پڑھی جانے والی دعاؤں میں سے ہے۔

[46] وضوء کے بعد کی دُعاء:

ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ جس نے اچھی طرح وضوء کیا اور پھر یہ کہا:

((اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ))

’’میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔‘‘

اِس کے لیئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔جس سے چاہے داخل ہو۔

(صحیح مسلم ، ابو داؤد ، ترمذی ، نسائی ، ابن ماجه ، ابن حبان ، ابن خذیمه ، بیهقی ، مصنّف ابن ابی شیبه ، ابن السنّی ، صحیح الجامع حدیث : ۲۰۴۳)

[47] دوسری دُعاء:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ))

''اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکبازوں میں سے کر دے۔''

(ترمذی، طبرانی اوسط والدعاء ، تاریخِ بغداد خطیب ، ابن السُنّی ، مصنّف عبدالرزاق و ابن ابی شیبه)

[48] تیسری دُعاء:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ))

(عمل الیوم واللیلة نسائی وابن السُنّی، مستدرك حاکم ، طرانی اوسط والدعاء ، مصنّف عبدالرزاق ، ابن ابی شیبه۔ صحیح الجامع :٦٠٤٦)

''اے اللہ! تو پاک ہے ساتھ اپنی تعریف کے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف تائب ہوتا ہوں۔''

نوٹ:

بعض روایات میں ہر ہر عضو کو دھوتے وقت الگ الگ دُعائیں وارد ہوئی ہیں جو کہ عام کتبِ نماز میں بھی نقل کی جاتی ہیں لیکن وہ دُعائیں کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

[49] وتر کے بعد کی دُعاء:

وتر کے سلام کے بعد تین دفعہ یہ دُعاء پڑھیں اور تیسری مرتبہ اسے ذرا لمبا کرنا مسنون ہے:

((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ))

(ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث صحیح)

''پاک ہے بادشاہ جو کہ مقدّس ہے۔''

[50] روزہ افطار کرنے کی دُعاء:

نبیٔ اکرم ﷺ روزہ افطار کرتے وقت یہ دُعاء فرمایا کرتے تھے:

((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ))

''پیاس گئی اور آنتیں گیلی ہوئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر وثواب ثابت ہوگیا۔''

(ابوداؤد، مستدرك حاكم، ابن السُنّی۔حديث حسن، تحقيق مشكوٰة: ١٩٩٣ وارواء الغليل: ٩٢٠)

[51] دوسری دُعاء:

آپ ﷺ یہ دُعا بھی فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ عَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ))

''اے اللہ! میں نے تیرے لیئے روزہ رکھا اور تیرے رزق کے ساتھ افطار کیا۔''

(ابو داؤد مرسلًا ۔ يتقوّىٰ بالشواهد تحقيق مشكوٰة : ١٩٩٤ وضَعّفَهٗ البعض)

اور جب کسی کے یہاں کوئی روزہ افطار کرے تو اس وقت کی دُعاء اصل کتاب میں نمبر (١٥٤) کے تحت زیرِ عنوان ''ضیافت کے بعد'' گزر چکی ہے۔[45]

[51] لیلۃ القدر کی دُعاء:

اگر کسی کو لیلۃ القدر مل جائے تو وہ یہ دُعاء کرے:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ))

''اے اللہ! تو عفو و درگزر کرنے والا اور اسے ہی پسند کرنے والا ہے۔ مجھے بھی معاف فرما دے۔''

(ترمذی ، ابن ماجه ، ابن السُنّی ، مسنداحمد ۔صحيح الجامع حديث : ٤٢٩٩)

حج و عمرہ کا تلبیہ:

---

(45) روزہ رکھتے وقت جو دعا کرنا معروف ہے: (وَبِصَوْمِ غَدٍ......) یہ سراسر خود ساختہ ہے۔ تفصیل کے لیئے دیکھیئے ہمارا رسالہ ''نماز و روزہ کی نیت'' مطبوعہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ، لاہور (پاکستان)

[52] ((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ))

(بخاری،مسلم،سنن اربعه،ابن خذيمه،بيهقی،دارمی،مسنداحمد)

''میں حاضر ہوں، اے میرے رب! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بیشک ہر قسم کی تعریف، تمام نعمتیں، اور بادشاہی تیرے ہی لیئے ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

[53] ((لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ))

(نسائی،ابن ماجه، بيهقی، ابن حبان،ابن خذيمه،دارقطنی، حاكم، احمد،طيالسی)

''میں حاضر ہوں، اے معبودِ برحق! میں حاضر ہوں۔''

[54] ((لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ)) (صحيح مسلم،مؤطا امام مالك وغيره)

''میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور ہر قسم کی بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں، میں طلب وسوال تجھی سے کرتا ہوں اور عمل بھی تیرے لیئے ہی کرتا ہوں۔''

[55] تلبیہ کے ساتھ یہ کلمات بھی ثابت ہیں:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ))

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔''

(مسنداحمد،مستدرك حاكم،صحيح ابن خذيمه)

[56] تلبیہ کے شروع میں:

تلبیہ کے شروع میں حسبِ موقع ان الفاظ کا اضافہ کرلیں۔ اگر صرف عمرہ کرنے کا ارادہ ہے تو یہ کہیں:

((اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ عُمْرَةً))

''اے اللہ! میں عمرہ کیلئے حاضر ہوا ہوں۔''

[57] اگر صرف حجِ مفرد کا ارادہ ہو تو یہ کہیں:

((اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ حَجّاً))

''اے اللہ! میں حج کیلئے حاضر ہوا ہوں۔''

[58] اگر حجِ قِران کرنے کا ارادہ ہو تو یہ کہیں:

((اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ حَجّاً وَ عُمْرَةً))

''اے اللہ! میں حج وعمرہ کیلئے حاضر ہوا ہوں۔''

[59] اگر حجِ تمتع کرنا ہو تو میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں اور یہ کہیں:

((اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ عُمْرَةً))

''اے اللہ! میں عمرہ کیلئے حاضر ہوا ہوں۔''

[60] ۸ ذوالحج (یومِ ترویہ) کو مکہ مکرمہ میں اپنی رہائش گاہ سے حج کا احرام باندھیں اور یہ کہیں:

((اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ حَجّاً)) (بخاری ومسلم)

[61] طوافِ بیت اللہ کی دعاء:

طواف کے سات چکروں کیلئے سات دعائیں تجویز کی گئی ہیں جبکہ وہ تجویز نبی ﷺ سے ثابت نہیں بلکہ خودساختہ ہے لہٰذا ان کے چکروں میں نہ آئیں تاہم رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان نبی ﷺ سے یہ دعاء ثابت ہے:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرہ: ۲۰۲)

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔''

(ابوداؤد، مسند احمد، ابن حبان، بیہقی، حاکم، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن خذیمہ)

[62] سعی بین الصفاء والمروہ کی دعائیں:

صفا پہاڑی پر چڑھ کر یا اس کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھیں:

﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرہ:۱۵۸)

''بیشک صفا و مروہ اللہ کے شعائر و نشانیوں میں سے ہیں۔''

اور ساتھ ہی یہ کہیں:

((اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ))

(صحیح مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی)

''میں بھی وہیں سے سعی شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے (تذکرہ) شروع فرمایا ہے۔''

[63] صفا پر قبلہ رو کھڑے ہو کر تین مرتبہ:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ))

کہیں اور پھر تین مرتبہ ہی یہ ذکرِ الٰہی دہرائیں:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اسکا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه اَنْجَزَ وَعْدَه وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ)) (حوالہ جات سابقہ ایضاً)

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے نے تمام سرکش جماعتوں کو شکست دی۔''

[64] طواف کی طرح ہی سعی کے ہر چکر کیلئے بھی سات دعائیں جمع کر دی گئی ہیں ان کے چکر میں نہ آئیں بلکہ قرآن وسنت کی ثابت شدہ دعائیں کرتے جائیں البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے دو صحیح مگر موقوف سندوں سے ثابت ہے کہ وہ دورانِ سعی یہ دعاء کیا کرتے تھے:

((رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ))

(ابن ابی شیبہ، طبرانی اوسط وفی الدعاء، بیہقی)

''اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، تو غالب اور صاحبِ کرم ہے۔''

[65] یومِ عرفہ کی دعاء:

یومِ عرفہ کو سارا دن مسنون دعائیں کرتے رہیں البتہ اس دن کی افضل ترین دعاءِ انبیاء علیہم السلام یہ ہے:

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ))

(ترمذی، مسنداحمد، مؤطا امام مالك، بیهقی، شرح السنه، مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبه)

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، تمام بادشاہی اور ہر طرح کی حمدوثناء اسی کے لیئے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

ذبح وقربانی کی دعائیں:

[66] ذبح ونحر کے وقت یہ کلمات کہیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ))

(صحیح بخاری ومسلم، سنن اربعه، دارمی، بیهقی، ابن خذیمه)

''اللہ کے نام سے، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔''

[67] خاص قربانی کا جانور ذبح ونحر کرتے وقت یہ کلمات بھی ثابت ہیں:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا مِنْكَ وَلَكَ))

(ابوداؤد، ابن ماجه، ابن خذیمه، دارمی، بیقی، مسنداحمد)

''اے اللہ! یہ تیری توفیق سے ملا اور تیری رضاء کیلئے دیا ہے۔''

[68] مذکورہ الفاظ کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ لیں:

((اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّىْ))

''اے اللہ! اسے میری طرف سے قبول فرما۔''

(ماخوذ از صحیح مسلم، ابوداؤد، مسند احمد، بیہقی)

مختلف دُعائیں

[69] بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دُعاء:

نبیٔ اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دُعاء فرماتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ))

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناپاک جنّوں اور جنّیوں سے''۔

(صحیحین و سنن اربعہ، مسند احمد، بیہقی، دارمی، طبرانی اوسط، ابن السُّنّی، صحیح الجامع: ٤٥٨٨، ارواء الغلیل: ٥٠)

[70] قضاءِ حاجت کے لیئے بیٹھتے وقت دُعاء:

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت تو مذکورہ دُعاء کریں گے جبکہ بیت الخلاء کے اندر جا کر بولنا یا دُعاء کرنا صحیح نہیں لہٰذا جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگیں تو اسی وقت یا پھر کسی کھلی جگہ قضاءِ حاجت کی نوبت آ جائے تو بیٹھتے وقت یہ کہیں:

((بِسْمِ اللّٰہِ)) ''اللہ کے نام سے''۔

نبیٔ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

”یہ کہہ کر بیٹھنے سے جنات کی آنکھوں اور اِنسانوں کی شرمگاہوں کے مابین پردہ ہوجاتا ہے۔“

(ترمذی ، ابن ماجه ، مسندامام احمد ، ابن السُنّی ، الارواء : ٤٩

صحیح الجامع: ٣٦٠٥)

[71] بیت الخلاء سے نکل کر دُعاء:

بیت الخلاء سے نکل کر نبی ﷺ یہ دُعاء کیا کرتے تھے:

((غُفْرَانَكَ))

”(اے اللہ) تیری بخشش چاہتا ہوں۔“

(سنن اربعه ، ابن حبان ، مسنداحمد ، مستدرك حاكم ، ابن السُنّی ، صحیح الجامع : ٤٥٨٣)

[72] نیا کپڑا پہننے کی دُعاء:

((اَلحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ))

”ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لیئے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم گاہ چھپاتا ہوں اور لوگوں میں حسن وزیبائش اختیار کرتا ہوں۔“

(ترمذی ، ابن ماجه ، ابن ابی شیبه ، ابن السُنّی ، الدعاء طبرانی ، مستدرك حاكم ، مسنداحمد ، زوائدِمسند ، مسند ابویعلی ، طبقات ابن سعد ، حدیث حسن بالشواهدو اِن ضعفهٗ البعض دیکھیئے: ضعیف الجامع : ٥٨٣٩ ، تحقیق مشکوٰة : ٤٣٧٤ ، تحقیق صلوٰة

الرسول ﷺ ص ٧٦١ ، ٧٦٢ طبع دوم ۔)

[73] دوسری دُعاء:

یہ دُعاء کرنے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ))

''ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لیئے ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے یہ (اپنے فضلِ خاص کے ساتھ) میری کسی محنت و مشقّت کے بغیر عطا کیا۔''

(ابوداؤد، مستدرك حاكم ، ابن السُنّی ، مسندابی یعلیٰ ، حدیث حسن ، ارواء الغلیل : ١٩٨٩)

[74] تیسری دُعاء:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِیْهِ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِهٖ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ))

''اے اللہ! ہر قسم کی تعریف تیرے لیئے ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا ہے، میں تجھ سے اس کپڑے اور اس کے مقاصد کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کپڑے اور اس کے مقاصد کے شرّ سے۔''

(ابو داؤد ، ترمذی ، ابن حبان ، ابن السنّی ، مستدرك حاكم ، صحیح الجامع : ٥٤٤٠)

[75] کپڑا اتارنے کی دُعاء:

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''بنی نوع اِنسان کی شرمگاہوں اور جنات کی آنکھوں کے مابین پردہ ہوجاتا ہےاگر کپڑا اتارتے وقت یہ کہہ لیں:

((بِسْمِ اللّٰہِ)) ''اللہ کے نام سے''۔

(ابن السُنّی ، صحیح الجامع: ٣٦٠٤)

[76] کسی کو نیا کپڑا پہنے دیکھ کر:

((اِلْبَسْ جَدِیْداً وَعِشْ حَمِیْداً وَمُتْ شَھِیْداً))

''نئے کپڑے پہنو، معزز زندگی گزارو اور شہادت کی موت پاؤ۔''

(ابن ماجه ، مسند احمد ، الصحيحة : ٣٥٢ ، صحيح اجامع : ١٢٤٥)

[77] کسی کے تعاون واحسان اور نیکی کرنے پر اس کے لیئے دُعاء:

اگر کوئی کسی کے ساتھ نیکی کرے تو وہ نیکی کرنے والے کے لیئے (کم از کم صرف اِتنا ہی) کہہ دے:

((جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْراً))

''اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔''

تو ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ اس نے پوری تعریف کردی۔

(ترمذی ، نسائی ، ابن حبان ، ابن السُنّی ، صحيح الجامع : ٦٢٤٤)

[78] کوئی گناہ کر بیٹھنے پر:

اگر کوئی گناہ کر بیٹھے تو وضوء کرے اور دو رکعتیں نفلی نماز پڑھے اور اللہ سے اس گناہ کی مغفرت و بخشش طلب کرے تو اس کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ سورۂ نسآء میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَ مَن یَّعْمَلْ سُوْٓءً اَوْیَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوْراً رَّحِیْماً﴾

''جو برائی کرے یا اپنے نفس پر زیادتی کر بیٹھے پھر اللہ سے توبہ کا طالب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔'' (سورة النسآء : ۱۱۰)

(سنن اربعه ، ابن حبان ، مسند احمد ، ابن السُنّی ، صحیح الجامع حدیث : ٥٦١٤)

[79] بے مقصد بحث، فضول سوالات، بُرے خیالات اور شیطانی وساوس پر:

نبیٔ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

''شیطان بندے کے پاس آ کر کہتا ہے کہ تجھے کس نے پیدا کیا؟ وہ کہتا ہے: اللہ عزّ وجل نے، پھر وہ کہتا ہے کہ ان آسمانوں اور زمین کو کس نے بنایا ہے؟ وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے۔ پھر وہ کہتا ہے کہ اللہ کو کس نے بنایا ہے؟
جب کوئی شخص اس قسم کی وسواسی کیفیّت کو محسوس کرے تو فوراً تین مرتبہ یہ کہے:

((اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ))

میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لایا۔''

(صحیح بخاری و مسلم ، ابوداؤد ، مسند احمد وبزار و ابویعلیٰ ،

صحیح ابن حبان ، معجم طبرانی کبیر واوسط ، ابن السنّی ،

صحیح الجامع : ١٦٥٣ والصحیحه : ١١٦ ، ٦٤٦٣)

[80] ایک حدیث میں ہے کہ وہ **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ ......الخ** پڑھے اور اس وسواس کو ذہن سے جھٹک دے۔

(بخاری و مسلم وابن السنی ، صحیح الجامع : ٧٨٧٠ والصحیحة : ١١٧ و ٩)

[81] جبکہ ایک حدیث میں ہے کہ اگر لوگوں میں اس قسم کی بات ہونے لگے کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو یہ کہیں:

((اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُواً اَحَدٌ))

''اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا نہ اسے کسی نے جنم دیا اور نہ ہی کوئی اس کی ہمسری کرنے والا ہے۔''

پھر بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دیں۔ اور ساتھ ہی **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ...... الخ** پڑھیں۔

(ابوداؤد مسند احمد ، ابن السنّی صحیح الجامع : ٨٠٣٤ ،

الصحیحة : ١١٨)

شیطانی وساوس وغیرہ کے سلسلہ میں ہی بعض دُعائیں اصل کتاب کے نمبر (109 تا 114) میں بھی گزری ہیں۔

[82] باؤلے پن کا دَم:

باؤلے یا پاگل (دماغی مریض) کو تین دن صبح وشام دو دو مرتبہ روزانہ سورۂ فاتحہ

پڑھ کر یوں دم کریں کہ جب سورۂ فاتحہ کی قراءت مکمل ہو تو منہ کا لعاب جمع کر کے مریض کے منہ پر پھونک مار دیں۔ (ابو داؤد ، ابن السُنّی ، الصحیحہ : ۸۱۹)

اصل کتاب کے نمبر (121) کے تحت زہریلے کیڑے کے کاٹنے پر بھی سورۂ فاتحہ سے اسی قسم کا دَم مذکور ہوا ہے۔

[83] کسی کے گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت لینے کا طریقہ:

کسی کے گھر جانا ہو تو اندر بلا اجازت داخل نہیں ہونا چاہیئے، گھنٹی ہونے کی شکل میں اسے بجائیں ورنہ دروازے پر دستک دیں۔ اندر سے کوئی پوچھے تو سب سے پہلے السلام علیکم کہیں اور پھر اندر جانے کی اجازت طلب کریں۔

(بخاری ، مسلم ، ابوداوٗد ، معجم طبرانی کبیر ، المختارہ للضیاء ، ابن السُنّی ، صحیح الجامع : ۳۱۵)

[84] تین مرتبہ گھنٹی بجانے یا دستک دینے پر بھی اگر کوئی دروازہ نہ کھولے تو کبیدہ خاطر ہوئے بغیر واپس چلے جائیں، تعلیمِ نبوی ﷺ یہی ہے۔

(ابوداؤد ، ترمذی ، مسند احمد ، ابن السُنّی ، الصحیحہ : ۸۱۸)

[85] اگر کوئی سلام کہے اور اجازت لیئے بغیر کسی کے گھر گھس آئے تو گھر والے کو اجازت ہے کہ وہ اسے باہر نکال دے اور اس سے سلام کرنے اور اجازت لینے کا مطالبہ کرے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ کیا تھا۔

(صحیح بخاری و مسلم ، عمل الیوم واللیلۃ ابن السُنّی)

دستک دینے پر اگر اندر سے کوئی پُوچھے: کون؟ تو یہ نہ کہیں: ''میں ہوں'' بلکہ اپنا نام لینا چاہیئے۔ (بخاری و مسلم ، ابن السُنّی)

[86] اپنا شہر یا گاؤں دیکھنے کی دُعاء:

جب کسی سفر سے واپسی پر اپنے شہر یا گاؤں کو دیکھیں تو یہ دُعاء کریں:

((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا بِھَا قَرَارًا وَرِزْقًا حَسَنًا))

''اے اللہ! ہمارے لیئے اس میں قرار اور اچھا رزق پیدا فرما دے۔''

(کتاب الدعاء طبرانی ، حدیث حسن ، تحقیق الاذکار ص ۱۹٤)

جبکہ ایک دوسری دعاء اصل کتاب کے نمبر (143) کے تحت بھی گزری ہے۔

[87] کسی بستی میں داخل ہونے کی دُعاء:

جب کسی شہر یا بستی میں جانا ہو تو اُسے دیکھتے ہی یہ دُعاء کریں:

((اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاَنَا اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا))

''اے ساتوں آسمانوں اور ان کے زیر سایہ تمام چیزوں کے پروردگار! اور اے ساتوں زمینوں اور ان کی اٹھائی ہوئی تمام چیزوں کے پروردگار! اور اے شیطانوں اور ان کے بہکائے ہوئے لوگوں کے پروردگار! اور اے ہواؤں اور ان کی بکھیری ہوئی تمام چیزوں کے پروردگار! میں تجھ سے اس بستی اور اہالیانِ بستی کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس میں موجود ہر چیز کی بھلائی

کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس بستی اور اہالیانِ بستی اور اس میں موجود ہر چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔"

(السنن الکبریٰ نسائی ، ابن حبان ، مستدرك حاکم ، ابن السُنّی ، الوابل الصیّب لابن القیمؒ فصل : ۳۸ ، الکلم الطیّب لابن تیمیه ،ص ۹۸، الاذکار للنووی ص ۱۹۲)

[88] رات گئے آسمان کو دیکھنے کی دُعاء:

ایک مرتبہ نبیٔ اکرم ﷺ رات گئے باہر نکلے تو آسمان کی طرف دیکھ کر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰ یَاتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ﴾

"بے شک آسمانوں اور زمین کے بنانے اور دن رات کے بدلتے رہنے میں عقل والوں کے لیئے نشانیاں ہیں۔" (سورۂ آلِ عمران : ۱۹۰)

[89] پھر آپ ﷺ نے یہ دُعاء فرمائی:

((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْراً وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْراً وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْراًوَّعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْراً وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْراً وَّمِنْ بَیْنِ یَدَیَّ نُوْراًوَّ مِنْ خَلْفِیْ نُوْراً وَّمِنْ فَوْقِیْ نُوْراًوَمِنْ تَحْتِیْ نُوْراً وَّاعْظِمْ لِیْ نُوْراً یَوْمَ الْقِیَامَةِ))

"اے اللہ! میرے دِل، آنکھوں اور کانوں کو منور فرما دے اور میرے دائیں

اور بائیں اور میرے آگے اور پیچھے، اور میرے اُوپر اور نیچے نور ہی نور کر دے اور قیامت کے دن میرے لیئے نور کو زیادہ بڑا کر دے۔''

(بخاری و مسلم ، نسائی ، مسند احمد ، ابن السُنّی ، صحیح الجامع : ۱۲۷۰)

اِسی طرح ایک دُعاء اصل کتاب کے نمبر (37) کے تحت بھی گزری ہے جو کہ مطلق رات کو آنکھ کھل جانے پر کی جانے والی ہے۔

[90] کسی بھی وقت آسمان کو دیکھنے کی دُعاء اور اس کا اجرِ عظیم :

نبیٔ اکرم ﷺ آسمان کی طرف دیکھ کر سُورۂ آلِ عمران کی آیت :۱۹۱ کے یہ الفاظ پڑھا کرتے تھے :

﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

''اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ سب باطل و بیکار پیدا نہیں کیا تو پاک ہے ہمیں عذابِ جہنم سے بچالے۔''

[91] اس سے آگے آیت :۲۰۰ تک یعنی سورت کے آخر تک بھی پڑھا کرتے تھے۔

(بخاری و مسلم)

[92] ایک حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ اللہ اس کی مغفرت کر دیتا ہے جو کہ آسمان کی طرف دیکھ کر یہ کہے :

((اَشْهَدُ اَنَّ لَكَ رَبًّا وَّ خَالِقًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ))

''میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا بھی ایک پروردگار و خالق ہے۔ اے اللہ! میری

مغفرت فرمادے۔'' (بخاری و مسلم)

[93] ایک حدیث میں ہے کہ آسمان کی طرف دیکھ کر آپ ﷺ فرماتے:

((يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى طَاعَتِكَ))

''اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنی اطاعت پر قائم رکھ۔''

(صحیح مسلم ، مسنداحمد، السنه ابن ابی عاصم ابن السُنّی ، ابن کیثر ۲/۲۹۸)

[94] قرض کی ادائیگی کے وقت قرض خواہ کے لیے دُعاء

نبیٔ اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے چالیس ہزار درہم قرض لیئے اور بوقتِ ادائیگی ان کے لیئے یہ دُعاء بھی فرمائی:

((بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَا لِكَ))

''اللہ تمہارے اہل وعیال اور دولت و مال میں برکت فرمائے۔''

(نسائی ، ابن ماجه ، ابن السُنّی ، الاذکار للنووی ص ۲۷۵)

جبکہ مقروض کی دُعاء اصل کتاب میں نمبر (120) کے تحت گزر چکی ہے۔

[95] کھانا کھلانے اور دودھ یا پانی پلانے والے کے لیے دُعاء

جب کوئی شخص کسی کو کھانا کھلائے یا دودھ یا پانی پلائے تو کھانے پینے والے کو کھلانے والے کے لیئے یہ دُعاء کرنا چاہیئے:

((اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ))

''اے اللہ! جس نے مجھے کھانا کھلایا ہے اسے تو کھلا (رزقِ فراواں عطا کر) اور جس نے مجھے پلایا ہے اسے تو خود پلا۔'' (صحیح مسلم)

[96] کھانا کھانے کی دُعاء:

خورد ونوش کی دُعائیں اصل کتاب میں نمبر(146)تا(152)کے تحت ذکر ہوگئی ہیں جبکہ ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی کھانا کھائے تو یہ دُعاء کرے:

((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَ اَبْدِلْنَا خَيْراً مِنْهُ))

''اے اللہ! ہمارے لیئے اس میں برکت فرما اور ہمیں اس سے بھی بہتر کھانا عطا کر۔''

(ابوداؤد ، ترمذی ، مسند احمد ، الصحیحۃ : ۲۳۲۲ ، مشکوٰۃ : ۴۲۸۳)

[97] دودھ پینے کی دُعاء:

اسی مذکورہ سابقہ حدیث میں ہے کہ دُودھ پیئیں تو یہ دُعاء کریں:

((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَ زِدْنَا مِنْهُ))

(حوالہ جاتِ سابقہ ایضاً)

''اے اللہ! ہمارے لیئے اِس میں برکت فرما اور ہمیں یہ اور زیادہ دے۔''

[98] کسی کو ہنستے دیکھنے پر دُعاء:

جب کسی کو ہنستے ہوئے دیکھیں تو اس کے لیئے یہ دُعاء کریں:

((اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ)) (بخاری و مسلم)

''اللہ آپ کو سدا خوش رکھے۔''

[99] عروسہ کے لیئے دُعاء:

نکاح کا خطبہ،شادی کی مبارک،آدابِ زفاف وغیرہ امور تو اصل کتاب میں

نمبر (166) تا (169) کے تحت گزر گئے ہیں جب کہ ایک حدیث میں ہے کہ عورتیں جب عروسہ کو اس کے شوہر کے گھر میں داخل کریں تو اس کے لیئے یہ دُعاء کریں:

((عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ))

''اللہ تعالیٰ تمہیں خیر و برکت سے مالا مال کرے۔'' (بخاری شریف)

[100] مسجد میں اعلانِ گمشدگی پر:

مسجد میں اعلانِ گمشدگی سے نبیٔ اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

(سنن اربعه و مسنداحمد ، صحيح الجامع : ٦٢ ٦٧)

اور اگر کوئی شخص (بچے کی گمشدگی کے سوا) کسی چیز کے گم ہو جانے کا اعلان مسجد میں کرے تو اسے کہیں:

((لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ))

''اللہ تیری چیز واپس نہ لوٹائے۔''

(مسلم ، ترمذی ، دارمی ، ابن حبان ، ابن خذيمه ، بيهقی ، ابن السنّی، مستدرك حاكم ، مشكوٰة : ٧٠٦ ، ٧٣٣ ، صحيح الجامع : ٥٧٣، ارواء الغليل : ١٢٨٢)

البتہ انسانی جان کی اہمیت کے پیشِ نظر اہلِ علم نے بچے کی گمشدگی کے مسجد میں اعلان کی گنجائش دی ہے۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے ہماری کتاب ''احکام و آدابِ مساجد'' طبع مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ)

[101] مسجد میں خرید و فروخت کرنے والے کے لیئے:

مسجد میں خرید وفروخت سے بھی نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

(سنن اربعہ و مسنداحمد ، صحیح الجامع : ٦٧٦٢ ومشکوٰۃ : ٧٣٢)

اور اگر کوئی شخص مسجد میں خرید وفروخت کررہا ہوتو اسے کہیں:

((لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ))

''اللہ تیری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے''۔

(ترمذی ، دارمی ، ابن حبان ، ابن خذیمه ، بیهقی ، ابن السُنّی ، ابن الجارود ، مشکوٰۃ : ٧٣٣ ، صحیح الجامع : ٥٧٣، الارواء : ١٢٨٢)

[102] سجدۂ تلاوت کی دُعاء:

دورانِ تلاوت جب سجدہ آجائے تو اس سجدہ میں یہ دُعا کریں:

((اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْراً وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْراً وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْراً وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ))

''اے اللہ! میرے لیئے اس کے عوض اپنے پاس اجر وثواب لکھ لے اور مجھ سے اس کی بدولت (گناہوں کا) بوجھ اتار دے اور میرے لیئے اسے ذخیرۂ آخرت بنادے اور مجھ سے اسے اُسی طرح قبول فرما جیسے تونے اپنے بندے حضرت داوٗد علیہ السلام سے قبول کیا۔''

(ترمذی ، ابن ماجه ، ابن حبان ، مستدرك حاکم ، ابن خذیمه : ٥٦٢، ٥٦٣ ، الاذکارللنووی ص ٥٥، ٥٦)

[103] سجدۂ تلاوت کے سلسلہ میں ایک دوسری دعاء بھی بہت معروف ہے جس

میں ہے:

((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ))

''میری پیشانی نے اس ذات کوسجدہ کیا جس نے اس کی تخلیق کی اور صورت بنائی اور اپنی قدرت سے قوتِ بصارت وشنوائی (سننے کی طاقت) عطا فرمائی۔''

(ترمذی ،نسائی ، ابن ابی شیبه ، ابنِ خذیمه ، دارقطنی ،بیهقی ، شرح السنه بغوی، الفتوحات الربانیه لابن علان ۲۷۹/۲)

لیکن اس حدیث میں اس دُعاء کوسجدۂ تلاوت میں پڑھنے کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہ عام نماز کے سجدہ کی دعاء ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ والی دُعاء سجدہ میں کیا کرتے تھے۔

(مسلم ، ابوداؤد ، ترمذی ،نسائی ، ابن ماجه)

البتہ امام ابن ماجہ نے اسے ''باب سجود القرآن'' میں ذکر کیا ہے۔

[104] آئینہ دیکھنے کی دُعاء:

مذکورہ سابقہ دُعاء والا معاملہ ایک دوسری دُعاء کا بھی ہے کہ وہ مطلقاً تو ثابت ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

((اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ))

''اے اللہ! جس طرح تو نے میری شکل اچھی بنائی ہے۔ اِسی طرح مجھے اخلاقِ حسنہ سے بھی نواز دے۔''

(صحیح ابن حبان ، مسنداحمد ، ابویعلیٰ وطیالسی ومسند

الشھاب، ارواء الغلیل : ۷۴)

لیکن اس حدیث میں یہ ثابت نہیں کہ اسے آئینہ دیکھتے وقت پڑھا جائے۔ البتہ ابوالشیخ نے اپنی کتاب ''اخلاق النبی ﷺ'' میں اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، ابن السُنّی نے ''عمل الیوم واللیلۃ'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، مسند ابی یعلی، مجروحین ابن حبان، الدعاء ومعجم کبیر طبرانی، ابن السُنّی اور اخلاق النبی ﷺ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور الشکر ابن ابی الدنیا، معجم طبرانی اوسط، ابن السنی ابوالشیخ کی اخلاق النبی ﷺ، مجروحین ابن حبان اور زوائدِ زہد مروزی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مختلف ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ یہ دُعاء مروی ہے۔ اور ان سب کے یہاں ''آئینہ دیکھنے'' کا بھی ذکر آیا ہے لیکن ان روایات میں سے کسی کی سند صحیح نہیں ہے۔

(التفصیل : الارواء :۷۴، ۱/ ۱۱۳۔۱۱۶ تخریج صلوٰۃ الرسول ﷺ ص ۷۵۳، ۷۵۴ طبع دوم)

[105] فجر کی سنتوں کے بعد کی دُعاء:

فجر کی سنتیں پڑھ کر بیٹھے بیٹھے نبی ﷺ نے تین مرتبہ یہ دُعاء فرمائی:

((اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبرِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ))

''اے اللہ! حضرت جبرائیل، اسرفیل، میکائیل علیہم السلام اور نبی محمد ﷺ کے پروردگار! میں نارِ جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(ابن السُنّی ، مستدرك حاکم ، طبرانی کبیر ، الصحیحۃ : ۱۵۴٤ ، صحیح الجامع : ۱۳۱۵)

[106] بے خوابی کا علاج یا نیند اچاٹ ہو جانے پر دُعاء

جو بے خوابی میں مبتلا ہو اور کسی وجہ سے اس کی نیند اچاٹ ہو جائے اور سو نہ سکے تو اسے چاہیئے کہ یہ دُعاء کرے:

((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ))

''میں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب سے، اس کے بندوں کے شرّ سے اور شیطانوں کی گمراہ کن چالوں سے اور ان کے حاضر ہونے سے۔''

(ابن السُنّی ولہٗ شاهد ، الصحيحه : ٢٦٤)

یہ دعاء اصل کتاب میں نمبر (40) کے تحت ''جو نیند میں ڈر جائے'' کے زیرِ عنوان ابوداؤد و ترمذی کے حوالے سے بھی گزری ہے جبکہ عمل الیوم واللیلۃ ابن السُنّی میں اسے ''بے خوابی'' زائل کرنے کی دُعاء کے طور پر بھی ذکر کیا گیا ہے۔ غرض ''سوتے وقت کے اذکار'' کی تفصیل اصل کتاب میں نمبر (26) سے لیکر (41) تک گزری ہے۔

[107] پھوڑے پھنسی کا علاج یا دَم:

اگر کس کو کوئی پھوڑا پھنسی نکل آئے تو کوئی کپڑا وغیرہ اس پر رکھ کر یہ دُعاء کریں:

((اَللّٰهُمَّ مُصَغِّرَ الْكَبِيْرِ وَمُكَبِّرَا الصَّغِيْرِ صَغِّرْ مَا بِيْ))

''اے اللہ! بڑی چیزوں کو چھوٹا اور چھوٹی چیزوں کو بڑا کرنیوالے! میرے اس پھوڑے کو چھوٹا کر دے۔''

(مسند احمد ، مستدرك حاكم ، عمل اليوم ، نسائی و ابن السُنّی ، الفتوحات الربانيه ، ابن علان ٤٨/٤)

[108] جلے کا دَم:

اگر کوئی آگ یا کسی گرم چیز سے جھلس یا جل جائے تو یہ دُعاء پڑھ کر اس کے متاثرہ حصہ کو دَم کریں اور اس جگہ پر پھُونکے کی شکل میں منہ کا لعاب بھی پھینکتے جائیں:

((اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيْ اِلَّا اَنْتَ))

''اے لوگوں کے پروردگار! اس کی تکلیف دُور کر دے، اسے شفاء بخش دے تو شفاء بخشنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شافی نہیں۔''

(عمل اليوم ،نسائی : ١٠٢٤، ١٠٢٥ ،مسند احمد ، ابن حبان، مستدرك حاكم ، صحيح الجامع حديث : ٨٦٨)

[109] کسی مشکل کے وقت دُعاء:

کسی مشکل میں مبتلا شخص یہ دُعاء کرے:

((اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا))

''اے اللہ! کوئی چیز (یا کام) آسان نہیں سوائے اس کے جسے تو آسان کر دے اور تو مشکلات کو جب چاہے آسان کر دیتا ہے''۔

(صحيح ابن حبان ، ابن السُنّی ، الدعوات الكبير بيهقی ، سوئے حرم : ٢٤٤)

مُعوّذاتِ نبویّہ ﷺ

[110] بے بسی، کاہلی، بزدلی، سخت بڑھاپے، عذابِ قبر اور فتنۂ موت وحیات سے اللہ کی پناہ مانگنے کی دُعاء:

ان اشیاء سے اللہ کی پناہ مانگنے کی دُعاء یہ ہے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بے بسی، کاہلی، بزدلی، بخل اور شدید بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں فتنۂ حیات وممات سے۔''

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، مسنداحمد، صحیح الجامع: ۱۲۹۵ و سوئے حرم ص ۲۴۵)

[111] ایک حدیث میں ہے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ))

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں: پریشانی، غم، بے بسی، سُستی، بخل، بزدلی، قرضہ اور لوگوں کے (ناجائز) غلبہ سے۔''

(بخاری و مسلم، ابوداوٗد، ترمذی، صحیح النسائی: ۵۰۳۶، مسند احمد، صحیح الجامع: ۱۳۰۰، الصحیحہ: ۱۵۴۱)

[112] نسائی میں یہ الفاظ بھی ہیں:

((وَاَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ))

''اور یہ کہ میں بہت زیادہ بوڑھا کر دیا جاؤں (جب یک پیری صد عیب ہو جاتی ہے)''

(صحیح النسائی: ۵۰۳۲، ۵۰۳۳، ۵۰۵۸، ۵۰۵۹، ۵۰۷۱)

[113] مذکورہ اشیاء اور سنگدلی و غفلت، فقر و فاقہ اور دیگر روحانی و جسمانی بیماریوں سے اللہ کی پناہ:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَیْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّیَاءِ وَاَعُوْذُبِكَ مَنَ الصَّمِّ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُبْنِ وَالْجُذَامِ

وَالْبَرَصِ وَسِيِّ الْاَسْقَامِ))

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: بے بسی، کاہلی، بزدلی، بخل، شدید بڑھاپے، سنگدلی، غفلت فقر وفاقہ، ذلت ومسکنت سے اور اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: فقر وغربت، کفر، فسوق ومعاصی (گناہ) نافرمانی، نفاق اور نمود ونمائش سے اور میں پناہ مانگتا ہوں: بہرہ، گونگا، دیوانہ، کوڑھی پن، برص (چمبا ہونے) اور تمام بری بیماریوں سے۔''

(مستدرك حاكم ، الدعاء بيهقى ، صحيح الجامع : ١٢٩٦ ، مشكوٰة : ٢٤٧٠ ارواء الغليل : ٨٥٢)

[114] برص، جنون، کوڑھی پن اور دیگر امراضِ جسمانیہ سے اللہ کی پناہ:

ایک حدیث میں صرف اِن جسمانی امراض سے پناہ کی یہ دُعاء وارد ہوئی ہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّ الْاَسْقَامِ))

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: برص جنون وپاگل پن، کوڑھی پن اور بری بیماریوں سے۔''

(ابوداؤد ، نسائی، مسند احمد ، صحيح الجامع : ١٢٩٢ ، مشكوٰة ٢٤٧٠، طيالسى ، الكامل ابن عدى ، سوئے حرم ٢٦٧)

[115] فقر وتونگری اور دجّال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ اور گناہوں کی بخشش کیلئے دعاء:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّىْ خَطَايَاىَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِىْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ خَطَايَاىَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ))

”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، کاہلی، شدید بڑھاپے، گناہ، قرض، قبر کے فتنے، قبر کے عذاب، آگ کے فتنے اور آگ کے عذاب سے اور تونگری وامیری نیز فقر وغربت اور مسیح دجّال کے فتنے سے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی برف اور اولوں سے دھودے اور میرے دل کو خطاؤں (کے آثار سے) اس طرح دھودے جس طرح سفید کپڑا میل سے دھودیا جاتا ہے نیز میرے اور میری خطاؤں کے مابین اتنی دُوری کردے جتنی کہ مشرق ومغرب کے مابین ہے۔“

(بخاری ، مسلم ، ترمذی ، نسائی ، ابن ماجه ، صحیح الجامع : ۱۲۹۹ سوئے حرم : ۲۶۹)

اِس دُعاء کا کچھ حِصّہ اصل کتاب میں نمبر (63) کے تحت ’’افتتاحِ نماز کی دُعائیں‘‘ کے زیرِ عنوان بھی گزرا ہے۔لیکن وہ دُعاء اُسی قدر ہی اپنی جگہ کامل و مستقل ہے۔

[116] گر کر، دَب کر، ڈوب کر، جَل کر، میدانِ جہاد میں پیٹھ دکھا کر ،زہریلے کیڑے کے کاٹنے سے مرنے اور بوقتِ موت شیطان کے فتنہ سے اللہ کی پناہ:

اِن سب امور سے اللہ کی پناہ مانگنے کی دُعاء یہ ہے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَالْھَدَمِ وَالْغَرَقِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِی الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِراً وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغاً))

’’اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: اونچائی سے گر کر، کسی چیز کے نیچے دب کر، ڈوب کر اور جل کر مرنے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے فتنہ میں مبتلا کرے، میں تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مرنے سے اور کسی زہریلے کیڑے کے کاٹنے کے نتیجہ میں مرنے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔‘‘

(ابوداؤد ، نسائی ، حاکم ، مشکوٰۃ : ۲۴۷۳ ۔ صحیح الجامع : ۱۲۹۳ ، سوئے حرم : ۲٦۸)

[117] بعض مذکورہ اشیاء اور بے فائدہ علم، بے خشوع دل، سیر نہ

ہونے والے نفس اور نا مقبول عمل و دُعاء سے اللہ کی پناہ مانگنے کی دعاء:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاھَا وَزَكِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكَّاھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَھَا))

’’اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بے بسی، کاہلی و سُستی، بُزدلی، بخل، شدید بڑھاپے، عذابِ قبر اور فتنۂ دجّال سے، اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اس کا تزکیہ فرما اور تو ہی بہترین تزکیہ کرنے والا ہے، تو ہی اِس کا آقا و دوست ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: بے فائدہ علم، بے خشوع دِل، سیر نہ ہونے والے نفس اور اُس دُعاء سے جو قبول نہ ہو۔‘‘

(مسلم ، نسائی ، مسند احمد ، مسند عبدبن حمید ، صحیح الجامع : ۱۲۹۷)

[118] ایک حدیث میں یہ دُعاء مختصراً یوں ہے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا

یَنْفَعُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ))

''اے للہ! میں تجھ سے بے خشوع دِل، غیر مقبول دُعاء، سیر نہ ہونے والے نفس اور بے فائدہ علم، ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(مسلم ، سُنن ابی داوٗد ، ترمذی ، نسائی ، ابن ماجه ، مستدرك حاکم ، مسند احمد ، صحیح الجامع : ۱۳۰۸ ،سوئے حرم : ۲۷۸)

[119] ایک دوسری حدیث میں اس سے بھی زیادہ اختصار ہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا یُرْفَعُ وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ))

(ابنِ حبان، احمد، مستدرك حاکم ، صحیح الجامع :۱۳۰٦)

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: بے فائدہ علم اور غیر مقبول عمل و دُعاء سے۔''

[120] بُرے اَوقات، بُرے ساتھی اور بُرے پڑوسی سے اللہ کی پناہ:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَیْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِالسُّوْءِ فِیْ دَارِالْمُقَامَةِ))

''اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں: بُرے دن، بُری رات، بُری گھڑی، بُرے ساتھی اور مستقل رہائش گاہ کے ساتھ بُرے پڑوسی سے۔''

(الادب المفرد، ابن حبان ، حاکم ، طبرانی کبیر الصحیحه : ۱۴۴۳ ، صحیح الجامع : ۱۳۰۱، ۱۳۱۰)

[121] بھوک اور خیانت سے اللہ کی پناہ:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ))

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں: بھوک سے کیونکہ یہ بہت ہی بری ساتھی ہے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ یہ بہت ہی بری رازدان ہے۔''

(صحیح ابی داؤد : ۱۳۸۳ ، صحیح النسائی : ۵۰۵۱ ، صحیح ابن ماجہ : ۲۷۰۷ ، مشکوٰۃ : ۲۴۶۹ ، صحیح الجامع : ۱۲۹٤)

[122] مالی قِلت وذِلت اور ظلم سے اللہ کی پناہ:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ))

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں: فقر وقلت وذلت سے، اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر ظلم کرے۔''

(بوداؤد ، نسائی ، ابن ماجہ ، حاکم ، الارواء : ۸۵۲ ، صحیح الجامع : ۱۲۹۸)

[123] سمع وبصر، زبان ودِل اور مادۂ منویہ وآلۂ تناسل کے شرّ سے اللہ کی پناہ:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ))

’’اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں: سمع و بصر کے شرّ سے، زبان و دِل اور مادۂ منویّہ کے شرّ سے۔‘‘

(ابوداؤد، صحیح الترمذی: ۲۷۷۵، صحیح النسائی: ۵۰۳۱، ۵۰٦۰، مستدرك حاکم، مشکوٰة: ۲٤۷۲، سوئے حرم: ۲۷٦)

[124] کردہ وناکردہ افعال کے شرّ سے اللہ کی پناہ:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ))

’’اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں: ہر اس فعلِ بد کے شرّ سے جو مجھ سے سرزد ہوا اور ہر اس فعل کے شرّ سے جو مجھ سے نہ ہوسکا۔‘‘

(مسلم، ابو داؤد، صحیح نسائی: ۵۰۹٦، صحیح ابن ماجه: ۳۰۹٦، صحیح الجامع: ۱۳۰٤)

[125] قرض اور دشمن کے غلبہ سے اللہ کی پناہ:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ))

’’اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: قرض اور دشمن کے غلبہ سے اور یہ کہ

دشمن میرے کسی معاملہ میں مجھ پر ہنسیں۔''

(نسائی ، مستدرك حاكم ، مسنداحمد ، الصحيحة : ١٥٤١ و صحيح الجامع : ١٣٠٧)

[126] بداخلاقی وبداعمالی اورخواہشاتِ نفسانیہ وامراضِ جسمانیہ سے اللہ کی پناہ:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَ خْلَاقِ وَالْاَ عْمَالِ وَالْاَ هْوَاءِ وَالْاَ دْوَاءِ))

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں: بداخلاقی وبداعمالی اورخواہشاتِ نفسانیہ اورامراضِ جسمانیہ کے شرّ سے۔''

(صحيح ترمذی : ٢٨٤٠ ، ابن حبان ، المعجم والدعاء طبرانی ، مسند بزّار ، مستدرك حاكم ۔ صحيح الجامع : ١٣٠٩ مشكوٰة : ٢٤٧١ ، سوئے حرم : ٢٧٧)

[127] کفر وفقراورعذابِ قبر سے اللہ کی پناہ:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) (صحيح النسائی : ٥٠٤٨)

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر وفقراورعذابِ قبر سے۔''

[128] سوءِ قضاء وبلاء سے اللہ کی پناہ:

((اَعُوْذُ بِا للّٰہِ مِنْ دَرَكِ الشِّقَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ))

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بدبختی سے اور دشمنوں کے ہنسی اڑانے سے، بری تقدیر سے اور بڑی مصیبت سے (جس کا کہ دفاع نہ کرسکوں)''

(بخاری ، مسلم ، السنہ لابن ابی عاصم ، صحیح النسائی : ٥٠٦٦ ، ٥٠٦٧)

[129] زوالِ نعمت سے اللہ کی پناہ:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجْأَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ))

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں: زوالِ نعمت سے اور عافیّت کے منہ موڑ لینے سے اور اچانک عذاب سے اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے۔''

(مسلم ، ابوداؤد ، ترمذی ، صحیح الجامع : ١٣٠٢ سوئے حرم : ٢٤٧)

متفرق اَدعیہ!

[130] بڑھاپے کے وقت وسیع رزق دیئے جانے کے لیے دُعاء۔

((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَ انْقِطَاعِ عُمُرِيْ))

''اے اللہ! مجھے اس وقت رزق کی فراوانی عطا فرمانا جب میں عمر رسیدہ اور زندگی کے آخری پہر میں داخل ہو جاؤں (تا کہ بڑھاپا خوار نہ ہو)''

(مستدرك حاكم ، طبرانی اوسط ، الصحيحه : ۱۵۳۹، صحيح الجامع : ۱۲٦٦)

[131] ہر حال میں اسلام کی دُعاء، خیر کی طلب اور شر سے اللہ کی پناہ

((اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِي بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ))

''اے اللہ! مجھے کھڑے، بیٹھے، لیٹے، ہر حال میں اسلام پر قائم رکھ اور دشمن

اور حاسد کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دے اے اللہ! میں تجھ سے ہر بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے خزانے تیرے پاس ہیں اور میں ہر شرّ سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کے خزانے تیرے پاس ہیں۔''

(مستدرك حاكم ، الصحيحه : ١٥٤٠ ، صحيح الجامع : ١٢٧١ ، سُوئے حرم : ٢٥٨)

[132] خشوع وانکساری والی زندگی کی دُعاء:

((اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّ اَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّ احْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِين))

''اے اللہ! مجھے خشوع وانکساری کی حالت میں زندہ رکھ، ایسے ہی موت دے اور ایسے ہی لوگوں میں قیامت کے دن مجھے اُٹھا۔''

(صحيح النسائی : ١٩١٧ ، ابن ماجه ، معجم طبرانی كبير، الاحاديث المختاره للضياء ، مسند عبدبن حميد ، الصحيحه : ٣٠٨ ، الارواء : ٨٥٣ ، صحيح الجامع : ١٢٧٢)

[133] پردہ پوشی وامن اور قضاءِ دَین کی دُعاء:

((اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِيْ وَاقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ))

''اے اللہ! شرمسارکُن امور کی پردہ پوشی فرما، ڈر خوف سے امن میں رکھ اور مجھ سے میرے قرضے ادا کروادے۔''

(معجم طبرانی كبير ، صحيح الجامع : ١٢٧٣، مشكوٰة : ٢٤٥٥ ، سوئے حرم : ٢٥٩)

[134] حُسنِ عاقبت کی دعاء اور رسوائی و عذاب سے بچاؤ کی طلب:

((اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ))

''اے اللہ! تمام امور میں ہمارا انجام اچھا کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں بچا۔''

(مسند احمد ، زوائد المسند ، صحیح ابن حبان ، سوئے حرم : ۲۴۸)

[135] دنیا و آخرت کی بھلائیوں کی دُعاء:

((اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ))

''اے اللہ! ہمارے پروردگار! ہمیں اس دُنیا میں اور آخرت میں بھلائیاں عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

(بخاری و مسلم ،صحیح الترمذی : ۲۷۷۳ ، صحیح النسائی : ۲۷۷۲ ، صحیح الجامع : ۱۳۱۷ ، سوئے حرم : ۲۸۱)

[136] اللہ کے فضل و رحمت کی دُعاء:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا یَمْلِکُھَا اِلَّا اَنْتَ))

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل و رحم کا سوال کرتا ہوں، اور ان چیزوں کا

مالک صرف تو ہی تو ہے۔''

(معجم طبرانی کبیر ، الصحیحه : ١٥٤٣ ، سوئے حرم : ٢٨٥)

[137] دین و دنیا کی اصلاح اور طلبِ خیر کی دُعاء:

((اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ اَلَّذِیْ ھُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ اَلَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَ اَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیْ اَلَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیَاةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ))

''اے اللہ! میرے لیئے میرے دین کی اصلاح فرما جو میرے تمام امور کی حفاظت و عصمت کا ذریعہ ہے اور میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں میرا روزگار ہے اور میری آخرت کی اصلاح فرما جو کہ میرا آخری ٹھکانا ہے اور ہر بھلائی کے لیئے میری عمر دراز کر دے اور ہر بُرائی سے بچانے کے لیئے موت کو میرے لیئے باعث راحت بنا دے۔''

(صحیح مسلم ٩/ ٤٠/١٧ ، صحیح الجامع : ١٢٧٤)

[138] گمراہ ہونے سے بچاؤ کی دُعاء:

((اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ وَاَنْتَ الْحَیُّ

الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَ الْاِ نْسُ یَمُوْتُوْنَ))

''اے اللہ! میں تیرا تابع فرمان ہوا اور میں تجھی پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ وتوکّل کیا اور تیری طرف ہی رجوع کیا اور تیری پشت پناہی سے میں ہی لڑتا ہوں، اے اللہ! میں تیری عزّت کی پناہ چاہتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ اور میں اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے گمراہ کردے، تو زندہ وجاوداں ہے جسے موت نہیں جبکہ جن وانس تو تمام ہی ایک نہ ایک دن مرجائیں گے۔''

(بخاری ،مسلم ۹/ ۱۷/ ۳۹ ، مسند احمد ۳۰۲/۱ ، صحیح الجامع : ۱۰۸۶، سوئے حرم : ۲۷۵)

اِس دُعاء کا کچھ حصّہ بخاری ومسلم کے حوالہ سے اصل کتاب میں نمبر(69) کے تحت واردہ دُعاء میں بھی گزرا ہے۔

[139] گناہوں کی بخشش اور نیک اعمال واخلاق کیلئے دُعاء:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَایَایَ کُلَّھَا اَللّٰھُمَّ اَنْعِشْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ فَاِنَّہٗ لَا یَھْدِیْ لِصَالِحِھَا وَلَا یُصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ))

''اے اللہ! میرے تمام گناہ اور خطائیں بخش دے، اے اللہ! مجھے سرفرازی وتونگری عطا کر اور اچھے اعمال واخلاق کی طرف راہنمائی فرما، اعمال و اخلاقِ حسنہ کی طرف رہنمائی کرنا اور اعمال واخلاقِ سیّئہ سے پھیرنا و بچانا

صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔‘‘

(حاکم ، طبرانی صغیر واوسط وکبیر ، ابن السُنّی ، صحیح الجامع : ۱۲۷۷)

[140] ہدایت وتقویٰ اور عفّت وتونگری کی دُعاء:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی))

’’اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت وتقویٰ، عفّت وپاکدامنی اورتونگری کا سوال کرتا ہوں۔‘‘

(صحیح مسلم ، صحیح ترمذی : ۲۷۷٤ ، صحیح ابن ماجه : ۳۰۹۰، صحیح الجامع ۱۲۸٦ ، سوئے حرم : ۲٦٥)

[141] طلبِ مغفرت کی دُعاء:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَ جَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطْئِیْ وَعَمَدِیْ وَھَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَ کُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ))

’’اے اللہ! میری خطاء ونادانی اورحدود سے تجاوز کوبخش دے جنہیں تو مجھ

سے بھی زیادہ جانتا ہے۔اے اللہ! میری خطا جان بوجھ کر کیئے گئے گناہ، غیر ارادی طور پر اور ارادۃً کیئے گئے گناہ معاف فرما کہ یہ سب میرے نامۂ اعمال میں ہیں۔اے اللہ! مجھے میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور علانیہ سب گناہ معاف فرمادے۔تو ازل سے آگے کرنے والا ہے اور ابد تک پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

(بخاری و مسلم ، صحیح الجامع : ۱۲۷۵ ، سوئے حرم : ۲۶۳)

اِس دُعاء کا کچھ حصّہ اصل کتاب میں صحیح مسلم کے حوالے سے نمبر (87) کے تحت بھی گزرا ہے۔

[142] آنکھوں کی بینائی اور کانوں کی شنوائی کے تحفّظ اور ظلم سے بچاؤ کی دُعاء۔

((اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِی عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ وَخُذْمِنْہُ بِثَأْرِیْ))

''اے اللہ! مجھے (ساری عمر) قوتِ سماعت و بصارت سے نوازے رکھنا اور انہیں میری وراثت بنادے اور مجھ پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔''

(صحیح ترمذی : ۲۸۵٤ ، مستدرك حاکم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ، صحیح الجامع : ۱۳۲۱)

یہ دعاء مفصّلاً بھی مروی ہے۔جس میں مذکورہ پہلے حصّہ میں: اَلْوَارِثَ مِنِّیْ کے بعد ہے:

((وَعَافِنِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَجَسَدِیْ))

’’اور میرے جسم و دین میں مجھے عافیّت عطا فرما۔‘‘

(معجم طبرانی صغیر ، مستدرك عن علی رضی اللہ عنہ ، صحیح الجامع : ۱۲۸۰)

جبکہ ان مذکورہ الفاظ کو چھوڑ کر بقیہ مفصّل دُعاء صحیح بخاری و مسلم کے حوالہ سے اصل کتاب میں نمبر (35) کے تحت بھی گزری ہے۔

[143] بھلائی و جنت کی طلب اور شرّ و جہنم سے اللہ کی پناہ مانگنے کی دُعا:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَاءٍ قَضَیْتَهٗ لِیْ خَیْراً))

''اے اللہ! میں تجھ سے ہر بھلائی کا سوال کرتا ہوں وہ جلد ہو یا بدیر اور میں اسے جانتا ہوں یا نہیں جانتا اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں، ہر بُرائی سے جلد ہو یا بدیر اور میں اسے جانتا ہوں یا نہیں جانتا، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بھلائی کا جو تیرے بندے اور رسول ﷺ نے تجھ سے طلب کی، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بُرائی سے جس سے تیرے بندے اور رسول ﷺ نے پناہ طلب کی، اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول وعمل کی توفیق کا جو مجھے اس کے قریب کر دے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں نارِ جہنم سے اور ہر اس قول وفعل سے جو مجھے اس کے قریب کر دے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہر اس فیصلے کو جو میرے بارے میں کر چکا ہے اسے میرے لیئے بھلائی والا بنا۔''

(ابن ماجه ، ابن حبان ، مسند احمد ، مستدرك حاكم ، مسند طيالسى ، معجم طبرانى كبير الصحيحه : ١٥٤٢ ، صحيح الجامع : ١٢٨٧، ١٢٨٨ ، سُوئے حرم : ٢٦٧)

[144] طلبِ علم ومنافعِ عِلم کی دُعاء:

((اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِىْ بِمَا عَلَّمْتَنِىْ وَ عَلِّمْنِىْ مَا يَنْفَعُنِىْ وَزِدْنِىْ عِلْماً))

''اے اللہ! تو مجھے سکھلائے گئے علم سے فائدہ پہنچا اور اور مجھے مفید علم سکھلا دے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔''

(صحيح الترمذى : ٢٨٤٥ و صحيح ابن ماجه :٢٠٣، ٣٠٩١ ، مشكوٰة : ٢٤٩٣)

[145] مدو نصرت، ہدایت وتوفیقِ شکر، تقویٰ وانابت اور قبولیتِ دُعاء وغیرہ کا سوال:

((رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَکَّاراً لَكَ ذَکَّاراً لَكَ رَهَّاباً لَكَ مُطِیْعًا اِلَیْكَ مُخْتَبِئًا اِلَیْكَ اَوَّاهًا مُنِیْباً رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَ ثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ قَلْبِیْ))

''اے اللہ! میری مدد فرما، میرے خلاف کسی کی مدد نہ فرما، میری نصرت فرما میرے دشمن کو میرے خلاف کامیاب نہ کر، میرے لیئے اچھی تدبیر فرما میرے خلاف تدبیر نہ کر، مجھے ہدایت دے اور میرے لیئے راہِ ہدایت کو آسان فرما اور جو شخص میرے خلاف بغاوت کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔ اے میرے پروردگار! مجھے بہت زیادہ شکر کرنے والا، ذکر کرنے والا، خوف کھانے والا، اطاعت گزار، پناہ لینے والا اور انابت ورجوع کرنے والا بنادے۔ اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھودے میری دعاء قبول فرما، میرے دل کو ہدایت نصیب فرما میری

زبان کو راستی سے نواز، میری حجت کو ثبات بخش اور میرے دل کی تاریکی و سیاہی مٹا دے۔''

(صحیح ترمذی : ٦/ ٢٨ ، صحیح ابن ماجه : ٣٠٨٨ ، السنه لابن ابی عاصم : ٣٨٤)

امام وکیعؒ کا کہنا ہے کہ اس دُعاء کو قنوتِ وتر میں پڑھ سکتے ہیں۔

(ابن ماجه ایضاً)

[146] دل کو ٹھنڈا کرنے اور گناہوں سے پاک کرنے کی دُعاء:

((اَللّٰهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِیْ بِالثَّلْجِ وَ الْمَاءِ وَالْبَرَدِ اَللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ)) (صحیح مسلم و صحیح الترمذی : ٢٨١٢)

''اے اللہ! میرا دل برف، پانی اور اولوں سے ٹھنڈا کر دے، اے اللہ! میرے دِل کو گناہوں سے اس طرح دھو دے جس طرح سفید کپڑا میل سے دھویا جاتا ہے۔''

[147] عملِ خیر و ترکِ منکر اور حبِ مسکین کی توفیق اور فتنہ سے تحفّظ کی دُعاء:

اللہ تعالیٰ نے نبیٔ اکرم ﷺ کو نماز کے بعد یہ دُعاء کرنے کا حکم فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكِ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبِّ الْمَسَاكِیْنَ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ

فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ))

(صحیح ترمذی:۲۵۸۰۔ السنہ لابن ابی عاصم : ۳۸۸)

''اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کو سرانجام دینے اور بُرے افعال کو ترک کرنے اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو مبتلائے فتنہ کرنا چاہے تو مجھے اس میں مبتلا کرنے سے پہلے فوت کرلے۔''

[148] ضرررساں کیڑوں اور تمام بیماریوں سے تحفّظ کی دُعاء:

تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام یہ دُعاء کرنے سے بندہ ہر ضرررساں چیز سے محفوظ ہو جاتا ہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ))

''اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کا نام لے لینے کے بعد زمین وآسمان کی کوئی چیز کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچاسکتی اور وہ سُننے والا جاننے والا ہے۔''

(ابوداؤد، ترمذی، صحیح ابنِ حبان، صحیح الترغیب والترهیب: ٦٤٩، مشکوٰۃ:۲۲۹۱)

راویٔ حدیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے اَبان ہیں۔ انہیں فالج کا عارضہ ہوگیا تھا۔ ایک آدمی انہیں بغور دیکھنے لگا تو انہوں نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''مجھے ایسے گھور گھور کر کیوں دیکھتے ہو؟ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ہے جس طرح میں نے بیان کی ہے۔ البتہ جس دن مجھے یہ عارضہ لاحق ہوا، اس دِن مجھ سے یہ دُعاء رہ گئی تھی اور اللہ کی تقدیر اپنا کام کرگئی۔''

(حوالہ جاتِ سابقہ)

[149] افضل ذکر اور افضل دُعاء:

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((اَفۡضَلُ الذِّکۡرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَفۡضَلُ الدُّعَاءِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ))

''سب سے افضل ذکر: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے کہ ''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں''۔ اور سب سے افضل دُعاء الحمدللہ ہے کہ ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیئے ہے۔''

(ترمذی ، نسائی ، ابنِ حبان ، مستدرك حاکم ، الصحيحه : ۱۴۹۷، صحيح الجامع : ۱۱۱۵، مشکوٰۃ : ۲۳۰۶)

[150] کھانا کھانے کے بعد کی دُعاء:

اس سے قبل بھی کھانا کھانے سے متعلقہ دُعائیں گزر چکی ہیں جبکہ ایک دُعاء یہ بھی ہے:

((اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَطۡعَمَ وَسَقٰی وَ سَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخۡرَجًا))

''ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لیئے ہے جس نے کھلایا، پلایا، ہضم کروادیا اور فضلہ کے نکلنے کا راستہ بنایا۔''

(ابوداوٗد، نسائی، وصحّحہٗ النووی فی الاذکار ص۲۰۲)

[151] نماز (فجر) کے بعد کی دُعاء:

سابق میں ذکر کی گئی نماز سے متعلقہ دُعاؤں کے علاوہ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک یہ پیاری سی دُعاء بھی روایت کی ہے۔ جسے آپ نماز کے بعد (خصوصًا نمازِ فجر کے بعد) مانگا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْماً نَّا فِعاً وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَرِزْقاً طَیِّباً))

''اے اللہ میں تجھ سے علمِ نافع، عملِ مقبول اور رزقِ طیّب کا سوال کرتا ہوں۔''

(ابن ماجه ، مسند احمد ، الدعوت الکبیر بیهقی و معجم طبرانی صغیر، مشکوٰة : ۲۴۹۸)

[152] بچھو کے ڈنگ کا علاج:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دَوران بچھو نے کاٹ لیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّیاً وَلَا غَیْرَہٗ))

''اللہ کی لعنت ہو اس بچھو پر، یہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی و نمک منگوایا، اور نمک کو پانی میں ملا کر اپنا دستِ مبارک اس میں ڈبو دیا اور اسے ملتے رہے۔ اور ڈنگ والی جگہ کو چھوتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی پڑھتے:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴾

﴿ قُلْ یٰٓأَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَآ

أَنتُمْ عَابِدُونَ مَآ أَعْبُدُ وَلَآ أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ وَلَآ أَنتُمْ عَابِدُونَ مَآ أَعْبُدُ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ﴾ (سورۂ کافرون)

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴾ (سورۂ فلق)

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴾ (سورۂ ناس)

(طبرانی صغیر ، ابن ابی شیبہ ، اخبار اصبهان ابو نعیم و فضائل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ للخلال الاحادیث الصحیحه ۲/۸۰ ۔ ۸۱ ، حدیث نمبر ۵٤۸)

اَسماءِ حُسنیٰ

قرآنِ کریم کے متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اسماءِ حُسنیٰ کے ساتھ دُعاء کرنے کا حکم فرمایا ہے، چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (الاعراف:۱۸۰)

''اللہ تعالیٰ کے کتنے ہی اچھے اچھے نام ہیں تم انہی ناموں کے ذریعے اُسے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے مبارک ناموں میں کجروی کرتے (الحاد میں مبتلا ہوتے) ہیں، عنقریب انہیں ان کے عمل کی سزا دی جائے گی۔''

اور ارشادِ الٰہی ہے:

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءَ الْحُسْنٰى﴾ (بنی اسرائیل یا الاسراء:۱۱۰)

''فرما دیجیئے کہ اس ذات کو اللہ کے نام سے پکارو، یا رحمٰن کے نام سے، چاہے کسی بھی نام سے پکارو، اس کے تو بے شمار اسماءِ حُسنیٰ ہیں۔''

اور ایک جگہ فرمانِ ربّانی ہے:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾

''اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں ہے اور اس کے لاتعداد اسماءِ حُسنیٰ ہیں۔'' (سورۂ طٰہٰ : ۸)

اور ایک مقام پر فرمایا ہے:

﴿ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴾

''وہی ایک ذات اللہ ہے جو خالق و باری بھی ہے اور مصور بھی اور اس کے بکثرت اسماءِ حُسنیٰ ہیں۔'' (سورۂ الحشر : ۲٤)

تعدادِ اسماء حُسنٰی

ایک غلط فہمی:

عوام الناس میں معروف ہے کہ ''اسماءِ حُسنیٰ'' کی تعداد صرف ننانوے (۹۹) ہی ہے جبکہ بعض کبار علماء نے بھی یہی بات کہی ہے جیسے علامہ ابن حزم رحمہ اللہ سے تسامح ہوا۔ اور المحلّی میں اُنہوں نے ننانوے سے زیادہ اسماءِ حُسنیٰ ہونے کا سختی سے انکار کر دیا ہے۔ (دیکھیۓ المحلّی ۳۰/۱ ، ۳۱/۸)

بعض علماء نے تین سو (۳۰۰)، ایک ہزار (۱۰۰۰) اور انبیاء و رُسل علیہم السلام کی تعداد کے برابر اسماء الٰہی ہونے کی بات کہی ہے۔

صحیح تر بات:

اس سلسلہ میں جمہور اہلِ علم کی رائے اور صحیح تر بات یہی ہے کہ جس طرح اللہ کے کلمات کی کوئی حد و انتہاء نہیں۔ اسی طرح اس کے ''اسماءِ حُسنیٰ بھی لاتعداد و بیشمار ہیں۔

دلیل:

[151] اس بات کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں نبیٔ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جب بھی کسی کو کوئی غم و پریشانی لاحق ہو تو وہ یہ دُعاء کرے، اللہ اس کے تمام غم اور پریشانیاں دور کر دیتا ہے اور ان کی جگہ اسے خوشی و فرحت سے نواز دیتا ہے۔''

(وہ دعاء وہی ہے جو کہ اصل کتاب میں نمبر (105) کے تحت گزری ہے) اور اس حدیث میں وارد دُعاء میں محلِ شاہد یہ الفاظ ہیں:

((اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَداً مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اِسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ ....))

''میں تیرے ہر اس نام کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنے لیۓ منتخب فرمایا یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل کیا یا تو نے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا یا پھر اُسے اپنے علمِ غیب میں پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔''

(صحیح ابن حبان ، مسند احمد ، مسند ابی یعلیٰ ،مستدرك حاكم ، معجم طبرانی کبیر ، عمل الیوم و اللیلة ابن السنّی ، الصحیحة : ۱۹۹ ، مجمع الزوائد ۱۳۹/۱۰/۵ ـ ۱۴۰)

اس حدیث سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حُسنیٰ کی تعداد ۹۹ تک محصور و محدود نہیں ہے۔ (تفسیر ابنِ کثیر ، سورۂ اعراف ، آیت : ۱۸۰)

ننانوے (۹۹) کا عدد:

[152] ننانوے کا عدد صحیح احادیث میں ضرور وارد ہوا ہے۔

چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعاً وَّتِسْعِیْنَ اِسْماً مِائَۃٌ اِلَّا وَاحِداً مَنْ اَحْصَاھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَحْفَظُھَا اَحَدٌ اِلَّاَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ))

''اللہ تعالیٰ کے ننانوے ایک کم سو نام ایسے ہیں کہ جس نے انہیں یاد کرلیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

(بخاری ، مسلم بدون اسماء : صغیف ترمذی مع الاسماء: ٦٩٣ ، صحیح ابن حبان، ابن ماجه ، مستدرك حاكم ، شرح السنه بغوی ، مسند احمد ، تاریخ ابنِ عساكر ، بیهقی ، صحیح الجامع : ٢١٦٢ ، ٢١٦٣ ، مشكوٰة ٢٢٨٧ ، ٢٢٨٨)

امام نوویؒ نے لکھا ہے:

''اِس حدیث میں ننانوے (۹۹) کے عدد سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے صرف ننانوے (۹۹) ہی نام ہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے صرف ننانوے (۹۹) کو یاد کرلیا وہ جنت میں چلا جائے گا۔'' (شرح مسلم نووی ٥/١٧/٩)

بخاری و مسلم میں ننانوے (۹۹) ناموں کی تفصیل نہیں ہے۔اور سنن ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم، شرح السنہ بغوی اور بعض دیگر کتبِ حدیث میں تفصیل بھی وارد ہوئی ہے۔لیکن اس تفصیل کو خود امام ترمذی، ایسے ہی عقیلی، بیہقی، ابنِ حزم اور دیگر کبار حفاظ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

(للتفصیل فتح الباری ٢١٤/١١ ـ ٢٦٨)

تنبیہہ :

حدیث کے ناموں والے حصہ کے ضعیف یا مدرج والحاقی ہونے کا یہ معنٰی بھی ہرگز نہیں کہ اُن اسماءِ حُسنٰی میں سے کوئی بھی نام ثابت نہیں، ہرگز نہیں بلکہ ان میں سے اکثر کا ذکر قرآنِ کریم اور احادیثِ صحیحہ میں وارد ہوا ہے۔ حتیٰ کہ امام غزالیؒ کی کتاب ''شرح الاسماء الحسنٰی '' سے نقل کرتے ہوئے حافظ ابنِ حجرؒ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ:

''علامہ ابنِ حزمؒ نے قرآنِ کریم اور احادیثِ صحیحہ سے اَسّی (۸۰) نام جمع کیئے ہیں۔'' (فتح الباری ۲۱٦/۱۱ ـ ۲۱۷ والمحلّی ۳۱/۸)

جبکہ المحلّی ابن حزم کے مطبوعہ نسخہ بتحقیق علاّمہ احمد شاکرؒ کی جلد۸ ص۳۱ پر جہاں ان اسماءِ حُسنٰی کا ذکر آیا ہے۔ ان کی گنتی کرنے سے ان کی تعداد چوراسی (۸۴) بنتی ہے۔

غرض باوجود اس کے کہ ان ناموں کی تفصیل پر مشتمل کوئی حدیث سنداً کلام سے خالی نہیں۔ البتہ ان میں سے بقول حافظ ابن حجر:

صحیح ترین حدیث وہی ہے جو سنن ترمذی میں ہے اور اسماءِ حُسنٰی کی شروح لکھنے والے علماء نے اسے ہی بنیاد بنایا ہے۔ اور اسی سے ترتیب اخذ کی ہے۔

اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی

اس تفصیل کے بعد اب آیئے اُن معروف اسماء کا مطالعہ کریں۔ وہ اسماءِ حُسنٰی یہ ہیں:

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾

''وہ اللہ ہی ہے کہ جس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔''

①	اللّٰه	اللہ۔	②	اَلرَّحْمٰنُ	بڑا مہربان۔
③	اَلرَّحِيْمُ	نہایت رحم والا۔	④	اَلْمَلِكُ	بادشاہ۔
⑤	اَلْقُدُّوْسُ	پاک و بے عیب۔	⑥	اَلسَّلَامُ	سلامتی دینے والا۔
⑦	اَلْمُؤْمِنُ	امن میں رکھنے والا۔	⑧	اَلْمُهَيْمِنُ	محافظ۔
⑨	اَلْعَزِيْزُ	غالب و باعزّت۔	⑩	اَلْجَبَّارُ	زبردست۔
⑪	اَلْمُتَكَبِّرُ	بڑائی والا۔	⑫	اَلْخَالِقُ	پیدا کرنے والا۔
⑬	اَلْبَارِئُ	دُنیا بنانے والا۔	⑭	اَلْمُصَوِّرُ	صورت بنانے والا۔
⑮	اَلْغَفَّارُ	بڑا بخشنے والا۔	⑯	اَلْقَهَّارُ	سب پر غالب۔
⑰	اَلْوَهَّابُ	بکثرت و بلاعوض دینے والا۔			
⑱	اَلرَّزَّاقُ	روزی دینے والا۔	⑲	اَلْفَتَّاحُ	کھولنے والا۔
⑳	اَلْعَلِيْمُ	ہر چیز کا جاننے والا۔	㉑	اَلْقَابِضُ	بند کرنے والا۔
㉒	اَلْبَاسِطُ	کشادہ کرنے والا۔	㉓	اَلْخَافِضُ	پست کرنے والا۔

۲۴	اَلرَّافِعُ	بلند کرنے والا۔	۲۵	اَلْمُعِزُّ	عزت بخشنے والا۔
۲۶	اَلْمُذِلُّ	ذلیل کرنے والا۔	۲۷	اَلسَّمِیْعُ	سننے والا۔
۲۸	اَلْبَصِیْرُ	دیکھنے والا۔	۲۹	اَلْحَکَمُ	فیصلہ کرنے والا۔
۳۰	اَلْعَدْلُ	انصاف کرنے والا۔	۳۱	اَللَّطِیْفُ	باریک بین۔
۳۲	اَلْخَبِیْرُ	ہر چیز سے باخبر۔	۳۳	اَلْحَلِیْمُ	بُردبار۔
۳۴	اَلْعَظِیْمُ	عظمت والا۔	۳۵	اَلْغَفُوْرُ	بخشنے والا۔
۳۶	اَلشَّکُوْرُ	قدردان۔	۳۷	اَلْعَلِیُّ	سب سے بلند۔
۳۸	اَلْکَبِیْرُ	سب سے بڑا۔	۳۹	اَلْحَفِیْظُ	محافظ ونگہبان۔

۴۰ اَلْمُقِیْتُ محافظ ومقتدر اور ہر قسم کی روزی پیدا کرنیوالا۔

۴۱ اَلْحَسِیْبُ حساب لینے والا، کفایت کرنیوالا۔

۴۲ اَلْجَلِیْلُ بڑی شان والا۔

۴۳ اَلْکَرِیْمُ کرم کرنے والا، بلاسوال دینے والا۔

۴۴ اَلرَّقِیْبُ نگہبان۔

۴۵ اَلْمُجِیْبُ دُعا قبول کرنے والا، پکار سننے والا۔

۴۶ اَلْوَاسِعُ کشادہ رحمت والا، ہر چیز کا احاطہ کرنے والا۔

۴۷	اَلْحَکِیْمُ	حاکم باحکمت۔	۴۸	اَلْوَدُوْدُ	محبت کرنے والا۔

۴۹ اَلْمَجِیْدُ بزرگی والا۔

۵۰ اَلْبَاعِثُ مرنے کے بعد اٹھانیوالا۔

۵۱	اَلشَّھِیْدُ	حاضر۔	۵۲	اَلْحَقُّ	سچا وثابت۔
۵۳	اَلْوَکِیْلُ	کارساز۔	۵۴	اَلْقَوِیُّ	طاقتور وزبردست۔

۵۵ اَلْمَتِیْنُ قوت والا۔ ۵۶ اَلْوَلِیُّ مددگار، دوست۔

۵۷ اَلْحَمِیْدُ قابلِ تعریف۔

۵۸ اَلْمُحْصِیُّ ہر چیز کا گھیرنے والا۔

۵۹ اَلْمُبْدِئُ ایجاد کرنے والا۔

۶۰ اَلْمُعِیْدُ دوبارہ زندہ کرنے والا۔

۶۱ اَلْمُحْیِیُ پیدا کرنیوالا۔ ۶۲ اَلْمُمِیْتُ مارنے والا۔

۶۳ اَلْحَیُّ ہمیشہ زندہ رہنے والا۔

۶۴ اَلْقَیُّوْمُ ہمیشہ قائم رہنے والا۔

۶۵ اَلْوَاجِدُ غنی و بے پرواہ۔ ۶۶ اَلْمَاجِدُ شرف و بزرگی والا۔

۶۷ اَلْوَاحِدُ اکیلا و تنہا۔ ۶۸ اَلصَّمَدُ بے نیاز۔

۶۹ اَلْقَادِرُ طاقت و قدرت والا۔

۷۰ اَلْمُقْتَدِرُ اقتدار والا۔

۷۱ اَلْمُقَدِّمُ آگے بڑھانے والا۔

۷۲ اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے کرنے والا۔

۷۳ اَلْاَوَّلُ سب سے پہلا۔ ۷۴ اَلْآخِرُ سب سے آخری۔

۷۵ اَلظَّاهِرُ حاضر و ظاہر۔ ۷۶ اَلْبَاطِنُ پوشیدہ و باطن۔

۷۷ اَلْوَالِیُّ کام بنانے والا، مالک۔

۷۸ اَلْمُتَعَالِیُّ بلند مرتبہ والا۔

۷۹ اَلْبَرُّ مہربان، احسان کرنے والا۔

۸۰ اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا۔

(۸۱) اَلْمُنْتَقِمُ سزا دینے والا بدلہ لینے والا۔

(۸۲) اَلْعَفُوُّ معاف کرنے والا۔

(۸۳) اَلرَّؤُوْفُ نہایت مہربان۔

(۸۴) مَالِكُ الْمُلْكِ تمام جہانوں کا مالک۔

(۸۵) ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ جلال واکرام والا۔

(۸۶) اَلْمُقْسِطُ عادل۔ (۸۷) اَلْجَامِعُ جمع کرنے والا۔

(۸۸) اَلْغَنِیُّ سب سے بے نیاز، غنی۔

(۸۹) اَلْمُغْنِیُّ بے پرواہ کرنے والا۔

(۹۰) اَلْمَانِعُ روکنے والا۔ (۹۱) اَلضَّارُّ نقصان پہنچانے والا۔

(۹۲) اَلنَّافِعُ نفع بخشنے والا۔ (۹۳) اَلنُّوْرُ روشنی دینے والا۔

(۹۴) اَلْهَادِیُ ہدایت دینے والا۔

(۹۵) اَلْبَدِیْعُ بلانمونہ کسی چیز کو ایجاد کرنے والا۔

(۹۶) اَلْبَاقِیُ ہمیشہ باقی رہنے والا۔

(۹۷) اَلْوَارِثُ فنائے عالم کے بعد بھی زندہ و باقی رہنے والا۔

(۹۸) اَلرَّشِیْدُ راہنما۔

(۹۹) اَلصَّبُوْرُ صبر کرنیوالا ہے
(جو بندوں کی سرکشی اور گناہوں پر جلدی بدلہ نہ لے اور سزا نہ دے۔)

ایک وضاحت:

امام نوویؒ نے الاذکار میں لکھا ہے:

(۱) اَلْمُقِیْتُ کی بجائے (۱۰۰) اَلْمُغِیْثُ مدد کرنے والا

(۲) اَلرَّقِبُ کی بجائے (۱۰۱) اَلْقَرِیْبُ قریب کرنے والا

(۳) اَلْمَتِیْنُ کی بجائے (۱۰۲) اَلْمُبِیْنُ واضح، بیان کرنیوالا بھی مروی ہے اگرچہ مشہور اَلْمَتِیْنُ ہی ہے۔

(الاذکار للنووی ص ۸۵)

اوران ''اسماءِ حُسنٰی'' کو محض یاد کرلینا ہی کافی نہیں بلکہ ان کے معانی کا جاننا، ان پر ایمان اوران میں وارد ہونے والی صفاتِ حمیدہ اور عاداتِ فریدہ و مجیدہ پر حسبِ استطاعت عمل کرنا بھی مطلوب و مقصود ہے اور پھر اس کا ثمرہ جنت ہے۔

اسماءِ حُسنٰی قرآنِ کریم میں

حدیث میں وارد ہونے والے ننانوے (۹۹) اسماءِ حُسنٰی میں سے اکثر قرآنِ کریم میں بھی وارد ہوئے ہیں جبکہ قرآنِ کریم میں کتنے ہی وہ اسماء گرامی بھی موجود ہیں جو کہ اس حدیث میں نہیں ہیں۔ مثلاً:

سُورۂ فاتحہ میں:

(۱۰۴) اَلرَّبُّ پروردگار

سُورۂ بقرہ میں:

(۱۰۵) اَلنَّصِیْرُ مددگار۔

(۱۰۶) اَلشَّدِیْدُ سخت۔

(۱۰۷) اَلْاَحَدُ یکتا۔

(۱۰۸) اَلْکَافِیُ کفایت کرنے والا۔

(۱۰۹) اَلْمُحِیْطُ احاطہ کرنے (گھیرنے) والا۔

(۱۱۰) اَلْاِلٰہُ معبود۔

سُورۂ آلِ عمران میں:

(۱۱۱) اَلْقَائِمُ قائم رہنے والا۔

سُورۂ نسآء میں:

(۱۱۲) اَلْغَافِرُ بخشنے والا۔

(۱۱۳) اَلْاَصْدَقُ بہت زیادہ سچ کہنے والا۔

سُورۂ مائدہ میں:

(۱۱۴) اَلْعَلَّامُ بہت زیادہ جاننے والا۔

سُورۂ انعام میں:

(۱۱۵) اَلْفَاطِرِ پیدا کرنے والا۔

(۱۱۶) اَلْجَاعِلُ بنانے والا۔

(۱۱۷) اَلشَّفِیْعُ شفاعت کا مالک۔

(۱۱۸) اَلْاَعْلَمُ زیادہ علم والا۔

(۱۱۹) اَلْعَالِمُ جاننے والا۔

(۱۲۰) اَلْاَسْرَعُ بہت تیز۔

(۱۲۱) اَلْفَالِقُ پھاڑنے والا (دانے کو پھاڑ کر کونپل اور اندھیرے کو پھاڑ کر صبح کا اُجالا کرنیوالا)۔

(۱۲۲) اَلْاَکْبَرُ سب سے بڑا۔

(۱۲۳) اَلْمُخْرِجُ نکالنے والا (مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ)

(۱۲۴) اَلسَّرِيْعُ تیز۔

سُورۂ اعراف میں:

(۱۲۵) اَلْمُرْسِلُ بھیجنے والا (بجلیوں اور ہواؤں وغیرہ کو)۔

(۱۲۶) اَلْمُنَزِّلُ اتارنے والا (کتاب وغیرہ کو)۔

(۱۲۷) اَلْمُتَوَلِّیُّ سرپرستی کرنے والا، نگہبان۔

سُورۂ انفال میں:

(۱۲۸) اَلْمُوْهِنُ کمزور کرنے والا (کفّار کی چالوں کو)۔

(۱۲۹) اَلْمَوْلٰی دوست و مددگار۔

سُورۂ یونس میں:

(۱۳۰) اَلْمُدَبِّرُ تدبیر کرنے والا (تمام کارِ جہاں کی)۔

(۱۳۱) اَلْكَاشِف کھولنے والا (تنگی کا مشکل کشا)۔

(۱۳۲) اَلرَّازِقُ روزی دینے والا۔

سُورۂ ھُود میں:

(۱۳۳) اَلْعَاصِمُ بچانے والا۔

(۱۳۴) اَلْآخِذُ پکڑنے والا۔

(۱۳۵) اَلْقَرِيْبُ قریب والا۔

سُورۂ یُوسف میں:

(۱۳۶) اَلْمُسْتَعَانُ مدد کر سکنے والا۔

(۱۳۷) اَلْغَالِبُ غلبہ والا۔

(۱۳۸) اَلْحَافِظُ حفاظت کرنے والا۔

سُورۂ حجر میں:

(۱۳۹) اَلْخَلَّاقُ پیدا کرنے والا۔

سُورۂ نحل میں:

(۱۴۰) اَلنَّاصِرُ مددگار۔

(۱۴۱) اَلْاَعْلٰی بلند مرتبہ۔

(۱۴۲) اَلْمُمْسِكَ روکنے والا (بارش وغیرہ کو)۔

(۱۴۳) اَلْکَفِیْلُ کفالت کرنے والا۔

سُورۂ کہف میں:

(۱۴۴) اَلْمُرْشِدُ ہدایت دینے والا۔

(۱۴۵) اَلْاَقْرَبُ بہت زیادہ قریب والا۔

سُورۂ مریم میں:

(۱۴۶) اَلصَّادِقُ سچ کہنے والا۔

سوُرۂ طٰہٰ میں:

(۱۴۷) اَلْاَبْقٰی بہت باقی رہنے والا۔

(۱۴۸) اَلدَّاعِیُّ پکارنے والا۔

سُورۂ انبیآء میں:

(۱۴۹) اَلْفَاعِلُ کرنے والا۔

سُورۂ شعرآء میں:

(۱۵۰) اَلشَّافِیُ شفاء بخشنے والا۔

(۱۵۱) اَلسَّاقِیُ پلانے والا۔

(۱۵۲) اَلْمُطْعِمُ کھلانے والا۔

سُورۂ قصص میں:

(۱۵۳) اَلرَّادُّ لوٹانے والا۔

سُورۂ مومن میں:

(۱۵۴) اَلرَّفِیْعُ بلند۔

(۱۵۵) اَلْقَابِلُ قبول کرنے والا۔

سُورۂ جاثیہ میں:

(۱۵۶) اَلنَّاصِرُ مدد کرنے والا۔

سُورۂ قمر میں:

(۱۵۷) اَلْمَلِیْكُ بادشاہ۔

سُورۂ صفّ میں:

(۱۵۸) اَلْمُتِمُّ پورا کرنے والا۔

سُورۃ طلاق میں:

(۱۵۹) اَلْبَالِغُ نافذ و جاری کرنے والا (اپنے امر و فیصلہ کو)

علاّمہ ابنِ حزمؒ کی تحقیق

قرآنِ کریم اور حدیثِ شریف میں واردان اسماءِ گرامی میں سے غالب اکثریت کو علاّمہ ابنِ حزمؒ نے بھی چوراسی (۸۴) اسماءِ حُسنٰی کے ضمن میں المحلّٰی میں ذکر کیا ہے۔ اور بعض ایسے اسماءِ مبارکہ بھی ذکر کیئے ہیں جو سابق میں درج نہیں ہوئے۔ مثلاً:

(۱۶۰) اَلْاَعَزُّ بہت زیادہ عزت والا معزز۔

(۱۶۱) اَلسَّیِّدُ آقا و مالک۔

(۱۶۲) اَلسُّبُّوْحُ ہر عیب سے پاک و منزّہ۔

(۱۶۳) اَلْوِتْرُ یکتا و تنہا۔

(۱۶۴) اَلْمِحْسَانُ بہت احسان کرنے والا۔

(۱۶۵) اَلْجَمِیْلُ صاحبِ حسن و جمال۔

(۱۶۶) اَلرَّفِیْقُ دوست و ساتھی۔

(۱۶۷) اَلْمُسْعِرُ بھڑکانے والا (آگ وغیرہ کو)۔

(۱۶۸) اَلْمُعْطِی عطاء کرنے والا۔

(۱۶۹) اَلدَّھْرُ زمانہ۔

الغرض:

یہ محض ایک مختصر فہرست ہے حصر نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حُسنٰی لامحدود ہیں

اوران میں سے معروف وہی ہیں جو ترمذی شریف کے حوالے سے شروع میں ننانوے (۹۹) ذکر کیئے گئے ہیں۔اور یہ وضاحت بھی کرتے جائیں کہ قرآنِ کریم سے لیئے گئے اِن اسماءِ حُسنٰی میں سے بعض تو الف لام کے ساتھ وارد ہوئے ہیں جبکہ بعض الف لام کے بغیر ہیں۔جس کی سیاق وسباق کے لیئے رعایت رکھی گئی ہے۔جبکہ یہاں ہم نے چونکہ ہر اسمِ گرامی کو الگ الگ لکھا ہے اس لیئے سب کے ساتھ الف لام لگادیا ہے۔

اسمِ اعظم

[153] نبیٔ ا(سورۃ طٰہٰ:۸) کرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کاارشادگرامی ہے:

''مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اِس دُعاء مانگنے والے شخص نے اللہ تعالٰی کے ''اسمِ اعظم'' کے ساتھ سوال کیا ہےاوراس اسمِ اعظم کے ساتھ جو شخص کوئی بھی دُعاء کرے اللہ اس کی دُعاء کو قبول کرتا ہےاوراس کے ساتھ جو کچھ کوئی مانگے وہ دیتا ہے۔''اور اُس آدمی نے یہ کہتے ہوئے دُعاء کی تھی:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُواً اَحَدٌ))

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جبکہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبودِ برحق ہے تیرے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں تو یکتا و بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنم دیا نہ اُسے کسی نے جنم دیا اور جس کا کوئی ہمسر وہم پلہ

نہیں ہے۔''

(صحیح ابوداؤد ، صحیح ترمذی : ۲۷۶۳، صحیح ابن ماجه : ۳۱۱۱،

مشکوٰۃ : ۷۰۸/۲)

[154] ایک حدیث میں اسمِ اعظم ان الفاظ میں قرار دیا گیا ہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَیُّ يَا قَيُّومُ اَسْئَلُكَ......))

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جبکہ ہر قسم کی تعریف تیرے لیئے ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے تو حنّان ومنّان ہے آسمانوں اور زمین بنانے والا ہے، اے جلال واکرام والے! اے حیّ وقیّوم (زندہ وقائم رہنے والے) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں......''

(صحیح ابوداود ،صحیح ترمذی، صحیح نسائی ، صحیح ابنِ ماجه ،مشکوٰۃ : ۲/ ۷۰۸ ، ۷۰۹)

[155] ایک حدیث میں ہے کہ اسمِ اعظم ان دو(۲) آیتوں میں ہے:

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾

''اور تمہارا معبودِ حقیقی ایک اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے۔'' (البقرہ : ۱۶۳)

﴿الٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾

''الف، لام میم۔ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ ہمیشہ زندہ وقائم رہنے والا ہے۔'' (آلِ عمران: ۱،۲)

(صحیح ابوداؤد، صحیح ترمذی: ۲٦٦٤، صحیح ابن ماجه: ۳۸۵۵، مسند احمد، دارمی، معانی الآثار طحاوی۔ صحیح الجامع: ۱/۱/ ۳۲۹ حدیث: ۹۹۱ مشکوٰۃ ۲/۷۰۹)

[156] ایک حدیث میں ہے کہ اسمِ اعظم قرآنِ کریم کی تین سورتوں میں ہے:

''(۱) البقرہ۔ (۲) آلِ عمران۔ (۳) طٰہٰ۔''

(صحیح ابن ماجه، مستدرك حاکم، طبرانی کبیر، مشکل الآثار طحاوی، الصحیحه: ۷٤٦، صحیح الجامع: ۹۹۰)

نبیٔ اکرم ﷺ نے تو صرف تین سورتوں کا نام ہی لیا ہے جبکہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے راوی قاسم ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ (تابعی) فرماتے ہیں:

''میں نے ان سورتوں میں اسمِ اعظم تلاش کیا تو وہ اِن آیات میں پایا:

(۱) ﴿اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾

(البقرہ:۲۵۵، آیۃُ الکرسی)

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ ہمیشہ زندہ وقائم رہنے والا ہے۔''

(۲) ﴿اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾

آلِ عمران: ۲)

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ ہمیشہ زندہ وقائم رہنے والا ہے۔''

(۳) ﴿ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ﴾ (طٰهٰ: ۱۱۱)

''اور ہمیشہ زندہ وقائم رہنے والے کے سامنے سب جھکتے ہیں۔''

تو گویا ہر سہ سورتوں میں ہی واردہ اسماءِ حُسنٰی **الحیّ القیّوم** ہی اسمِ اعظم پر مشتمل ہیں۔غرض ان آیات واحادیث میں متعدد اسماءِ گرامی آئے ہیں۔جن کے ساتھ دُعاء کرنا باعثِ قبولیت ہے۔مختلف مواقع پر مختلف اسماءِ حُسنٰی کے ساتھ دُعاء کرنا چاہیئے۔تاکہ اللہ کے یہاں جو بھی اسمِ اعظم ہے اس کے ساتھ دُعاء ہو جائے اور شرفِ قبول پائے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابوسلمان **محمد منیر قمر** نواب الدین

اُم القیوین

مُتحدہ عرب امارات

[حال مقیم الخبر سعودی عرب]

ہماری دیگر معیاری مطبوعات





